

























































































































































































































































































































































































ہے۔ ۳۔ بغرض دو اقلوں کھانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جبکہ اسے قلت و مقدار کی بنا پر مؤثر نہیں آتا۔

حضرت امام احمد حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے استفتائے جواب میں جو تحریر فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے۔ ۱۔ تو تلے کے پیچھے غیر تو تلے کی نماز باطل ہے۔ ۲۔ بکلا اگر نماز میں نہ بکلاتا ہو وہ تو وہ حق نماز میں فصیح ہے اس کے پیچھے نماز صحیح ہونے میں کلام نہیں۔ اور اگر نماز میں بکلاتا ہے وہ دیکھیں گے کہ اور نماز میں کہلاتے وقت اگر حرف غیر نکالتا ہے۔ یا جس حرف پر رکنا ہے اس کی تکرار کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر اس کا بکلاتا ایسا نہیں بلکہ صرف ذرا سی دیر کے لیے رک جاتا ہے اور جب ادا کرتا ہے صحیح ادا کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔

حضرت استاذ الکمل علامہ ہدایت اللہ خان رام پوری  
استاذ الکمل علامہ ہدایت اللہ خان امام حکمت و کلام علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید علوم عقلیہ و نقلیہ کے شہرہ آفاق استاذ ہوئے ہیں ان کا تدریسی فیض بہت وسیع ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو ان کی تدریس پر بہت اعتماد تھا ان کے علمی وارثوں میں سے صدر الشریعہ مولانا امجد علی عظمیٰ اور فقیہ العصر علامہ یار محمد بند یا لوی علیہما الرحمۃ جیسے نام ہیں۔  
۱۳۲۶ھ میں وصال فرمایا اور صاحب مناظرہ رشیدیہ علامہ عبد الرشید جو پوری علیہ الرحمۃ کی درگاہ کے احاطہ میں درون ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں حضرت استاذ الکمل کا ایک ہی سوال دستیاب ہوا جو جلد ۸ ص ۳۰۰ پر مذکور ہے۔ سوال کا حاصل یہ ہے کہ ہندہ اور زید و عمرو میں ایک زمین کے بارے اختلاف ہے ہندہ کہتی ہے کہ یہ زمین اس کی ملک ہے اور اس پر اسی کا قبضہ ہے جبکہ زید و عمرو کا کہنا ہے کہ یہ زمین بکر کی تھی قریباً ۵۵ برس ہوئے کہ بکر نے یہ زمین قبرستان کے لیے وقف کر دی تھی اور یہ زمین بکر کی موروثی ہے۔ زید و عمرو کی گواہی کہ یہ زمین بکر کی موروثی تھی پھر اس نے وقف کی محض سن کر تھی زید و عمرو موقع کے گواہ نہیں ہیں۔ اب دریافت طالب امر یہ ہے زید و عمرو کی شہادت سماعی سے وہ زمین وقف کی قرار دی جائے گی یا نہیں۔ سوال کا منشاء یہ ہے کہ شریعت میں نکاح، نسب، وقف کی گواہی سن کر دینا درست

ہے اور ایسی شہادت سے نکاح، نسب اور وقف ثابت ہو جائے گا مگر شہادت سماعی سے ملکیت ثابت نہیں ہوتی اب اگر شہادت سماعی سے وقف ثابت کیا جائے تو وقف خاکی خوت کا دار و مدار ملکیت کے ثبوت پر ہے تو جب شہادت سماعی سے وقف ثابت ہوگی تو شہادت سماعی سے ملکیت کا ثبوت بھی ماننا پڑے گا حالانکہ شہادت سماعی سے ملک ثابت نہیں ہوگا۔

فقید دوران ابو حنیفہ زمان امام احمد رضا بریلوی نے جو جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے لہذا ثبوت ملک کے لیے شہادت سماعی کافی نہیں مگر شہادت سماعی سے تحینا ثبوت ملک ممکن ہے۔ لہذا اگر زید و عمرو شرائط شہادت کے جامع ہیں تو ان کی شہادت سماعی سے زمین کا وقف برائے قبرستان ہونا ثابت ہو جائے گا اور چونکہ وقف بغیر ملک کے باطل ہے لہذا ثبوت وقف کے ضمن میں ملک بکر بھی ثابت ہو جائے گا پھر اسے بہت سے نظائر سے روشن فرمایا کہ بسا اوقات ایک چیز اصالتاً ثابت نہیں مگر ضما ثبوت ہو جاتی ہے۔

مثلاً کافر کی خبر معاملات (خرید و فروخت ہبہ وغیرہ) میں معتبر ہے مگر دیانات حرام و حلال پاک و ناپاک میں معتبر نہیں۔ مگر فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کافر مسلم کو گوشت دے کر کہے کہ یہ فلاں مسلمان نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے تو مسلم کو جائز ہے کہ وہ قبول کرے اور اسے کھانا بھی حلال ہے۔ واضح کیجئے کہ کافر کی خبر دیانات میں معتبر نہیں پھر یہ گوشت کھانا مسلمان کو کیوں جائز ہے۔ اس لیے کہ کافر کی خبر سے اصل میں قبول ہدیہ درست ہوا پھر اس کے ضمن میں حلت ثابت ہوئی۔

حضرت مولانا وحسی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ  
حضرت محدث سورتی کا شمار عظیم المرتبت اساتذہ حدیث میں ہوتا ہے استاذ العلماء علامہ لطف اللہ علی گوی سے کتب موقوف علیہ کا درس لیا اور محشی بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری سے حدیث شریف بھی۔ حضرت شاہ فضل رحمن مراد آبادی کے مرید اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے خلیفہ ہیں۔ دارالحدیث کے نام پبلی بحیث میں دارالعلوم قائم فرمایا اعلیٰ حضرت کے بہت گرویدہ تھے ماہر حدیث دانے کے باوجود احادیث کی تحقیق و توضیح میں ان کی تسلی صرف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے ہوتی تھی حضرت جبر جاعت علی شاہ محدث علی پوری۔ حضرت سید محمد کچھوچھوی حضرت مولانا امجد علی







حضرت مفتی عبدالننان اعظمی و دامت برکاتہم نے فرمایا جو فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم مطبوعہ آرزو باغ میں شامل ہے۔ فتویٰ کیا ہے تحقیق کا خزانہ ہے سرورِ قلت و راحت جان کا سامان ہے قاری پڑھتا ہے تو بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آ گئے ہو دریا بہا دیئے ہیں یہ اوراق اس شاندار تحقیقی فتویٰ کے اجمال کے بھی متحمل نہیں۔ کوئی اس کے اجمال و اختصار پر مطلع ہونا چاہے تو جلد ہشتم طبع آرام باغ کراچی کے مقدمہ میں از قلم مفتی عبدالننان اعظمی صاحب کو ملاحظہ فرمائے۔

مولانا عبدالسیح رام پوری (مولف انوار ساطعہ)

حضرت مولانا عبدالسیح رام پوری علیہ الرحمۃ حضرت ابوالیوب انصاری کی اولاد سے ہیں مفتی صدر الدین دہلوی سے کتب درسیہ کی تکمیل کی شاعری کا ذوق رکھتے تھے بے دل تخلص اختیار کیا تلاش معاش میں میرٹھ تشریف لائے اور یہیں کے ہو کر رہے میرٹھ ہی میں انتقال ہوا۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ تھے عمر بھر بد مذہبوں کے رد میں کمر بستہ رہے انوار ساطعہ در بیان مولود فاتح آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ان کا تذکرہ صرف جلد ۱۱ میں لکھا ہے۔

حضرت مولف انوار ساطعہ نے علیحضرت کی خدمت میں وصیت سے متعلق ایک سوال بھیجا اور اپنا رجحان بھی ظاہر فرمایا۔ علیحضرت نے جواب میں ان کی رائے کی تائید فرمائی اور مسئلہ کے ہر پہلو کو شرح و بسط سے بیان فرمایا سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک عورت نے کسی ایک کو ۱۵۰ روپے دیتے ہوئے وصیت کی کہ جب کوئی موسم کا میوہ چلا کرے اس پر میری فاتحہ دلا کر تقسیم کر دیا کرو۔ وصی نے ایسا ہی کیا لیکن یوں بھی ہوا کہ وصی نے کسی مستحق طالب علم کو کوئی دینی کتاب دلادی اور یوں بھی ہوا کہ عورت کے چہلم وغیرہ میں مساکین کو کھانا کھلا دیا۔ اور ایسا بھی ہوا کہ اس عورت کی موت کی خبر سن کر چند جگہوں سے لوگ آئے اس نے ان روپوں سے مہمان نوازی کر دی۔ کچھ رقم بچی بھی ہے وصی کا ارادہ ہے کہ تنک میں جمع کرادوں۔ آیا وصی کے یہ تصرفات جائز ہوئے۔ پھر مسائل علیہ الرحمۃ نے آخر میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے فرمایا میرا رجحان تو جواز کی جانب ہے۔

علیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ عورت کا کہنا کہ اس پر میری فاتحہ دلا کر یہ بتا رہا ہے کہ مساکین پر تقسیم مقصود ہے اور جب وصیت بخا جوں کے لیے ہو اور رضا الہی کے لیے ہو تو وصیت صحیح ہوتی ہے۔ عورت نے یہ کہا کہ ہر موسم میں میوہ خرید کر لوجہ اللہ مساکین پر تقسیم کر دیا کرنا۔ لہذا یہ وصیت درست ہے۔

اور مفتی یہ قول کے مطابق وصیت کرنے والا جس منشی کی بابت مساکین کے لیے وصیت کرے وصی کو اختیار ہے کہ وہ نہ دے بلکہ کوئی اور چیز صدقہ کر دے لہذا جس طرح میوہ کے ذریعہ ایصال ثواب درست ہے کتاب کے ذریعہ بھی ایصال ثواب درست ہے اس قاعدہ کی رو سے مدرسہ کے طلبہ کو کھانا دینا یا کپڑے خرید کر دینا بھی درست ہے اور اس نے مہمانوں کو کھانا کھلایا اگر وہ مسکین تھے تو یہ عمل بھی درست ہے اور اگر ان میں نہیں تھے تو ناجائز ہے اتنے روپے کا تاوان ادا کرے۔

امام الحدیث حضرت مولانا سید دید علی محدث اوری علیہ الرحمۃ

علم ظاہری و باطنی جامع بزرگ ہوئے ہیں حضرت مولانا ارشاد حسین مجددی رام پوری علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہیں۔ حدیث شریف کا درس مولانا محمد علی سہارنپوری سے لیا حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی کے مرید اور علیحضرت امام احمد رضا خان کے خلیفہ ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات اور حضرت مولانا ابوالحسنات قادری آپ کے فرزند میں اور شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی آپ کے پوتے ہیں ۱۲۷۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۳۵۴ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک قدیم دہلی اردواڑہ لاہور حزب الاحناف کے احاطہ میں واقع ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں حضرت محدث اوری کے استفتاء مذکور ہیں ایک فتویٰ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۲۶ اور سراج جلد دوازدہم ص ۱۵۵ پر ہے۔

یہاں جلد ششم کا استفتاء بطور خلاصہ پھر جواب کا حاصل پیش کرتے ہیں۔ خلاصہ استفتاء مزید نے اثناء وعظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم غریب مسکین بچا رہے تھے۔ ایسے واعظ اور اس کے معاونین کا کیا حکم ہے۔

علیحضرت امام احمد رضا نے جواب مرحمت فرمایا اس کی تین لائحہ عمل پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں



سوال کلمات خبیثہ کو دیکھ کر مدحت محبوب میں ان کی زبان کھلتی ہے قلم رواں ہوتا ہے و کلمات خبیثات منہ بند تحریر میں آتے ہیں جنہیں دیکھ کر سن کر ایمان کو جالے نظر و قلب کو سرور و راحت ملے آپ بھی دو کلمات پڑھ کر اپنا ایمان تازہ فرمائیں۔ امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں حضور اقدس قاسم الطہم، مالک الارض و زقاب امم، معطی نعم، قسم قیم، ولی والی، علی عالی، کاشف و کرمب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی شفیق شافی، غفور جمیل، عزیز جلیل، وہاب کریم، نبی عظیم خلیفہ مطلق حضرت رب، مالک الناس و دیان العرب، ولی الفضل جلی الافضل، رفیع المثل ممتنع الامثال صلی اللہ علیہ وسلم علی اکرم و احسنہ شرف و اعظم کے شان ارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔

بھران الفاظ کے قائل کا حکم تحریر فرمایا کہ اگر قائل کے قول سے طرد شقیص ظاہر ہو تو یقیناً کفر ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور قائل جاہل ہے اور ان الفاظ پر اصرار نہیں کرتا تو حاکم شرع تعزیر لگائے اور اگر جاہل مدعی کو علم ہے اور ان الفاظ پر مصر ہے تو بے دین گمراہ ہے سلطان اسلام اسے قتل کرے۔

حضرت برہان ملت مفتی محمد برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمۃ

حضرت برہان ملت مفتی محمد برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمۃ ابن مولانا عبد السلام بن مولانا  
عبد الکریم حیدری علیہم الرحمۃ۔

علم و فضل کے آفتاب جامع کمالات صوری و معنوی اور امام احمد رضا کے قابل فخر جینیے اور اڈے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ حضرت برہان ملت کے والد حضرت مولانا عبد السلام جیلپوری بھی اعلیٰ حضرت کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے انہیں عید الاسلام کا خطاب دیا ان سارے خاندان پر اعلیٰ حضرت کی بے اندازہ نوازشات تھیں امام احمد رضا حضرت برہان ملت کو اپنے مکتوبات و فتاویٰ میں دلدی الاعز اور قرۃ عینی جیسے وجد آفرین کلمات سے نوازتے۔ ۱۳۳۷ھ میں امام احمد رضا قدس سرہ جبل پور تشریف لے گئے عید گاہ کلاں میں بڑے جلے سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں اپنا روحانی فرزند کہا اور ان کے سر پر دستار فضیلت سجا کر ۴۵ علوم اور گیارہ سلسلوں کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت برہان ملت زہد و تقویٰ اور غیرت دین میں اپنے شیخ کا کس جیل تھے چہرے اور پیشانی سے علم و فضل کا وقار جھلکتا تھا۔

ولادت با سعادت ۲۱ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ میں ہوئی۔

۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ کو وصال ہوا۔ حضرت کے تین صاحبزادے دو صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حکیم مولانا محمود احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت برہان ملت جانشین ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۱۲ میں حضرت کی جانب سے سوال درج ہے۔

سوال یہ ہے کہ خجوه کبری (زوال) نکالنے کا کیا طریقہ ہے

آنحضرت امام احمد رضا نے جواب سے پہلے ان محبت بھرے کلمات سے نوازا۔ نور ویدہ  
سعادت مولانا اکثر رحمہ اللہ تعالیٰ کا سہمہ برہان الحق، پھر جواب تحریر فرمایا۔

حاصل یہ ہے کہ جس دن صخوہ کبریٰ نکالنا مقصود ہو اس دن کے صبح صادق اور غروب آفتاب کے اوقات کو جمع کریں پھر اسے دو پر تقسیم کریں حاصل پر چھ گھنٹے بڑھادیں یہ صخوہ کبریٰ یعنی زوال کا وقت ہوگا جس میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔

مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی مدنی علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی بن مولانا عبدالغنی علیہ الرحمۃ علوم جدیدہ و قدیمہ سے آراستہ تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کے حوالہ سے شہرہ آفاق بزرگ ہیں اسلام کا کالج کالج سے انٹرپرائس کیا۔ روز نل کالج میرٹھ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی وکالت پڑھی فن طب کو حاصل کیا۔

اپنے والد ماجد کے مرید تھے اجازت و خلافت حضرت سیدنا علی حسین اشرفی میاں اور  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہما رحمۃ سے حاصل تھی (تذکرہ علماء اہل سنت) اعلیٰ حضرت سے خاص  
تقدید تھی بقول حضرت قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی آپ اعلیٰ حضرت کے متعلق  
فرمایا کرتے تھے ذالک بحرہ لاسا حل لہ۔

یہ عالم کا وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

حضرت شاہ عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ پر علیحضرت کی خاص نگاہ شفقت تھی ایک بار زیارت  
عرین طہین سے واپس پر علیحضرت کی خدمت میں حاضری دی اور شان رضویت میں ایک منقبت  
پڑھی۔ امام احمد رضا نے اپنے عمامہ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ جس پاک دربار سے تشریف لا



رہے ہیں اگر یہ تمام پیش کروں تو یہ آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں۔ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک حصہ ہے حاضر کیے دیتا ہوں کا شانہ اقدس سے سرخ کا شانی محمل کا جبہ لا کر عطا فرمایا۔ زندگی خدمت اسلام اور تبلیغ دین میں بسر فرمائی ہزاروں لوگ آپ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ نانچیریا، ساوتھ افریقہ، انڈونیشیا، سیلون امریکہ، جنوبی چائینہ آپ کی تبلیغ کے خاص مراکز تھے۔ ۱۹۵۴ء میں مدینہ طیبہ میں وصال ہوا۔ دفن کے لیے قبیع شریف نصیب ہوا اور قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم کی صورت میں ملت اسلامیہ کو قیمتی اثاثہ چھوڑا فتاویٰ رضویہ میں حضرت مبلغ اسلام کا ایک بنی استفتاء دستیاب ہوا جو فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۳۵ پر درج ہے۔ سوال کا حاصل یہ ہے کہ مسجد کے رویوں کے پرامیری نوٹ خریدے گئے اس پر جو سود بنا مسجد کے لیے لینا کیا ہے۔

اس کا جواب تحریر فرمایا کہ سود حرام ہے مسجد اسے قبول نہیں کر سکتی۔ سود سمجھ کر لینے کا جواب تو یہی ہے۔ ہاں اگر اسے سود سمجھیں نہ سود کہیں نا سود کے نام سے مسجد کے لیے لیں۔ بلکہ یہ جانیں کہ گورنمنٹ اپنی خوشی سے ایک مال زائد مسجد کے لیے دیتی ہے تو اس کے لینے اور مسجد میں صرف کرنے میں کوئی حرج نہیں (یاد رہے کہ مسلمان جو مال غیر مسلم سے جو نہ ذمی ہو متا من کسی بد عہدی۔ دھوکے کے بغیر لے جائز ہے)

حضرت مفتی محمد عبداللہ ٹوکی علیہ الرحمۃ

مفتی عبداللہ ٹوکی علیہ الرحمۃ علوم عقلیہ و عقلیہ کے ماہر عربی ادب کے نامور فاضل ہوئے ہیں۔ ان کے اساتذہ میں علامہ لطف اللہ علی گڑھی علیہ الرحمۃ اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری کے نام ہیں قریباً تین سال لاہور میں بسر کیے اور ٹیکل کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث محمود الحسن کے رسالہ جعد المقتل کے رد میں مجلہ الراکب فی اکتان کذب النواجب کے نام سے کتاب لکھی ۱۳۰۶ھ میں انھوں نے محمود الحسن سے لاہور میں مناظرہ کیا۔ اور محمود الحسن کو اس مناظرہ میں ذلت آمیز شکست ہوئی ۱۹۳۰ء میں وصال ہوا۔ (تذکرہ علماء اہل سنت)

فتاویٰ رضویہ کے متعدد مقامات پر حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے استفتاء موجود ہیں اس

وقت چار مقامات پیش نظر ہیں۔ جلد پنجم ص ۳۰ پر مہر وغیرہ سے متعلق سوال ہے۔ جلد ۷ ص ۲۱۹ میں دو مسئلے دریافت کیے ہیں دونوں کا تعلق قضا سے ہے جلد ۸ ص ۸۱ پر وراثت کی بابت سوال ہے اسی طرح جلد ۷ ص ۳۱۸ پر بھی وراثت سے متعلق سوال ہے۔

یہاں جلد ۵ کے سوال و جواب کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی منکوحہ کے لیے ایک قبائلی نام لکھا جس میں یہ تحریر کیا کہ جو کچھ شادی دہنی کی تقریبات میں تم خرچ کرو گے وہ میرے ذمہ ہے اب اگر شوہر یا شوہر کے بعد اس کی اولاد شرط مذکور کا پاس نہ رکھے اور جو کچھ عورت کو دیں اسے عورت کے مہر میں شمار کریں۔ آیا وعدہ کے بعد جو کچھ عورت کو دیا مہر میں شمار کرنا درست ہے یا نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے پر جبر نہیں ہو سکتا۔ شوہر نے جو کچھ عورت کو دیا اگر دیتے وقت مہر کا نام نہیں لیا بلکہ اسے ہبہ، عطیہ، گفٹ کا نام دیا۔ یا گفٹ مہر کسی کا ذکر نہیں کیا مگر جو دیا وہ عرف عام میں ہبہ ہی قرار پاتا ہے تو شوہر اسے مہر میں شمار نہیں کر سکتا اگر دینا ان صورتوں سے جدا ہے تو اس میں شوہر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی۔ یہی تفصیل شوہر کے بعد اس کی اولاد کے معاملہ میں جاری ہوگی۔

عارف باللہ حضرت حافظ عبداللہ قادری علیہ الرحمۃ بھڑچوٹی شریف

بھڑچوٹی شریف جس کا پہلا ضلع سکھر تھا اور اب گھوٹکی ہے۔ ڈبرگی سے قریباً ۳۳ کلومیٹر کے

فاصلہ پر جانب شمال ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔

جسے ایک مرد حق آگاہ و جنید وقت حافظ الامت حافظ محمد صدیق قادری علیہ الرحمۃ نے آباد فرمایا تھا۔ یہ بستی یا خدا سے آباد تھی اور اس کی فضائیں ذکر الہی سے گونجتی تھیں۔ اس بستی میں بہت جاذبیت تھی دور دراز علاقوں سے شہروں دیہاتوں سے لوگ ہدایت کا نور پانے کے لیے پروانہ وار کھینچے چلے آتے تھے۔ بستی صرف ذکر صوم و صلوة کے پابند فقیروں کا مسکن نہیں تھی بلکہ تحریک آزادی ہند کا مرکز تھا جہاں سرفروشی، جاٹاری کا درس دیا جاتا اور راہ خدا میں مرنے کا سچا جذبہ پیدا کیا جاتا تھا۔

یہاں ایک ایسا شفا خانہ آباد تھا جہاں روحانی مریضوں کا قلب و نظر سے علاج کیا جاتا اور انہیں



حب الہی کا شربت پلایا جاتا اور انگریز دشمنی کا انگنشتن لگایا جاتا تھا۔ اسی پائیزہ فضا میں ایک سعادت مند بچہ پیدا ہوا جس کی تربیت کا خود حافظ الملک نے انتظام فرمایا یہی مونیار بچہ بعد میں حافظ الملک کا جانشین بنا اور بادی گمراہاں۔ جو شیخ الثانی حافظ محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت حافظ صاحب نے بھرچونڈی شریف ہی میں حفظ قرآن عظیم کیا۔ اور علوم رسمہ لفظیہ سے فراغت پائی۔ آپ حضرت حافظ قاضی اللہ بخش علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے اور حافظ ملت کے بھیجے ہیں۔ حضرت نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں انہیں اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ حضرت مجاہد اسلام ناصر تحریک پاکستان پیر عبدالرحمن قادری علیہ الرحمۃ حضرت حافظ صاحب ہی کے لائق فرزند ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کا ۲۵ رجب ۱۳۴۶ھ میں وصال ہوا حضرت حافظ ملت کے پہلو میں دفن ہوئے۔

درگاہ مطی بھرچونڈی شریف کا بریلی شریف سے ہمیشہ رابطہ رہا۔ درگاہ شریف کے سجادہ نشین ہوں یا دوسرے فقراء دینی سیاسی مسائل میں ان کا رجوع ہمیشہ بریلی شریف کی طرف رہا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر حضرت شیخ ثانی حافظ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ ہندوستان میں کئی تحریکیں چلیں ان میں سے ایک تحریک ہجرت ہے۔ اس میں دیوبندی مولوی پیش پیش تھے۔ وہ کہتے تھے ہندوستان دارالحرب ہے یہاں سے ہجرت کرنا فرض ہے۔ حضرت شیخ ثانی حافظ محمد عبداللہ علیہ الرحمۃ اس مسئلہ میں پریشان تھے کہ اس ہجرت کی شرعی حیثیت کیا ہے اس اضطراب کو دور کرنے کے لیے انھوں نے امام احمد رضا سے رجوع کیا ان کا استفتاء فتاویٰ رضویہ جلد وہم ص ۳۱۵ پر ہے جو زبان فارسی ہے سوال کے شروع میں انھوں نے امام احمد رضا کو جن القاب و خطابات سے یاد کیا وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ الفاظ یہ ہیں۔ بحمد مت تاج المتعبداء سراج العلماء المدققین حامی السنۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین مجدد مائتہ حاضرہ، جناب احمد رضا خان صاحب قادری۔ ان کے مدعا کا حاصل یہ تھا کہ مسئلہ ہجرت جس کا آج کل ہندوستان میں بہت جوش و خروش ہے۔ علماء اسے فرض بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ہجرت نہیں کرے وہ ایمان سے نکل جائے گا اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔ آپ دلائل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں تاکہ تردد اور اضطراب دور ہو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ ہند اور سندھ

دارالاسلام میں جو شریا ملک دارالاسلام ہو پھر اس میں دارالاسلام کے تھوڑے بہت احکام موجود ہیں وہ دارالاسلام ہی رہتا ہے۔

پھر ہجرت و قسم کی ہے ایک ہجرت خاصہ جو کسی خاص فرد کو کسی خاص سبب سے لازم آئے۔ دوسری ہجرت عامہ جو دارالحرب سے ہوتی ہے جب ہندوستان دارالاسلام ہے تو دارالاسلام سے ہجرت کو فرض کہنا باطل محض اور غلو فی الدین ہے۔ آخر میں امام احمد رضا نے فرمایا کہ اگر ہجرت کا سبب انگریزوں کا تسلط ہے تو وہ آج کا نہیں سو برس سے ہے حالانکہ ان کے اجداد یہاں رہتے رہے اور یہ خود رہے ہیں۔ اور اگر ہجرت کا سبب دوسرے ممالک میں حالات کا دیگر گوں ہونا ہے۔ تو یہ عجیب حکم ہے کہ حادثہ کسی اور ملک میں پیش آیا اور ہجرت فرض کسی دوسرے ملک پر ہو گئی۔

حضرت مولانا رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا رکن الدین الوری علم ظاہری و باطنی کے جامع سلسلہ نقشبندیہ کے پاکمال بزرگ تھے۔ حضرت سیدنا ابویوب انصاری کی اولاد سے ہیں۔ ولادت قصبہ گھیر ظہ خلیع گڑ گاؤں میں ہوئی چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تو ترک وطن کر کے اپنے ماموں شیخ فرید الدین علیہ الرحمۃ کے پاس الوری (راہخان) تشریف لے گئے۔ مقامی علماء سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت عارف باللہ شاہ مسعود دہلوی علیہ الرحمۃ (جد امجد حضرت ذاکر مسعود احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ) کے دست مبارک پر بیعت ہوئے (ماخوذ از مجلہ المنظر) ۱۳۵۵ھ میں حضرت کا وصال ہوا۔ متعدد کتب تحریر فرمائیں لیکن ان کی کتاب ”رکن دین“ کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ سے نوازا ہے۔ حضرت مولانا حکیم مفتی محمد محمود احمد الوری حیدر آباد آپ کے صاحبزادے ہیں محترم ذاکر ابو الخیر محمد زبیر مجہد قوی اسمبلی پاکستان حضرت کے پوتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں حضرت مولانا رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کا ذکر کچھ مقامات پر ملتا ہے۔ ص

۱۶ جلد ۹ ص ۴۹۱ ج ۳

ہندوہم کا سوال جمعہ کی پہلی چار سنتوں کے چھوٹنے سے متعلق ہے کیا اگر یہ چھوٹ جائیں تو جمعہ کے فرض کے بعد انہیں پڑھنا اور ادا کرنا گناہ یا قصاص کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا کہ انہیں

وقت میں پڑھنا ادا کیا جائے گا نہ کہ تقاضا۔

جلد پنجم کا سوال دو عبارتوں کے حوالے سے متعلق ہے۔

سوال کا آغاز ان القاب سے فرمایا

تاج العلماء مایہ ناز ماسیان مخزن علوم حضرت مولانا الحاج مولوی احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلامک۔ پھر عرض مدعا کیا جس کا حاصل یہ ہے کہ بچے پور میں ایک وہابی مولوی سے گفتگو ہوئی اس نے مولانا عبدالمسیح راہپوری علیہ الرحمۃ کی ایک عبارت پر اعتراض کیا کہ مولانا مرحوم نے حدیث صحیحہ احداث فی امرناخذ مالیں فھوی و (یعنی جو کام دین کا حصہ نہ ہو اور اسے دین میں نکالا گیا وہ مردود ہے) کی تشریح میں کہا ہے کہ شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے فیہ اشارۃ الی ان احداث مالا ینازع الکتاب والسنۃ لیس بمذموم۔ (یعنی اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو کام کتاب و سنت سے مصلوب نہ ہو اس کی ایجاد مذموم نہیں)

حالانکہ یہ الفاظ کسی شرح میں نہیں۔

مولانا فرماتے ہیں میں نے صحیحین کو دیکھا نہ مولوی احمد علی سہارنپوری نے یہ عبارت لکھی نہ علامہ نووی نے شرح مسلم میں کوئی ایسی عبارت لکھی۔

نہ مولانا عبدالمسیح صاحب نے انوار ساطعہ میں کسی کتاب کا حوالہ دیا۔ مولانا رکن الدین صاحب کا دوسرا سوال یہ تھا کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی علیہ الرحمۃ نے تحقیق حق المسائل ثبوت سوم و چہلم میں یہ عبارت نقل فرمائی۔

ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر و زمان یقرؤن القرآن ویحدون ثوابہ لمتواترہم و علی هذا اصل الفصل والذی یاتے من کل مذہب من المالکیہ والشافعیہ وغیرہم والیسکر ذالک منکر فکان اجتماعا عند اصل السنۃ والجماعۃ خلافا للمعتزلۃ (ترجمہ مسلمان ہر زمانے میں جمع ہو کر قرآن پاک پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب مردوں کو بدیہ کرتے اور اسی طریقہ پر مانگی شافعی مسلک کے نیک صالح لوگ عامل ہیں اور اس طریقہ محمودہ کا کوئی انکار نہیں کرتا تو اہل سنت کے نزدیک یہ اجماع ہے برخلاف معتزلہ کے) شاہ صاحب نے بھی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اور فقیر کی نظر سے بھی نہیں گزرا آپ سے عرض ہے کہ آپ

دونوں عبارتوں کا حوالہ تحریر فرمادیں۔

علیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے آغاز جواب میں حضرت مولانا کو القاب ودعاے نوازا۔ پھر فرمایا پہلی عبارت مرقات شرح مشکوٰۃ علی قاری طبع مصر جلد اول ص ۷۷ اسطر آخر شروع باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ اور دوسری عبارت بنایہ شرح ہدایہ۔ مطبوعہ لکھنؤ جز ثانی از جلد اول آغاز باب الحج میں ہے۔

حضرت پیر سید سر دار احمد شاہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ

سید سر دار احمد شاہ صاحب علیہ الرحمۃ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں کتب درسیہ مقامی علماء سے پڑھیں نصوص الکلم اور حدیث شریف کا درس مولانا عبدالباقی فرنگی محلی مہاجر مدنی سے مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا میں لیا۔

عربی۔ فارسی۔ سندھی اور سرائیکی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ علیٰ حضرت امام اہل سنت سے تحریری رابطہ تھا۔ مدینہ منورہ میں سات برس مقیم رہے اسی دوران ۱۳۲۳ھ میں جب علیٰ حضرت مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو دونوں بزرگوں میں ملاقات ہوئی۔

سید سر دار احمد شاہ سندھ میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی عظیم درگاہ بھرچو ندی شریف کے سجادہ نشین حضرت عارف باللہ حافظ محمد بر اللہ قادری علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ اور مجاہد اسلام شیخ المشائخ پر عبد الرحمن قادری علیہ الرحمۃ کے استاد محترم ہیں۔ ولادت ۱۲۹۹ھ میں ہوئی۔

حضرت سید سر دار احمد شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے دو استفادہ فرماؤں رضویہ میں ہیں۔ ایک جلد سوم ص ۶۳۶ دوسرا جلد پنجم ص ۹۹ باب الولیٰ پر اتفاق سے دونوں جلدوں میں کاتب کی غلطی سے فقیر سردار شاہ کی بجائے فقیر سردار شاہ مکتوب ہے۔ جلد سوم کا سوال مجددہ سو سے متعلق زبان فارسی میں ہے اور جواب بھی فارسی میں ہے۔

اور جلد پنجم کا سوال و جواب بھی فارسی زبان میں ہے۔ جلد پنجم کا سوال ولایت سے متعلق ہے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے والد کی زندگی میں اس کی مرضی کے بغیر اپنی نابالغ بہن کا نکاح ادا لے بدلے میں کیا والد کو معلوم ہوا تو اس نے انکار کر دیا۔ چھ مدت بعد باپ نکاح پر راضی ہو



گیا اور اپنے بیٹے کے لیے بدلے کا رشتہ لے لیا۔ پھر انکار کر دیا۔ آیا انکار اول سے نکاح باطل ہوا یا نہیں۔

اس کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ باپ کی اجازت کے بغیر بھائی نے جو نابالغ کا نکاح کیا یہ نکاح فضولی ہے جو باپ کی اجازت پر موقوف ہے پھر باپ نے جیسے ہی انکار کیا نکاح باطل ہو گیا اور ایک دفعہ نکاح باطل ہو جائے تو وہ محض رضامندی سے دوبارہ صحیح نہیں ہوتا۔

### حضرت مولانا محمد یار فریدی علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا محمد یار فریدی علیہ الرحمۃ ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے علوم درسیہ کی تکمیل مدرسہ عربیہ فریدیہ چاچاں شریف میں کی درس حدیث اسی مدرسہ میں مولانا تاج محمود سے لیا۔ حضرت عارف باللہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ شیخ کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے خواجہ محمد بخش نازک سے کسب فیض کیا پھر ان کے صاحبزادے اور خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہے اور خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت مولانا محمد یار فریدی علیہ الرحمۃ میدان خطابت کے شہسوار تھے۔ مثنوی مولانا رام پڑھنے کا انداز والا تھا۔ ان کی خطابت کی شہرت دور دور تک پہنچی تھی۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس العزیز نے بھی خطابت کا شہرہ سن رکھا تھا۔ ایک بار بریلی اعلیٰ حضرت کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ اعلیٰ حضرت کی فرمائش پر وعظ فرمایا امام احمد رضا نے خوش ہو کر گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا اور فرمایا سر آمد! عقیقین پنجاب۔

ایک بار حزب الاحناف لاہور کے جلسے میں اپنے مخصوص مترنم انداز میں مثنوی مولانا رام کے اشعار پڑھتے محفل میں موجود حضرت سید احمد اشرف کچھ چھوٹی سمیت کئی علماء نے زبردست داد دی۔ ۱۳۶۷ھ میں وصال فرمایا۔ مزار شریف گوجی انتیاریاں ضلع رحیم یار خان میں ہے۔

حضرت مولانا محمد یار فریدی کا فتاویٰ رضویہ میں دو مقام پر ذکر ملتا ہے۔ ایک جلد ۵۲۹ میں دوسرا جلد ۶ ص ۱۹۸ پر جلد ہفتم کا سوال مدعی کا مدعی علیہ سے خرچ وصول کرنے کے بارے میں ہے جو بزبان فارسی ہے اور جلد ششم کا سوال قصیدہ معراجیہ کے چند اشعار سے متعلق تھا جن میں دلہن

اور دولہا کا لفظ لایا گیا ہے۔ مولانا محمد یار فریدی کے ہاں شب معراج میں یہ قصیدہ پڑھا گیا تو علاقہ کے وہابیہ نے کبرام کھڑا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان الفاظ کا استعمال کفر ہے۔ مولانا محمد یار فریدی امام احمد رضا سے درخواست گزار ہوئے کہ اس تشبیہ کی تشریح فرمائیں پھر امام احمد رضا کی بارگاہ میں ایک شعر معمولی تغیر کے ساتھ پیش کیا جس سے ان کی کمال درجہ عقیدت ظاہر ہوتی ہے وہ شعر یہ ہے

اے مجدد بمن بے سرو سامان مددے

قبلاً دیں مددے کعبہ ایمان مددے

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ قصیدہ معراجیہ میں چار اشعار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دولہا کہا گیا ہے اور بے شک سرکار سلطنت الہیہ کے دولہا ہیں۔ چنانچہ مواہب لدنیہ میں ہے رسول اللہ علیہ وسلم قرآنی صورتہ ذاقہ المبارک فی المملکت فاذا هو عروس المملکت یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارک کی تصویر ملاحظہ فرمائی تو دیکھا کہ حضور تمام سلطنت الہی کے دولہا ہیں۔ اس طرح اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح برات کے جمع کا سبب دولہا ہوتا ہے تمام مملکت الہی کے وجود کا سبب صرف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور محاورات میں جب کسی کو دولہا سے تشبیہ دی جائے تو ضروری نہیں کہ دولہا کو دلہن کے مقابلہ میں قرار دیا جائے۔ (جیسا کہ وہابیہ نے سمجھا کہ جب حضور دولہا ہیں تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ دلہن قرار پایا۔ یا یہ کہ جب حضور دولہا ہیں تو دلہن کون ہے) حدیث شریف میں ہے عسقلان احدی العروین بیعت منھا یوحی القیامۃ سبعون الفا بغیر حساب مرز میں عسقلان دو دلہنوں میں سے ایک دلہن ہے بروز قیامت اس سے مترجرا ایسے انھیں گے جن پر حساب نہیں۔ بتائیے یہاں دولہا کون ہے؟ اور مولیٰ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل شی عروس وعروس القرآن الرحمن برشی کی جنس میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورہ رحمن دلہن ہے۔ بتائیے یہاں کسے دولہا ٹھہرائیں گے۔

## اہل پاکستان کے نام

- مستفی پتہ تاریخ جلد صفحہ  
 سید محمد مجید الحسن صاحب از پنجاب ضلع جہلم ڈاکخانہ ۵۵ یقعدہ ج ۳ ص ۲  
 ریلوے اسٹیشن ترقی موضع ناڑہ ۱۳۲۹ھ  
 مولوی غلام ربانی صاحب از موضع شمس آباد ضلع کیسبل پور ۱۱ جمادی الآخر ج ۴ ص ۱۲۱  
 پنجاب ۱۳۲۹ھ  
 مولوی غلام ربانی صاحب از موضع شمس آباد ضلع کیسبل پور ۱۰ جمادی الآخر ج ۶ ص ۱۴۵  
 پنجاب ۱۳۳۹ھ  
 مولانا خلیل اللہ خان ۱۹ شوال ج ۱۰ ص ۱۴۰  
 پشاور  
 محمد قاسم صاحب کھوکھر ضلع سیالکوٹ پنجاب ۱۱ ربیع الاول ج ۲ ص ۱۱۸  
 ۱۳۳۲ھ ج ۱۰  
 مرزا عبدالرحیم بیگ مدرس مدرسہ تارادڑی محلہ رنجھوڑ ۲۷ ربیع الآخر ج ۲ ص ۱۲۰  
 ۱۳۳۵ھ لائن کراچی  
 اللہ دتہ زریگر صاحب از موضع مزنگ لاہور بڑا بازار ۱۶ محرم الحرام ج ۲ ص ۲۴۲  
 ۱۳۳۹ھ ج ۱۰  
 حافظ تاجد شاہ صاحب از موضع سران ڈاکخانہ شندور ۱۸ شعبان ج ۲ ص ۲۰۲  
 تحصیل ضلع جہلم ۱۳۳۷ھ ج ۱۰  
 حاجی ابوبکر و حاجی ایوب از صدر بازار کراچی ۲۲ صفر ج ۲ ص ۲۷۶  
 ۱۳۳۹ھ ج ۱۰  
 محمد جی صاحب از رامہ تحصیل گوجر خان ضلع ۱۸ ذوالحجہ ۳۹ھ ج ۲ ص ۳۱۱  
 راولپنڈی ڈاکخانہ چاٹلی ۱۰ ج

- مولانا احمد دین صاحب از لاہور مسجد بیگم شانی کیم ذوالقعدہ ج ۲ ص ۳۱۲  
 ۳۲۸ھ ج ۱۰  
 فقیر عبداللہ قادری دربار عالیہ بھرچوٹی شریف ۲۸ ذوالقعدہ ج ۲ ص ۳۱۵  
 اسٹیشن ڈھرکی ۳۲۸ھ ج ۱۰  
 ابوالنصر فقیر سرور شاہ ضلع سکھر سندھ اسٹیشن ڈیرک ۱۷ جمادی الآخر ج ۳ ص ۶۳۶  
 ڈاکخانہ خیر پور درگاہ دربار محلہ قادریہ بن درج نہیں  
 بھرچوٹی شریف  
 خدا بخش صاحب ضلع سکھر سندھ اسٹیشن ڈیرک ۲۳ رمضان ج ۸ ص ۳۱۲  
 ڈاکخانہ خیر پور درگاہ دربار محلہ قادریہ ۳۱ھ  
 بھرچوٹی شریف  
 مولانا عبدالرحمن صاحب از گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی ۹ ذیقعدہ ۲۹ھ ج ۲ ص ۳۲  
 ۱۰ ج  
 مولانا عبدالرحمن صاحب از گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی ۲۶ صفر ۳۶ھ ج ۳ ص ۵۸۶  
 مولانا عبدالرحمن صاحب از گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی ۷ جمادی الآخر ۷ ص ۳۸۹  
 ۳۳ھ  
 مولانا ملاحسن پشوری پتہ درج نہیں ۲ ذوالحجہ ۱۱ ج ۱۰ ص ۱۷۱  
 مولانا صلاح الدین دادا ساکن ضلع پشاور ۲۱ صفر ۳۵ھ ج ۶ ص ۳۸۹  
 سید سردار احمد شاہ درگاہ بھرچوٹی شریف ۱۷ جمادی ۵ ص ۹۹  
 الآخرہ ۳۹ھ  
 ہدایت یار خان صاحب از شاہ پور جہلم رسالہ چھاؤنی نمبر ۹ جمادی الثانی ۶ ص ۳۸۹  
 ۵ ڈاکخانہ نمبر ۳۸ رسالہ براہ ۳۲ھ  
 حلیک پنجاب



- محمد قاسم صاحب قریشی از ڈاکخانہ وہامون کے تحصیل ۲۷ ذیقعدہ ۱۲ ۲۱۳  
ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ ۵۳۵  
مولانا محمد یار صاحب واعظ از موضع گڑھی اختیار خان تحصیل ۹ شعبان ۱۳۴۲ ج ۶ ص ۱۹۸  
خانیپور ریاست  
مولانا محمد یار صاحب واعظ از چاچڑوں ریاست بہاول پور ۴ ربیع الآخر ۷ ص ۵۲۹  
تحصیل خانیپور ۵۳۸  
امام بخش فریدی صاحب از چامپور ضلع ڈیرہ غازی خان ۳ محرم ۳۵ ج ۲ ص ۱۳۲۰  
امام بخش زیدی صاحب از چامپور ضلع ڈیرہ غازی خان ۳ محرم ۶ ص ۱۳۲  
مولانا احمد صدیق نقشبندی از کراچی بندرگازی کھاتہ آرام ۲۶ ربیع الاول ۶ ص ۱۱۴  
بارخ حجرہ اسلامیہ ۵۳۳  
تاج الدین امام مسجد از رامہ تحصیل گوجر خان ضلع ۱۶ صفر ۱۳۸۲ ۶ ص ۱۴۰  
راولپنڈی  
تاج الدین امام مسجد از رامہ تحصیل گوجر خان ضلع ۱۸ شوال ۱۳۸۲ ۸ ص ۲۵۳  
راولپنڈی  
تاج الدین امام مسجد از رامہ تحصیل گوجر خان ضلع ۱۵ محرم ۱۳۹۲ ۸ ص ۱۵  
راولپنڈی  
میاں تاج الدین خیاط از لاہور محلہ سادھواں ۱۳ ذوالحجہ ۶ ص ۱  
۵۳۵  
سید اکبر شاہ طالب علم ضلع سیالکوٹ از کوٹلی لوہاراں ۶ ص ۲۳  
دین محمد صاحب از راولپنڈی لال کرتی میوہ ۱۳ رمضان ۳ ص ۲۹۲  
شریف ۵۳۵

- مولانا محمد عبداللہ صاحب از ریاست کشمیر ضلع میر پور ۴ ذوالحجہ ۱۲۱۲ ۳ ص ۲۹۶  
ڈاکخانہ نوشہرہ موضع ہڈہ  
ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ۳۹۶ ۶ ص ۳۱۹  
محمد عبدالحمید قاری رضوی از بزم حنیفہ خواجگان منزل ۲۴ جمادی ۱۱ ص ۲۷۸  
لاہور الاولی  
سراج الدین صاحب نج از بہاولپور پنجاب ۱۵ شعبان ۷ ص ۲۰۳  
۵۳۳  
بیر نور محمد صاحب از ریاست بہاولپور پنجاب ۳ رجب ۱۲۷۷ ۷ ص ۴۴۳  
تحصیل فیض آباد ڈاکخانہ صادق  
پور موضع داڑہ سراج الدین  
مولانا محمد یار صاحب از چاچڑوں ریاست بہاولپور ۷ ربیع الآخر ۷ ص ۵۲۹  
تحصیل خان پور  
میر غلام صاحب از دیوبند تحصیل گوجر خان ضلع ۱۳ ربیع الاول ۷ ص ۵۴۰  
راولپنڈی  
قاضی تاج محمود صاحب از تحصیل گوجر خان رامہ ضلع ۱۷ محرم ۷ ص ۵۴۲  
راولپنڈی  
قاضی تاج محمود صاحب از تحصیل گوجر خان رامہ ضلع ۱۸ شوال ۱۳۸۲ ۵ ص ۲۹  
راولپنڈی ڈاکخانہ جاتی  
مولانا احمد اللہ قادری از مہی ضلع پشاور مسجد چیل گزی ۲ ربیع الآخر ۷ ص ۵۳۳  
از چوہر کوٹ بلوچستان بارکھان ۱۳ ربیع الاول ۷ ص ۹۹  
۵۳۷

- قادر بخش صاحب از چوہر کوٹ بلوچستان بارکھان ۱۶۹ ۱۲ ربیع الاول ۸ ۱۶۹  
۳۷  
قادر بخش صاحب از چوہر کوٹ بلوچستان بارکھان ۳۱۹ ۱۲ ربیع الاول ۸ ۳۱۹  
۳۷  
مولانا احمد بخش صاحب از تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی ۶۳۹ ۲۴ ذی قعدہ ۳ ۶۳۹  
خان مہتمم جامعہ محمودیہ ۳۶  
قاضی تاج محمود صاحب رامہ جاتلی تحصیل گوہر خان ضلع ۵ ۱۵ محرم ۳۹ ۵۸  
راولپنڈی  
فضل حق چشتی از بھیرہ شریف ضلع شاہ پور ملک ۶۳۰ ۵ رمضان ۳ ۶۳۰  
۳۹ پنجاب  
حمید اللہ صاحب از گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی ۶۶ ۱۲ صفر ۳۸ ۳ ۶۶  
ادخان شنواری از قلعہ لنڈی کوتل ڈاکخانہ خاص ۶۷ ۲۴ صفر ۳۸ ۳ ۶۷  
ضلع پشاور  
عبدالغفور صاحب از نوشہرہ تحصیل جہانپور ضلع ڈیرہ ۱۳۴ ۱۴ محرم ۳۹ ۳ ۱۳۴  
غازی خان  
نور احمد مولیٰ نہ واکانی مہینہ از کراچی گاڑی احاطہ محلہ آرام ۲۵۴ ۱۸ ربیع الآخر ۳ ۲۵۴  
باغ  
نور احمد مولیٰ نہ واکانی مہینہ از کراچی گاڑی احاطہ محلہ ۵۲۹ ۱۹ ربیع الآخر ۳ ۵۲۹  
آرامباغ  
عبداللہ ولد حاجی از کراچی بندر صدر بازار دوکان ۲۵۴ ۲۳ ربیع الآخر ۳ ۲۵۴  
سیٹھ حاجی کریم شریف ۳۶

- عبداللہ ولد حاجی از کراچی بندر صدر بازار دوکان ۵۳۰ ۲۳ ربیع الآخر ۳ ۵۳۰  
سیٹھ حاجی کریم شریف ۳۶  
امام علی شاہ صاحب از سرکار پاک تپن شریف ضلع ۳۳۹ ۷ ربیع الاول ۳ ۳۳۹  
منٹگمری درگاہ اقدس ۳۱  
علامہ رسول صاحب از کراچی صدر بازار دفتر انجمن ۷۶۶ ۲۸ رمضان ۳ ۷۶۶  
حزب الاحناف ۳۷  
مولانا محسن علی ہاشمی از مدرسہ اسلامیہ عربیہ ریلوے ۳۲۰ ۸ شوال ۳۵ ۸ ۳۲۰  
ہمایوں تعلقہ شکار پور سکھر  
مولانا ابو المنصور محمد غوث از مہر وچڑیاں موضع کوئلہ ڈاکخانہ ۱۱۰ ۱۱ ذیقعدہ ۸ ۱۱۰  
غوث پور ریاست بہاولپور ۳۷  
مولانا ابو المنصور محمد غوث از مہر وچڑیاں موضع کوئلہ ڈاکخانہ ۲۲۸ ۱۳ ذیقعدہ ۸ ۲۲۸  
غوث پور ریاست بہاولپور ۳۷  
نور احمد فریدی از فرید آباد ڈاکخانہ غوث پور ۱۱۷ ۲۷ صفر ۳۸ ۸ ۱۱۷  
ریاست بہاولپور  
انور الحق صاحب از شہر لاہور تحصیل چونیاں ۳۱۷ ۱۲ الحجہ ۳۳ ۸ ۳۱۷  
بجوالا گھمیار ڈاکخانہ پی تحصیل قصور ضلع لاہور ۳۱۷ ۱۵ ربیع الاول ۸ ۳۱۷  
۳۵  
عبداللہ صاحب از چوٹی زیریں مسجد کلاں ضلع ۳۱۸ ۱۲ رمضان ۸ ۳۱۸  
ڈیرہ غازی خان ۳۹  
مولانا اکبر حسین صاحب از ڈیرہ اسماعیل خان ملک ۳۲۱ ۱۳ رمضان ۸ ۳۲۱  
وزیرستان ٹانک ۳۸



- غلام نبی صاحب ساکن موضع میانہ ٹھنہ، ضلع ۳ رجب الاول ۸ ۳۶۳  
گوہر انوالہ ۳۵
- قاضی غلام گیلانی شمس آباد ضلع انک ۱۱ محرم ۱۳۳۰ ۵ ۷۴۰
- قاضی غلام گیلانی شمس آباد ضلع کیمبل پور علاقہ ۹ جمادی الاولیٰ ۵ ۱۳۲  
انک ۳۸
- نور محمد ذاکفانہ اختر پور اسٹیشن صادق آباد ضلع خانپور ریاست بہاولپور ۵ ۷۶۵
- مولانا احمد بخش صاحب بلاک نمبر ۱۲ ضلع ڈیرہ غازی خاں ۲۱ ذیقعدہ ۵ ۷۸۶  
۳۹
- قاضی غلام گیلانی صاحب شمس آباد ضلع کیمبل پور علاقہ ۱۶ صفر ۳۸ ۵ ۹۵  
انک
- مولانا غلام محی الدین امام و مدرس جامع مسجد پنڈی ۲۰ محرم ۳۹ ۵ ۸۸  
گھیب ضلع انک
- کرم الدین صاحب جلال پور جٹاں محلہ سائند وال تاریخ درج ۵ ۵۹ باب  
ضلع گجرات ملتان چھاؤنی نہیں اولیٰ
- کریم بخش صاحب ملتان چھاؤنی ۲۴ رجب الآخر ۵ ۶۸  
۳۶
- نظام الدین عثمانی مکڑ منڈی وزیر آباد ضلع ۱۲ اشوال ۳۹ ۹ ۲۰۱  
گوہر انوالہ
- نظام الدین عثمانی مکڑ منڈی وزیر آباد ضلع ۱۷ رجب الآخر ۶ ۷۲  
گوہر انوالہ ۳۷

- سید کریم شاہ صاحب سید کریم شاہ کراچی ۴ رجب الآخر ۹ ۳۶۹  
۳۶
- عبدالرحمن صاحب از جگلاں سب آفس بلوکی ضلع ۵ شعبان ۳۷ ۹ ۳۷۴  
لاہور
- امام الدین صاحب پنج کور بازار سیالکوٹ شہر ۵ شعبان ۳۷ ۹ ۳۷۴
- مولانا حکیم عبدالحمید خواجگان منزل بزم حنفیہ ۶ جمادی الاولیٰ ۹ ۳۷۸  
۳۸
- مولانا احمد بخش چشتی سجادہ نشین مجتہد شریف ریاست ۱۳ ذیقعدہ ۳۶ ۹ ۳۸۳  
بہاولپور
- مولانا سراج احمد صاحب مدرس علوم عربیہ مجتہد شریف ۱۳ ذیقعدہ ۳۶ ۹ ۳۸۴
- محمد معصوم شاہ گجرات ۷ جمادی الاولیٰ ۱۰ ۶۵  
۳۱
- حافظ شاہ ولی اللہ گوہر انوالہ ۷ جمادی الاولیٰ ۳ ۳۹۶  
۳۱
- مولانا محرم علی چشتی انجمن نعمانیہ لاہور ۱۲ ۱۲۸
- محمد دین صاحب حج از پکھری چیف کورٹ ریاست ۲۳ رمضان ۱۱ ۱۹۶  
بہاولپور ۳۱
- میاں محمد غوث ضلع انک ڈاک خانہ خود ۵ رجب ۳۳ ۵ ۹۸
- مولانا وصی احمد محدث از پکھلی بحیث مدرسۃ الحدیث ۲ جمادی الاولیٰ ۱ ۳۱۵  
۲۶
- سورقی = = = = = از پکھلی بحیث مدرسۃ الحدیث ۴ صفر ۹ ۳۸  
۱۰۰

۳۶	۵	۱۵	۱۰ رجب	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۳۶۹	۳۲۵		۱۳ رمضان	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۳۶۹	۶	۲۸	جمادی الآخرہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۲۳	۶	۳۲	ذیقعدہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۵۱۳	۶	۱۹	صفر	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۶۷	۸	۲۲	الحجہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۱۷۷	۸	۲۲	ربیع الاول	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۲۰۴	۸		تاریخ درج نہیں	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۷۴	۸		تاریخ درج نہیں	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۸۲۶	۸		ذوالحجہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۷۵	۸		۱۸	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۷۶	۳	۳۲	ذوالحجہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۱۷۷	۳	۲۲	ربیع الاول	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۲۰۴	۳		تاریخ درج نہیں	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۷۴۰	۳		تاریخ درج نہیں	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۸۲۶	۳	۲۷	ذوالحجہ	از پبلی بحیث مدرسۃ الحدیث	= = = = =
۶	۱	۲۳	اشوال	مولانا محمد ظفر الدین بہاری پتہ درج نہیں	= = = = =
۱۹۵	۱۲		تاریخ درج نہیں	پتہ درج نہیں	= = = = =
۵۶۳	۴	۳۶	ذوالحجہ	از سکرام عربیہ	= = = = =
۳۷	۱۰۲	۲۶	محرم	درج نہیں	= = = = =
۲۱۶	۲	۳۵		درج نہیں	= = = = =

۷۲۸	۳	۲۸	صفر	صدر الافاضل مولانا نعیم مراد آباد	
				الدین مراد آبادی	
۲۴	۱	۸	جمادی الاول	حضرت سید ابراہیم از مار ہرہ شریف	
۱۲۷	۳	۱۹	رجب	از مار ہرہ شریف	= = = = =
۶۵	۱۰۱	۱۸	ذیقعدہ	از بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	= = = = =
۵۹۹	۳	۱۴	رمضان	از بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	= = = = =
۶۱۳	۳	۱۸	ذیقعدہ	از بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	= = = = =
۶۶۰	۳	۲۳	رمضان	از بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	= = = = =
۹۴	۱	۱۵	جمادی الاول	مولانا علی احمد صاحب پتہ درج نہیں	
۱۲۷	۳	۱۹	جمادی الاول	پتہ درج نہیں	= = = = =
۳۱۶	۱	۲۸	ذیقعدہ	مولانا سلطان احمد خان از شہر محلہ بہاری پور	
۱۱۷	۱۱	۲	رمضان	از وطن	= = = = =
۱۹۴	۱۲	۲۹	محرم	پتہ درج نہیں	= = = = =
۶۶۳	۳	۲۲	ذیقعدہ	از نواب	= = = = =
۱۸	۳	۳	رمضان	از بریلی	= = = = =
۱۹۴	۸		تاریخ درج نہیں	از بریلی	= = = = =
۵۷۷	۱	۱۳	رمضان	حضرت محمد میاں صاحب از سیٹا پور کوٹھی حضرت محمد صادق	
۸۷	۱۰۱	۳۳	ذوالحجہ	از مار ہرہ شریف	= = = = =
۶۲۱	۴	۷	شعبان	از مار ہرہ شریف	= = = = =
۱۰۹	۱۰۲		تاریخ درج نہیں	از مار ہرہ شریف	= = = = =
۱۱۳	۴	۵	جمادی الاول	از مار ہرہ شریف	= = = = =



11	از کھنوجھو دنگر	مولانا محمد عبدالحی مدداری	11
319	از دیوانی ریاست	مولانا مفتی عبدالقادر	11 ربیع الاول 36ھ
319	از دیوانی ریاست	از دیوانی ریاست	11 ربیع الاول 36ھ
13	از دیوانی ریاست	از دیوانی ریاست	8 33ھ
290	ریاست رام پور	از دیوانی ریاست	8 28ھ
213	بجے پور مکان نواب واجد علی	مولانا محمد رکن الدین	12 36ھ
	خان صاحب		
114	بجے پور مکان نواب واجد علی	از دیوانی ریاست	9 36ھ
	خان صاحب		
341	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	ریاست الور (جماعت ثانیہ)	3 22ھ
223	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	مولانا محمد آصف صاحب	12 36ھ
515	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	15 جمادی الآخر 3ھ
29	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	9 15ھ
			15 جمادی 3ھ
126	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	از کاپور محلہ ناچ گھر قدیم	12 رمضان 9ھ
			36ھ
180	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	6 39ھ
136	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	مولانا سید محمد آصف	6 38ھ
	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	15 شعبان 6ھ
			39ھ
28	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	از کاپور محلہ فیمل خانہ قدیم	6 2ھ
			38ھ

133	از مارہرہ شریف	از کھنوجھو دنگر	12 32ھ
238	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	9 صفر 36ھ
119	از ملک بنگالہ ضلع نصیر آباد	از کھنوجھو دنگر	8 22ھ
125	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	15 صفر 36ھ
239	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	30 ربیع الاول 36ھ
292	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	8 38ھ
20	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	15 صفر 39ھ
152	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	13 جمادی 9ھ
			13 جمادی 9ھ
130	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	3 22ھ
455	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	3 22ھ
53	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	3 22ھ
6	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	6 22ھ
23	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	12 رمضان 52ھ
25	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	11 25ھ
536	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	12 رمضان 33ھ
516	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	12 رمضان 52ھ
44	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	12 جمادی 10ھ
			12 جمادی 10ھ
153	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	3 ربیع 10ھ
			16 الاول 16ھ
143	از کھنوجھو دنگر	از کھنوجھو دنگر	11 13ھ

۶۱۷	۵	۲۸ رمضان	== == == ==	از جوہر ملا ٹولہ
۳۸				
۱۱۰		ربیع الاول		مولانا سید سلیمان اشرف از پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج
۳۹				بہاری
۱۲۳	۸	۲۳ شعبان	== == == ==	از پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج
۳۳				
۱۴۶	۶	۲ شعبان		مولانا دیدار علی صاحب از اکبر آباد
۳۵				لوری
۱۵۵	۱۲	۲ شعبان ۳۸	== == == ==	از اکبر آباد
۱۳۶	۶	۱۲ جمادی الاخر		مولانا محمد شفیع احمد صاحب از کنوڑہ ضلع ہوشیار پور
۳۶				
۳۸	۶	۱ اشوال ۳۹		مولانا عرفان علی صاحب از میلوہ ضلع پٹی بھیت
				رضوی
۳۰۰	۷	۶ ذی الحجہ ۱۹		مولانا ہدایت اللہ خاں از رام پور
۳۸۵	۷	۲۰ ربیع الاخر		مولانا ہدایت الرسول از رام پور
۳۲				
۳۴۰	۷	۶ ذیقعدہ		مولانا لطف اللہ صاحب از رام پور
۲۶				
۵۹۸	۷	۲۳ صفر ۲۲		مولانا محمد سلامت اللہ از رام پور
۵۳۷	۷	تو ربیع الاول		مولانا عبداللہ صاحب از علیگڑھ مدرسہ العلوم
۳۷				
۹۱	۵	۵ رجب		مولانا مفتاح احمد صاحب از امیر شریف محلہ لاکن کوٹھری
۳۸				
۱۱۷				مولانا عبدالمسیح از میرٹھ لال کرتی
۳۱۹	۱۱	ج		مفتی کچھری ایرانی ریاست
۱۳	۸	۳۳		مفتی عبدالقادر ریاست

۹۳	۱۱	۱۲۹۸ھ		حضرت سید ابوالحسنین احمد مارہرہ
				لوری
۲۷	۸	۱۲۹۸ھ	== == == ==	از مارہرہ
۱۷۵	۳	۱۳۱۲ھ	== == == ==	از مارہرہ
۳۸۶	۳	۱۳ جمادی		مولانا سید حسین حیدر میاں از گوئدہ ہراج محلہ چھاؤنی
۹۷				
۱۶۵	۵	۱۶ ذی الحجہ ۲۵		مولانا ابوالحسنین مولانا از پٹنہ
				خیاب الدین
۳۸۹	۴	۲ ذیقعدہ ۲۹		مولانا حضرت سید حامد از ممبئی محلہ سایان متصل کراٹھ
				حسین میاں مارکیٹ
۱۶	۴	۲۵ جمادی الاول		مولانا حامد حسین صاحب از ہردوئی
۲۲				
۲۲۲	۴	۱۶ اشوال ۳۱		مولانا سید حامد حسن میاں از مارہرہ شریف
۲۲۱	۱۰	۲۲ ربیع الاخر ۱۰		مولانا ریاست علی از شاہجہاں پور
۳۱				
۲۲	۱۰	۱۰ رجب ۳۰		مولانا حکیم امجد علی صاحب از شاہجہاں پور
۵۰۸	۳	۸ رمضان ۳۱		مولانا حکیم امجد علی صاحب از شاہجہاں پور
۷۳	۹	۲ ربیع الاول		مولانا سید غلام قطب از شہر محلہ پاس منڈی
۳۹				الدین
۷۸	۹	۴ ربیع الاول	== == == ==	از شہر بریلی
۳۹				
۲۵	۶	۴ رجب ۳۲		مولانا احمد مختار صاحب از مانڈے سورکی مسجد ملک برما
				صدیقی
۳۷	۶	۲ رمضان		مولانا عبدالاول صاحب از جوہر ملا ٹولہ
۳۵				



مفتی عبدالقادر خاں	راپنور	۲۸ھ	۸	۳۹۰
مولانا احمد مختار میرٹھی	۸ شعبان	۵	۱۳۰	
قاضی غلام گیلانی	دموراجی کاٹھیاوار	۷ صفر ۳۹ھ	۳	۶۹
حضرت مفتی محمد برہان الحق	دموراجی کاٹھیاوار	۳۵ھ	۲	۳۱۶
جبل پوری				
مولانا عبدالسیح لاہوری	ازکمپ میرٹھ لال کرتی	۲۰ رمضان ۱۱ھ	۸	۱۹۷
مولانا امام الدین جیسید ریاست جموں		۳۱ھ	۸	۳۵۶
غلام قادر شاہ				
سید احمد اشرف میاں	الاحیدر آباد دکن	۱۳ھ	۸	۳۸۰
حضرت سید میر حسن	سجادہ نشین مارہڑہ مظہرہ	۲۹ھ	۸	۳۹۱
علامہ احمد حسن کانپوری	مدرس اعلیٰ مدرسہ فیض عام کانپور	۱۳ھ	۸	۳۹۸
مولانا غلام محی الدین	قصبہ جام نگر علاقہ کاٹھیاوار	۱۸ شعبان	۶	۳۸۰
		۳۹ھ		
مولانا ظفر الدین بہاری	ازآراہ محلہ قمری	۱۶ جمادی	۹	۳۳۵
		الاول ۳۵ھ		
مولانا ظفر الدین بہاری	ازآراہ محلہ قمری	۹ جمادی الاول	۹	۳۳۶
		۳۵ھ		
مولانا عبدالعلی مدراسی	ازلکھنؤ ونگر	۷ صفر ۱۳ھ	۹	۲۳۲
مولانا عبداللہ ڈوگی صاحب	ازلاہور	۲۳ شعبان	۹	۳۱۸
		۲۳ھ		
= = = =	ازلاہور	۷	۳۱۹	
= = = =	ازلاہور	۵	۳۰	
= = = =	ازلاہور	۸	۳۱	

## مجدد اسلام علیہ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ

ابوالکلام مولانا محمد اللہ یار اشرفی قادری

یہ ایک حقیقت ہے کہ زندگی کی سطح پر عزم و عمل اثبات و استقلال کی موجیں تسلسل سے ابھرتی ہیں اور انہیں سے حیات انسانی کی وسعتوں اور گہرائیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ پھر جب عزم و عمل کا یہ موج ختم ہو جاتا ہے تو زندگی کی شور و شمس موت کی آغوش میں آسودہ نظر آتی ہیں اور حیات انسانی کا ارتقائی رشتہ منقطع ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ان فرض نصب العین کی بلندی عزم و عمل کی ہم آہنگی اور گفتار و کردار کا ارتباط ہی انسان کو ابدی عفت و دائمی بزرگی اور حقیقی کامرانی عطا کرتا ہے۔ گویا یہ ایک فطری ضرورت ہے کہ انسانی زندگی کو تسلسل کے ساتھ عزم و عمل اور گفتار و کردار کی صالح قوتوں سے مربوط رکھا جائے تاکہ مقصد زندگی کسی وقت بھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ اور عزم و عمل کی حدت و جزارت میں کبھی فرق نہ آئے۔ یہ فطری ضرورت ہے اور فطری ضرورت کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ انسانی معاشرہ کی فلاح و بہبود، ترقی و خوشحالی کامرانی و کامیابی کے لیے ایسے صالح افراد عطا کرتا ہے۔ جو نہ صرف خود بیکر عزم و عمل ہوتے ہیں بلکہ ان کی ذات سے ان کے وجود سے دوسروں کو بھی جہد مسلسل کا پیغام ملتا ہے اور نہایت صبر و استقلال اور عزیمت و استقامت کے ساتھ اصلاح امت اور احیائے سنت و شریعت کا اہم ترین فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ان کی صالح زندگی سے قلوب کو ایمان و ایقان کی روشنی ملتی ہے۔ اور ان کے علمی، سیاسی اور مجاہدانہ کارناموں سے معاشرے کی رگ و پے میں جوش و خروش عمل کے شرارے رقص کرتے ہیں۔

علیہ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کا شمار ایسے ہی یگانہ روزگار مصلحین امت میں ہوتا ہے۔ جن کے ایمان افروز واقعات و کارناموں سے قرون اولیٰ (صحابہ کرام) کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوتی ہے اور جن کی زندگی مثالی ہے۔ لاکھوں طالبان راہ معرفت نے روشنی و ہدایت حاصل کی۔ قارئین حضرات سیدی اعلیٰ حضرت عبدالعظیمی محمد احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس بیکر صداقت اس

اس علمی کا گداہوں میں جس میں مانجے تاجدار پھرتے ہیں  
بول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں  
علیٰ حضرت محمد احمد رضا اس نعت خوان رسول کا نام ہے۔ جسے حافظ، جامی، بصری بلکہ حسان  
نہیں تو بے جان ہوگا۔ آج ہم اگر ماضی و حال کا جائزہ لیں۔ اور شعراء کو دیکھیں ان کے کلام و سخن کا  
تجزیہ کریں تو شاذ و نادر ایسے اہل سخن ملیں گے جن کے کلام کی پرواز اعلیٰ حضرت کی رفعت سخن تک  
پہنچ سکے گی۔ بلکہ اکثر کلام رطب و یابس افراط و تفریط میں ملوث نظر آئیں گے مگر علیٰ حضرت کا کوئی  
شعر انسانی کیف و جذبات کے باوجود خلاف شرع نہ ہو۔ اور جب تمثیلات و تشبیہات، اشارات و  
کلیات و کایات و استعارات کا نجوم ہوتا ہے تو آپ کے اشعار ایک عجیب حیات آفریں کیفیت  
اختیار کر جاتے ہیں۔

سنان ہے یا مہر سایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں شب زلف یا مشک خنایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں  
ملنے لگے ان کو کہا قمری نے سرو جانفرا حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں  
اور پھر سلاست و لطافت تو آپ کے آستانہ کی باندی نظر آتی ہے۔ اور اس پر محبت کی فراوانی  
قابل رشک جاں نوازی پیدا کر دیتی ہے۔

لہا سے اتارو۔ راہگور کو خبر نہ ہو جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو  
کایا مرے جگر سے غم روزگار کا یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ وہ  
لے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھگ جائے یوں دل میں آ کہ دیدہ تر کو خبر نہ ہو  
اعلیٰ حضرت اس محقق اور مفسر کا نام ہے جس کے علمی کارنامے انگنت و بے شمار ہیں اور جو  
نہایت ان کے ترجمہ قرآن کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں یہ ترجمہ تمام معتبر تفاسیر کا خلاصہ ہے۔

آرام اور سادہ عبارت میں حقائق و معارف کے خزینہ سمو کے رکھ دیئے ہیں۔ اس ترجمہ میں رازی  
کی روشنیوں ہیں، غزالی کا تصوف ہے، جامی کی وارفتگی ہے نعمان کا تفقہ ہے ایلوی کی دقت ہے۔  
مفسر کی تحریروں پر نظر پڑتی ہے تو ذہن کے اندر ایک ایسی شہیدہ ابھرتی ہے جس کی آنکھوں  
نماز و قیام، لبوں پر ملکوتی تبسم، چہرہ ایسے جیسے کھلا ہوا قرآن، گفتار میں علی مرتضیٰ کی حلاوت،

و قارمنا انت اس عالم دین متین اس حامل علم و یقین کا نام ہے۔ جسے و علمتہ من لدنا کی تعبیر اور  
انما یخشى الله من عباده العلماء کی تصویر اور والواسخون فی العلم کی تفسیر کہیں تو بے  
جانہ ہو گا کی تو یہ ہے۔

تمھاری شان میں جو کچھ کہیں اس سے سوا تم ہو قسم سے جان عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو  
(مولانا عبدالعلیم صدیقی)  
کے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روح قرآنی  
(اقبال)

علیٰ حضرت محمد احمد رضا، اس صاحب طرز ادیب، اس پر جوش اہل قلم، اس حق گو سپاہی کا نام  
ہے جس کا شہرہ فرس و تا عرش گونجا جس کی دھوم اکناف عالم میں لہرائی جس کی حق گوئی نے منافقت  
کے قلعے مسمار کر دیئے جس نے کبھی تملق و چاپلوسی سے کام نہیں لیا جس کا قلم کبھی منافقت و ریا  
کاری، خوشامد و مصلحت اندیشی کی غلاطت سے آلودہ نہیں ہوا۔ جس نے کبھی کسی راجہ، نواب، امیر،  
وزیر اور مشیر کے در و دولت پر جبہ سائی نہیں کی۔ جس کے زور قلم نے عرب و عجم کی باطل قوتوں کو  
لٹکارا۔ جس نے کینہ پرور سازشی سینوں کے جھپٹنے اڑا دیئے جس کے بے پناہ سیل رواں کے  
آگے حرص و آرزو طمع و لالچ کا بند نہ باندھا جا سکا۔ جس نے پچاس سے زائد علوم و فنون پر ایک ہزار  
سے زائد ضخیم کتابیں اور سائل لکھے جو پھر بھی یہی کہتا رہا۔

رشک قبر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں ذرہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں  
علیٰ حضرت محمد احمد رضا اس عاشق رسول کا نام ہے جس کی زندگی کی کوئی سانس اس کی حیات  
کا کوئی لمحہ اس کے ہوش کا کوئی پل عشق کی رعنائیوں سے خالی نہیں اور وہ تمام زندگی یہی فرماتے  
رہے۔

ٹھو کریں کھاتے پھر و گے ان کے در پر پڑ ہو قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا  
اور جب عشق مصطفیٰ ﷺ اپنی تجلیات کا دامن وسیع کرتا ہے۔ اور جب محبت کی ٹیکراں لہریں  
اپنی آغوش میں بھینچ لیتی ہیں تو بے اختیار پکارا اٹھتا ہے۔



کردار میں ابو ذر کا استثناء نفس میں گرمی صدیق انداز میں بلا کی تاب۔ الغرض اعلیٰ حضرت کی شخصیت کیا ہے۔ گویا انجمن عشاق مصطفیٰ کا ایک جامع عنوان ہے آئیے اب آپ کے سامنے تاجر اعلیٰ حضرت کی خصوصیات میں سے ایک جھلک پیش کریں۔ آپ نے بے خودی کی حالت میں تاجر کیا ہے۔ نیاز مندی و عقیدہ مندی کے ساتھ تو قیور رسالت کے جذبے سے معمور ہو کر دار فقی عشق سے قلم اٹھایا ہے لہذا قرآن کریم کی آیات مقدسہ کا یہ ترجمہ قلب مضطر کے لیے باعث راحت و سکون ہوگا۔

۱۔ اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرما دے۔

۲۔ تمہیں اپنی محبت میں وارفتہ پایا تو راہ دی۔

۳۔ اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کی آزمائش کی۔

۴۔ تاکہ اللہ تمہارے سبب تمہارے اگلوں اور تمہارے پیچلوں کے گناہ معاف فرمائے۔

برادران اسلام!

ان آیات کے ترجمہ سے آپ اندازہ کریں کہ عصمت انبیاء اور مقام مصطفیٰ کا تحفظ اعلیٰ حضرت نے کس پیرائے کے ساتھ کیا۔ حقیقت ہے۔

ہر ایک پھول بجائے خود ایک گلشن ہے میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

قارئین! اشاروں میں بیان کرنے کے دن باقی نہیں راستان اب صاف لفظوں میں سنائی

چاہیے۔

اعلیٰ حضرت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے ۴ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا اور چھ سال کی عمر شریف تھی کہ ماہ ربیع الاول میں کثیر مجمع کے سامنے رسالہ میلاد شریف منبر پر بیٹھ کر بے تکلف پڑھا۔ اور پونے چودہ سال کی عمر میں یعنی ۱۲۸۶ھ میں دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کی اور فتویٰ نویسی پر مامور کیے گئے۔ جس کو آپ عمر عزیز کے آخری دم تک بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ ۱۲۹۴ھ میں حضرت شاہ آل رسول کے دست مبارک پر بیعت کی اور سلاسل اربعہ کی اجازت و خلافت اور علم حدیث کی سند حاصل کی۔ سند

اپنے والد ماجد کی رفاقت میں حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے، اور وہاں کے مشہور علما شافعیہ حنفیہ وغیرہم سے علوم حدیث، فقہ، اصول تفسیر کی سندیں بھی حاصل کیں۔ مقام ابراہیم میں ایک مرتبہ نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو امام شافعیہ حسین ابن صالح جمیل اللیل اعلیٰ حضرت کو بغیر سابق تعارف کے ہاتھ پکڑ کر مکان لے گئے اور در تک اعلیٰ حضرت کی پیشانی پر ہاتھ رکھے رہے اور فرمایا انی لاجلہ نور اللہ من هذا الجبین۔ میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھ رہا ہوں۔ انھوں نے ازراہ شفقت صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص سے مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا تمہارا نام ہم نے ضیاء الدین احمد رکھا۔ ذالک فضل اللہ بوقتہ من یشاء۔

قارئین حضرات! یہ اس وقت کی بات ہے جب برصغیر کا ذرہ ذرہ خونچکان تھا۔ فضا کی بے کراں وسعتوں میں بارود و خون کی بورچی ہو چکی تھی۔ لہلہاتی کھیتیاں جل چکی تھیں۔ سبز و شاداب باغ ویران ہو چکے تھے۔ ہستی کھیتی آبادیاں اجڑ چکی تھیں۔ ہرے بھرے گلستاں جھلس گئے تھے حسین قہقہوں سے محلات کھنڈر بن گئے تھے۔ مہکتے مہکتے پھول پامال کر دیئے گئے تھے۔ کتنی دکنی کلیاں مسل دی گئی تھیں۔ رسول اللہ کے شیدائیوں کے ولولہ انگیز شیران نعرے عرشوں کی محو آنگھوں میں جا سوئے تھے۔ جب بہادر حیدر علی کے بیٹے سلطان فتح علی ٹیپو کا اہنی حصار ٹوٹ چکا تھا جب نواب سراج الدولہ کے بے باک نعرے اور پر جوش قیادت دم توڑ گئی تھی جب اسلامیان ہند کے عظیم مجاہد مولانا فضل حق خیر آبادی شہید کی گونج ختم ہو چکی تھی ملت کے وقیع و فحیح سپاہی مولانا عنایت احمد کاکوروی اور مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی کے باجبروت سرکائے جا چکے تھے۔ جب سیدنا محمد الف ثانی کی جرات آموزی لوگ بھولے جا رہے تھے۔ جب جزل بخت خاں کی پر جوش لٹکڑوں کو غداریاں نگل چکی ہیں۔ جب ناامیدیوں کا سیلاب امنڈ رہا تھا۔ جب مایوسیوں کی گھٹا چھا رہی تھی جب مسلم معاشرہ میں یہودیوں کے ذہن کا ایک گروہ اپنے نمائشی اسلام کے چلن میں بیٹھ کر حق پرست مسلمانوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے ہوئے تھا اور اپنی بد عقیدگی و کج فہمی سے منصب رسالت کی توقیر و تسلیم کی دھجیاں بکھیر رہا تھا اور عصمت انبیاء کو مجروح کرنے کی ناپاک سعی میں مصروف تھا۔ جب نام نہاد مجاہد کہلانے والے مولویوں کا ایک گروہ انگریزوں کی دوستی کو غنیمت، بددینی سرکار کو رحمت اور ہندوؤں سے تعلقات کو راہ نجات سمجھ رہا تھا۔ اسی دور کش مکش میں سیدی اعلیٰ حضرت زبور علم سے آراستہ ہوئے اور پھر حریت و حق گوئی کا ایک ولولہ انگیز دور شروع ہو گیا۔



بلا تبصرہ

دارالعلوم نے مہاتما گاندھی کی قیادت میں جدوجہد آزادی سے تعاون کیا انڈین نیشنل کانگریس اور دارالعلوم دیوبند ایک ہی دور میں قائم ہوئے۔

## دارالعلوم دیوبند میں اندرا گاندھی کے خطاب کا مکمل متن

جناب صدر اور محترم حاضرین!

مجھے خوشی ہے کہ اس جشن میں شرکت کے لیے بڑے بڑے عالم، فاضل دوسرے ممالک کے نمائندے اور ہمارے اپنے ملک کے دور دراز علاقوں سے لوگ آئے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دارالعلوم کو علوم اسلامیہ میں کیا خاص مقام حاصل ہے۔ میں اسے ہندوستان کی سرکار اور عوام کی جانب سے اظہار عقیدت پیش کرتی ہیں۔ یہ ادارہ ملک کی قومی بیداری اور نوآبادیاتی حکمرانوں کے خلاف جہاد کا ہی نتیجہ تھا۔ ۱۸۵۷ء میں ہمارے ملک میں ہیرونی طاقت کو نکالنے اور دوبارہ آزادی حاصل کرنے کے لیے ایک بڑی بغاوت ہوئی۔ وہ بغاوت اگرچہ سیاسی طور پر کامیاب نہ ہوئی لیکن اس نے ہماری قوم میں از سر نو ثقافت اور فلاح کی ایک نئی روح پھونک دی۔

ہندوستانیوں کو ہندوستانی ہونے کا جذبہ محسوس ہوا اور انہوں نے سیاسی، تعلیمی اور تمدنی آزادی حاصل کرنے کا جذبہ کیا۔ اس وقت ان کا جوش پورے عروج پر تھا۔ اعلیٰ اور دوراندیش مفکرین، سماجی مصلح شعراء اور صوفیائے کرام میدان میں آ گئے۔ دارالعلوم بھی ان میں سے ایک تھا۔ انڈین نیشنل کانگریس بھی انہی دنوں ظہور میں آئی یہ انفرادی اور اجتماعی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہی تھا کہ ہندوستان نے دوبارہ مکمل آزادی ۱۹۴۷ء میں حاصل کی۔

دارالعلوم نے مہاتما گاندھی کی قیادت میں بالواسطہ جدوجہد آزادی میں تعاون کیا۔ اسی ادارہ نے قومی جذبے کو بیدار کرنے میں بیحد امدادی اور یہاں کے مدبرین و مصلحین نے اپنا اور ملک کا نام اسلامی دنیا میں روشن کیا۔ اس سال اسلامی جہری کا 4100 واں سال مکمل ہوا ہے اس موقع پر ہمیں پورے عالم اسلام کے گرو و پیش نظر ڈالنی ہے اور محسوس کرنا ہے کہ اس نے عظمت، انسانی برابری اور برائی نوع انسان کی فلاح کے لیے کیا مدد کی ہے۔

دنیا کے بہت سے مذاہب نے ہندوستان میں جنم لیا ہے جیسے ہندو ازم، بدھ ازم، جین ازم اور سکھ

وہل وغریب کے پردے نوج لیے گئے مکاری و دیا کاری کی نقابیں کھینچ لی گئیں۔

برادران اسلام! یہ وہ دور تھا جب ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ بلند ہو رہا تھا، مومن مشرک ایک قوم کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یعنی کفر و اسلام نور و ظلمت حلال و حرام ایک ہیں ایک رہیں گے کی کٹھا زوروں پر پتھی یہ گردہ ایک طرف جہاد پر چار ہا تھا اور دوسری طرف انگریزوں کی دھوکا اڑا رہا تھا جب کانگریسی علماء بت پرست ہندو لیڈروں کو خانہ خدا میں بیٹھا کر ان کی دلجوئی کرنا فرض مین سمجھتے تھے۔ جب بھارت کی نقاب پوش سیاست ان پر مسلط تھی۔ اعلیٰ حضرت پوری جرأت کے ساتھ ان کے دھرم کا پول کھول رہے تھے۔ اور مرد حق مجدد حق کا نعرہ حق افق تا افق گونج رہا تھا۔

۱۔ موالات مشرکین ۲۔ معاہدہ مشرکین ۳۔ استقامت بمشرکین ۴۔ مسجدوں میں اعلائے مشرکین

ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے۔ اندکے پیش تو گفتگو غم دل تر سیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است آپ نے فرمایا خبردار

بھی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے گیسیم بوذر و دلق و الیسی و چادر زہراء لاتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء دیکھنا میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا۔ والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض انما المشرکون نجس واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ۔ بعض مؤمنین و مؤمنات ایک دوسرے کے ولی و دوست ہیں۔ بے شک مشرک ناپاک اے لوگو! اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو راضی کرو۔

اعلیٰ حضرت نے ملک کی گندی اور مخلوط سیاست سے دامن بچا کر پاکیزہ سیاست کو اپنایا۔ اسلام کی برتری و جمیع مسلمانان کی بہتری کے لیے ہمیشہ سینہ سپر رہے۔ مسلم لیگ نے بعد میں جو دو قومی نظریہ پیش کیا۔ اعلیٰ حضرت بہت پہلے اس کی رہنمائی فرما چکے تھے۔ حالانکہ اس وقت ہندوستان کی سیاست پیچیدہ اور الجھی ہوئی تھی۔ سلطنت مغلیہ کا چراغ گل ہو چکا تھا۔ طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ امن مفقود تھا۔ مسلمان انگریز کے مشق ستم بنے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام فتنوں اور لیڈروں کی آمدھی کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو دشمنوں کی سازشوں سے خبردار کیا۔ بخدا اعلیٰ حضرت نے

تیکم دیا پیالہ مئے بر ملا دیا ساقی نے التفات کا دریا بہا دیا



ازم۔ دوسرے جیسے زردشتیت، عیسائیت اور اسلام ہمارے ہمسایہ ملکوں سے وارد ہوئے ہم نے کبھی بھی ان کو بیرونی مذاہب نہیں سمجھا ہم اسلام کو ہندوستان کا ایک مذہب تصور کرتے ہیں تقریباً ۶ کروڑ ہندوستانی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر عمل پیرا ہیں اور دوسرے اس کا احترام کرتے ہیں ہمیں فخر ہے کہ ہندوستانی روایت و تقویم جسے ہم قوم جدید سے تعبیر کر رہے ہیں ان کی خاصیت ہر مذہب کا برابر احترام کرتا رہا ہے۔ ۲۲ صدی مسیحی عظیم شہنشاہ اشوک نے فرمایا تھا کہ جو کوئی دوسرے کے مذہب کا احترام نہیں کرتا وہ واقعی اپنے مذہب کا بھی احترام نہیں کر سکتا۔ یہ صرف برداشت کا جذبہ ہی ہے جس اس آج کی مشکلات بھری دنیا میں امن قائم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

اسلامی فلسفہ اور تہذیب و تمدن جو مختلف اسلامی ذہن اپنے ساتھ لیکر ہندوستان میں وارد ہوئے انہوں نے ہندوستان کو مضبوط ترین کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ مختلف خیالات ایک بڑی طاقت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں جس طرح مختلف دھاتوں کا مجموعہ ان دھاتوں سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے اسی طرح جب مختلف لوگوں کے گروہ یا مختلف خیالات ایک ساتھ آتے ہیں تو بعض اوقات ٹکراؤ ہوتا ہے لیکن اکثر باہمی ملاپ سے مشیت تخلیق ہوتی ہے۔ اسلامی تدبیر اور قدیم ہندوستان معاشرے نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نئے اذہان پیدا کیے عظیم مسلمان شاعروں کی تخلیق و مناجات ہندوستانیوں نے اپنائے ہیں اور ان کو روزمرہ کی گفتگو میں جذب کر لیا ہے۔ صدیوں سے دیگر اسلامی دنیا کے ماہرین علم و فنون و صاحبان ادب نے ہندوستان میں اپنا گھر بنایا اس سرزمین میں کافی زندگی بسر کی۔ ان میں سے بہت سے نہ صرف ہماری زندگی پر نقش چھوڑ گئے بلکہ ہماری سرزمین پر بھی نقش چھوڑ گئے ہیں میں اس موقع پر ہندوستانی تہذیب کی گلکاری کے اہم حصص کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ ایک بار پھر میں ہندوستانی عوام کی طرف سے اس عظیم ادارہ کے صد سالہ جشن پر مبارکباد پیش کرتی ہوں میں امید کرتی ہوں کہ یہ ہندوستان اور دنیائے اسلام کی خدمات نمایاں طور پر سرانجام دیتا رہے گا۔

(بشکریہفت روزہ افق کراچی ۲۱ مئی ۱۹۸۰ء)

اہل سنت بے سبب نازاں نہیں ان کی قسمت میں ہے دیدار رضا  
منظر اسلام کو کرتا ہے پیش قابل تحسین ہے انوار رضا  
سید عارف محمود مجبور رضوی (گجرات)

## مشائخ بھرچونڈی شریف سندھ کے فاضل بریلوی سے روابط

علامہ صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری، ایم۔ اے

تاریخ شاہد ہے کہ سندھ کو باب الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اس کی سرزمین سے علماء، فقہاء، محدثین اور تصوفیاء کی ایسی کھپ میدان عمل میں آئی جس کے دم قدم سے اسلام کے چمن میں بہار آگئی۔ حضرت بایزید بسطامی کے استاذ اور شیخ، شیخ ابوعلی سندھی ہوں کہ حدیث و مغازی کے امام شیخ ابو معشریح المدنی (م ۱۵۰ھ) فقہ میں ایک مستقل مسلک کے امام شیخ الاسلام عبدالرحمن بن عمر اوزاعی (۱۵۶ھ) ہوں کہ علم حدیث کے معروف عالم شیخ محمد حیات سندھی (م ۱۱۶۳ھ) اسی طرح ملا معین مخصوی اور مخدوم محمد ہاشم مخصوی ہوں یا حاجی فقیر اللہ علوی ابو الفضل اور فیضی ایسے نکتہ سنج، یہ تمام لوگ سندھ کی خاک سے اٹھے۔

ان بزرگوں کے دم قدم سے چند چیزیں سندھی مسلمان کے خون میں اس طرح رنج بس گئیں کہ صدیوں کے مادی طوفان آج تک اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ ان میں حبیب خدا، سرور انبیاء علیہ السلام کی ذات گرامی سے والہانہ محبت خانوادہ نبوت سے بے پناہ عقیدت اور اولیاء اللہ سے وابستگی سرفہرست ہیں۔ انگریزی استعمار کے خلاف جدوجہد اور تحریک پاکستان میں مسلمانان سندھ کی مردانہ وار جدوجہد ہماری ملی تاریخ کا قابل فخر باب ہے۔

سندھ کی اسلامی تاریخ جس عنوان سے بھی مرتب ہو، مشہور عالم خانقاہ ”بھرچونڈی شریف“ کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔ انگریزی سامراج کے خلاف آخری اور فیصلہ کن جدوجہد کا سارا مسئلہ حافظ الامت، صدیق الملت، سید العارفین حافظ محمد صدیق علیہ الرحمہ (۱۲۳۳-۱۳۰۸ھ) کی ہتھی میں تیار ہوا۔ سندھ کو دارالحرب قرار دے کر بعض لیڈروں نے افغانستان کی طرف ہجرت کرنے کا نعرہ بلند کیا۔ سادہ لوح لوگ اپنی چاندیادیں اونے پونے بیچ کر کابل روانہ ہونا شروع ہوئے تو حافظ الملت کے



جانشین حضرت حافظ محمد عبداللہ علیہ الرحمہ (۱۲۸۳ھ - ۱۳۳۶ء) میں وہ صاحب بصیرت بزرگ تھے جنہوں نے فوراً فاضل بریلوی سے رابطہ قائم کیا اور فتویٰ منگوا کر پورے سندھ میں بڑے پیمانے پر اس کی تشہیر کرائی کہ ہندوستان دارالحرب نہیں ہے۔ اپنی ہزار ہا وراثت اور دعویٰ داری کو چھوڑ کر ہجرت کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ سندھ کی بڑی اکثریت نقصان مایہ و شامت ہمسایہ سے بچ گئی۔ اسی طرح تحریک پاکستان کا مرحلہ آیا تو حافظ اہلسنت کے پوتے اور حضرت حافظ محمد عبداللہ کے لخت جگر اور جانشین مجاہد اسلام حضرت پیر عبدالرحمن نے تاریخی کردار ادا کیا۔

فاضل بریلوی اور بھرچوٹڈی شریف کے شیخ ثانی حضرت حافظ محمد عبداللہ تقریباً ہم عصر ہیں۔ ہم عصری جو بجائے خود بڑی آزمائش ہے پھر آج سے نصف صدی قبل ذرائع ابلاغ کی حالت کا اندازہ بھی کر لینا چاہیے۔ یہ ساری باتیں سامنے رکھ کر سندھ کے ایک دور افتادہ گاؤں ڈیرکی (ڈیرکی کو چند سال قبل اہمیت حاصل ہوئی ہے) میں ایک خانقاہ کے ماحول میں رہنے والے بزرگ کی مردم شناسی اور ملکی شخصیات سے واقفیت پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل کے علاوہ اہم دینی اور ملکی مسائل کے حل کے لیے بلا تکلف فاضل بریلوی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس سے بھرچوٹڈی شریف کے شیخ طریقت اور فاضل بریلوی کے مابین اعتقادی فکری اور روحانی رشتوں کی راہیں با آسانی نظر آ جاتی ہیں۔ ”یا لوگوں“ نے دارالحرب کانگرہ لگا کر ہجرت کا نعرہ لگایا تو ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ کو کائف باب اللہ فقیر عبداللہ قادری (حضرت حافظ محمد عبداللہ قادری سجادہ نشین بھرچوٹڈی شریف (م ۱۳۳۶ھ) کی طرف سے دربار عالیہ بھرچوٹڈی شریف ڈیرکی ضلع سکس سندھ سے فاضل بریلوی کی خدمت میں استفتا بھیجا یا جاتا ہے (یہ سوال وجواب فتاویٰ رضویہ جلد دوم حصہ دوم کتاب النظر والا با حد صفحہ ۳۱۵ میں چھپا ہوا موجود ہے) خط کا سرنامہ اس طرح تحریر کیا گیا ہے:

”بخدمت تاج الشہداء سراج العلماء المدققین حامی السنۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین مجدد مائتہ حاضرہ“..... سوال فارسی زبان میں ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندو سندھ کے بعض علماء ہجرت معروف پر بڑے شد و مد سے اصرار کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک ہجرت فرض ہے۔ جواب کا قائل نہیں ہے یا ہجرت نہیں کرتا وہ دائرۃ ایمان سے خارج ہے۔ فاضل بریلوی نے فارسی زبان میں ہی اس سوال کا نہایت مدلل اور تحقیقی جواب دیا ہے جس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ ہندوستان دارالحرب نہیں ہے نہ اس

سے ہجرت فرض یا واجب ہے۔

ایک اور سوال جمادی الاخرہ ۱۳۳۹ھ کو بھرچوٹڈی شریف ہی سے فاضل بریلوی کی خدمت میں بھیجا گیا۔ یہ سوال از طرف ابوالنصر فقیر سردار شاہ (فتاویٰ رضویہ میں غلطی سے سردار شاہ چھپ گیا ہے) کے عنوان سے بھیجا گیا۔ یہ سوال نکاح صغیرہ کے بارے میں ہے۔

ابوالنصر سردار شاہ راقم الحروف کے حقیقی جد امجد اور بھرچوٹڈی شریف شیخ ثانی حضرت حافظ محمد عبداللہ کے خلیفہ مازون شیخ المشائخ حضرت ابوالنصر سید سردار شاہ قادری علیہ الرحمہ ہیں۔ آپ اس وقت بھرچوٹڈی شریف میں مجاہد اسلام حضرت پیر عبدالرحمن کو درس نظامی کی آخری کتابیں پڑھا رہے تھے۔ جد امجد حضرت سید سردار احمد قادری علیہ الرحمہ کی اس سے پہلے مدینہ منورہ میں فاضل بریلوی سے کئی ملاقاتیں بلکہ ایک ماہ تک مسلسل صحبتیں ہو چکی تھیں۔ حضرت سید سردار احمد قادری (م ۱۳۵۱ھ) (۱۳۴۱ھ سے ۱۳۴۲ھ تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے۔ اسی اثنا میں ۱۳۴۳ھ میں فاضل بریلوی دوسری بار حج اور زیارت کے لیے حجاز مقدس تشریف لائے۔ حضرت حافظ خیر محمد صاحب سندھی مالدار (حافظ صاحب مرحوم جید عالم دین اونچے درجے کے درویش تھے۔ میں بائیس سال کی عمر میں سندھ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے۔ ساری عمر وہیں گزار دی اور مدینہ منورہ کی خاک پاک میں مدفون ہوئے۔ حضرت حافظ صاحب قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی کے بعد اہل سنت و جماعت کے لیے مرجع واموی کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ جلالی بزرگ تھے۔ مصر شام عراق اور عراق کے بڑے بڑے علماء کو میں نے حافظ صاحب کے سامنے مودب مہربان اور ان کی جاوہر کشی کرتے دیکھا ہے۔ آپ بھرچوٹڈی شریف کے شیخ ثانی حضرت حافظ محمد عبداللہ کے خلیفہ اور راقم کے جد امجد حضرت سید سردار احمد کے پیر بھائی تھے) نے مجھ سے خود بیان فرمایا کہ ”۱۳۲۳ھ میں فاضل بریلوی مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ایک ماہ کے قریب مدینہ منورہ ٹھہرے۔ عالم ربانی حضرت سید سردار احمد قادری علیہ الرحمہ نے دوسرے روز مجھے ساتھ لے کر فاضل بریلوی سے ملاقات کی پہلی ملاقات نے محبت و مودت کے ایسے بیج بوئے کہ ہر روز ظہر کی نماز کے بعد حضرت سید سردار احمد فاضل بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عصر اور مغرب کی نمازیں ان کے ساتھ ادا فرماتے۔ اس دوران ایک دفعہ حضرت سید سردار احمد نے اپنے ایک بدوی معتقد شیخ احمد جعفر کے ہاں فاضل بریلوی کی دعوت کا اہتمام کر لیا۔ اس دعوت کا انتظام و انصرام میرے ذمہ تھا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اہل عرب کے قدیم کھانے تیار کیے گئے۔ شیخ احمد جعفر کے ہاں فرشی نشست پر سارے لوگ حسب سر



اجنب بیٹھ گئے۔ فاضل بریلوی امیر مجلس تھے کہ حضرت سید سردار کے مریدوں میں سے حاجی کریم بخش مرحوم اٹھے اور اچانک درود غم سے رنڈی ہوئی آواز میں مولانا جاجی کی یہ نعت پڑھنا شروع کر دی۔ حاجی کریم بخش عاشق رسول شب بیدار صاحب درود بزرگ تھے۔

وصلی اللہ علی نور کزو شد نور ہا پیدا  
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا  
محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود  
از و شد بود ہر موجود از و شد ویدہ ہا بینا

خدا جانے جاجی صاحب کی آواز میں کیا تاثیر تھی۔ حاضرین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور کسی کو دوسرے کی خبر نہ تھی۔ فاضل بریلوی نے حاجی کریم بخش کو اپنا دو سالہ اوڑھالیا اور ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

بھرجو نڈی شریف کے شیخ ثانی حضرت حافظ محمد عبداللہ اور راقم کے چدا محمد حضرت سید سردار احمد قادری کے فاضل بریلوی سے ساری عمر برابر تعلقات رہے۔ حضرت حافظ محمد عبداللہ نے ایک موقع پر حاجی غلام محمد المعروف حامی پنجابی نامی اپنے ایک درویش کے ہاتھ کچھ تحائف بھی فاضل بریلوی کی خدمت میں بھجوائے۔ بعض لوگ تاریخ کو سچ کرنے کے لیے جان بوجھ کر فاضل بریلوی کو بریلوی فرقہ نامی ایک جماعت کا بانی قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ برصغیر میں ”اثر ابن عباس“ اور ”تقویۃ الایمان“ کے مسئلے پر ایک گروہ واضح طور پر سوادِ اعظم اور جمہور علماء سے الگ ہو گیا تھا۔ فاضل بریلوی کے ہم عصر مشائخ اور علماء جو ظاہر ہے اپنی اپنی جگہ خود لاکھوں لوگوں کے مرجع عقیدت اور صاحبانِ علم و فضل تھے۔ کسی فکری اور اعتقادی ہم آہنگی کے بغیر چونکہ فاضل بریلوی سے اپنا علمی اور اعتقادی رشتہ جوڑ رہے تھے۔ حالانکہ ان میں سے بیشتر لوگ نہ

فاضل بریلوی کے شاگرد تھے اور نہ مرید۔ یہ تنازعہ فاضل بریلوی اور دارالعلوم دیوبند سے بہت پہلے پیدا ہو گیا تھا۔ فاضل بریلوی سے ڈیڑھ سو سال پہلے پیدا ہونے والے سندھ کے مشہور عالم کار خدوم محمد ہاشم قصوی نے کس درس میں فاضل بریلوی سے علم حاصل کیا تھا؟ وہ اپنی مشہور تصنیف خزائن الروایات (چار جہا زی سائز کی بڑی بڑی جلدیں) میں تیس صفحے صرف اذان میں آنحضرت ﷺ کے اسم گرامی پر آٹھ صفحے چومنے کے جواز میں صرف کرتے ہیں۔ سندھ کے مایہ ناز عالم دین شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری ایسے عرب کے نام فکری کتبوں کا جس نے بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے وہ کسی ایک مسئلے پر تو اتنی رکھ کر بتائے جس میں شاہ فقیر اللہ

نے فاضل بریلوی سے مختلف بات کہی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ سندھ کے نامور علماء کا عمومی مزاج آج کی معروف اصطلاح میں دیوبندی نہیں۔ شروع سے بریلوی رہا یہی وجہ ہے کہ قبلہ عالم سید السادات حضرت سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ (مورث اعلیٰ خاندان پاگارا) ہوں یا سید العارفین حضرت حافظ محمد صدیق۔ ان کے اخلاف نے اپنے بزرگوں کی روایات معمولات اور نظریات کے مطابق دیوبندی بجائے اپنا اعتقادی رشتہ بریلی سے جوڑا اور یہ علمی اور اعتقادی رشتہ آج تک قائم و دائم ہے۔

خانقاہ عالیہ بھرجو نڈی شریف کا مزاج اور ماحول شروع سے علمی رہا ہے۔ سید العارفین حضرت حافظ محمد صدیق اور ان کے جانشین حضرت حافظ محمد عبداللہ نے اپنے اپنے دور میں سندھ کے بیشتر علماء کو اپنے ملتہ عقیدت میں کھینچا۔ خانقاہ میں ہر وقت علمی چرچے اہل علم کے جنگھے چھوٹے چھوٹے مسائل تک پر علماء کے مذاکرات اور تحقیق اس خانقاہ کا خاصہ رہا ہے۔ اس خانقاہ کے سجادہ نشین (حضرت حافظ محمد عبداللہ م ۱۳۶۶ھ) اور ان کے نامور خلیفہ اور خانقاہ کے مفتی اور صدر مدرس (حضرت سید سردار احمد م ۱۳۵۱ھ) جو خود جدید علماء اور فاضل بریلوی کے ہم عصر ہیں۔ ان کو کیا پڑی تھی کہ نکاح و طلاق کے مسائل سے لے کر اہم ملکی اور سیاسی مسائل کے لیے وہ فاضل بریلوی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ظاہر بات ہے کہ اس وقت برصغیر کی ایک ہزار سالہ اعتقادی اور روحانی تاریخ کی نمائندہ شخصیت فاضل بریلوی کی شخصیت تھی۔ نہ کوئی اور ایسی وجہ ہے کہ متحدہ ہندوستان کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک بغیر کسی استادی شاگردی اور پیری مریدی کے واسطے کے تمام روحانی خانوادوں اور علمی گھرانوں نے بلا حیل و حجت از خود فاضل بریلوی کو اپنی ہزار سالہ فکر اور عمل کا مسلمہ رہنما قرار دیا اور اپنے ہر مسئلے کے لیے ان سے رہنمائی حاصل کی۔

## مکتبہ فیضانِ اشرف کراچی

معیاری اور مختلف موضوعات پر کتب، کیسٹ اور CDs ہول سیل اور ریشیل میں مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

رابطہ: محمد اشفاق اشرفی Mob: 0300-8272821



ایک ایسا مضمون جو امام احمد رضاؒ کی حیات مبارکہ میں شائع ہوا تھا

حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی اور حضرت شاہجی محمد شیرمیاں  
پہلی بھتی کی نظر میں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

تحریر: حضرت شاہ محمد فضل حسن صابری فاروقی رحمانہ تعالیٰ  
ایڈیٹر: اخبار دہدہ سکندری رامپور (بھارت)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا جو مرتبہ ہے اسے تو آنکھ والوں سے پوچھیے۔ تاہم ہرگز کسی شے کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ یہ بتا سکتا ہے کہ کسی کے قصہ فضل و کمال کا کون سا درجہ کس صنعت و دست کاری سے بن سنور کر مرتب ہوا ہے بلکہ وہ تو ساری دنیا کو اپنا ہی مثل جانتا اور سمجھتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ چند چشمان عقل کے اندھے اس ملائکہ صفات بشر کے علو مرتبت میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی اس میں معاذ اللہ کسی طرح کی مرتبت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ علو کمال میں بھی چار چاند لگ جاتے ہیں۔ وہ تو وہی ہیں مگر ہم ان کے پایہ کمال کو نہیں جان سکتے..... ہم سے اچھے اچھوں نے ان کے مراتب کا لوہا مانا ہے۔ اگر انصاف کی دور بین عینک سے ملاحظہ فرمایا جائے تو عرضداشت ہذا کا ہر فقرہ منصف کو باطن کے لیے سرمۂ ضیاء و قد رتی بینائی ثابت ہوگا۔

اعلیٰ حضرت علماء حرمین کی نظر میں

۱۔ حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن دھان

حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن دھان مدرس حرم شریف مدظلہ اپنی تقریظ ”حسام الحرمین“ میں

فرماتے ہیں۔

ہم قائد ملت اسلامیہ  
چیرمین ورلڈ اسلامک مشن

اور

سربراہ متحدہ مجلس عمل

امام انقلاب حضرت علامہ مولانا

شاہ احمد نورانی صدیقی

دست  
برکاتیم العالیہ

کو سینئر اور سینٹ میں قائد حزب اختلاف  
منتخب ہونے پر



پیش کرتے ہیں

منجانب

حلقہ قادریہ و مہتممی کراچی



شہدہ غلاماء بَلَدِ الْخَرَامِ بِأَنَّ السَّيِّدَ الْفَرْدَا الْإِمَامَ۔

یعنی ان کے لیے علامہ مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار اور بے نظیر امام ہیں۔

ماشاء اللہ وبارک اللہ جس ارض مقدس کی خدائے کریم قسم یا دفرمائے وہاں کے ایک شیخ عالی مقام اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی کی نسبت "السید الفرد الامام" فرمائیں تو ہمارا کیا منہ ہے کہ ہم ایسے بے نظیر امام کی قدر و منزلت جان سکیں۔ اور ملاحظہ فرمائیے جب اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی نے رسالہ مبارکہ علم غیب مسکن بہ اسم تاریخی "الدوة المکیة بالمادة الغیبیة" تالیف فرمایا اور علامہ مکہ معظمہ میں اس کا شہرہ ہوا تو وہاں کے معظم عظیم القدر شیخ حضرت مولانا احمد ابوالخیر میرداد نے فرمایا بھیجا کہ میں اس رسالے کا مشتاق ہوں اور خود آپ کی زبان مبارک سے سننا چاہتا ہوں اور پاؤں کی معذوری کے سبب سے حاضر نہیں ہو سکتا۔ اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی تشریف لے گئے اور ایک جلسے میں رسالہ حضرت مجدد روح کو سنایا۔ حضرت موصوف نے بے حد تعریف فرمائی اور صد ہا دعائیں دیں۔ وقت رخصت اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی نے جب اس مقدس نورانی عالم کی تعظیم کے لیے جس کی عمر ستر برس سے تجاوز ہے، قدم لینا چاہے تو انھوں نے فرمایا "انسا اقبل ارجلکم اننا اقبل نعالکم"۔ یعنی میں آپ کے پاؤں چوموں میں آپ کی نعلین کو بوسہ دوں۔ جب ہم اس بیان تک پہنچتے ہیں تو ہماری مسرت کی حد نہیں رہتی۔ حضرت شیخ نے جو کچھ بھی فرمایا وہ نہایت درست فرمایا اور سچ تو یہ ہے کہ اہل فضل کی قدر و منزلت اہل فضل ہی خوب جانتے ہیں۔

کیا آج کوئی ہندوستانی عالم اس جید فاضل کے امتیاز کی نظیر رکھتا ہے؟ غالباً اس سوال کا جواب نفی میں ملے گا۔ ہاں یہ ضرور امتیاز حاصل ہوا کہ اپنے حبث باطنی و ظاہری کی تکمیل اس دیار مقدس میں کی اور علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہ اللہ فرقا وھما نے کفر کے فتوے پر رجسٹری فرما کر کہیں کا نہ رکھا۔

اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی کی ذات سے ہم کو یہ فخر کیا کم ہے کہ اشراف مکہ معظمہ آپ کی نعلین مبارک کو بوسہ دینے کی تمنا رکھتے ہیں۔ مسلمانو! یاد رکھو یہ اسی عزت و احترام کا صدقہ ہے جو اس عاشق محبوب ربانی کو مل رہا ہے جس نے تن من وھن سب خدا کے محبوب جمیل علیہ السلام کی عزت کے

لیے وقف کر دیا ہے اور مجھ سے اگر کوئی پوچھے تو میں ایمانا ہر لحظہ یہ کہنے کے لیے تیار ہوں کہ خدا کا ملنا آسان مگر حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت ہاتھ آگیا تو اس نے دنیا و مافیہا حتیٰ کہ خدائے جل جلالہ کو بھی پالیا۔ پھر خدا تک رسائی آسان اور اس کی ساری کائنات تابع فرمان۔

اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی اس مثال کے بلاشبہ سچے نمونہ ہیں ان کے ہر قول ہر فعل ہر عمل سے سلیقہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اس بات سے کبھی ہراساں نہ ہوئے کہ زید بکران کی ذاتی وجاہت پر بدعنوانی لگا لگائیں وہ تو دل سے یہ چاہتے ہیں کہ مصطفیٰ پیارے ﷺ کے نام پر اپنی، اپنے اہل و عیال کی، اپنے خاندان کی عزت و حرمت ٹار ہو تو قیامت تک روح قبر میں بھی مزے لے لے کر وجد کرے اور زبان حال اس شعر کو ادا فرمائے۔

دل جلا کر رخ محبوب کا جلوہ دیکھا

ہم نے گھر پھونک کے کیا خوب تمہارا دیکھا

اعلیٰ حضرت فقراء کی نظر میں

۱۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی (۱۲۰۸ھ)

اس پر آشوب زمانے میں حضرت تقدس مآب مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب نقشبندی گنج مراد آبادی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ ایک بے مثال بزرگ ہوئے، جن کی عظمت ہند سے لے کر عرب تک قلوب میں عزت کے ساتھ متمکن ہے اور اب وہ شیخ العرب والعجم کھکھے جاتے ہیں، یہ مراتب ہیں..... اس میں اللہ والوں کی ذات کے لیے مجھے کیا، ہر زندہ دل کو سر تسلیم خم کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑے گا۔ اس شیخ العرب والعجم نے اس ذات تقدس کا وہ احترام کیا ہے کہ آج ہم عصر و ہم پایہ سے محال و ناممکن۔

رمضان المبارک ۱۴۹۲ھ کا مبارک مہینہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی گنج مراد آباد تشریف لائے اور ایک جگہ قیام فرما کر اپنے دو ہمراہوں کو شیخ لیا رزہ کی خدمت مبارک میں بھیجا اور تاکید فرمادی کہ صرف اتنا کہنا۔

"ایک شخص بریلی سے آیا ہے ملنا چاہتا ہے۔"



حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے معاف فرمایا:

”وہ یہاں کیوں آئے ہیں، ان کے دادا اتنے بڑے عالم..... ان کے والد اتنے بڑے عالم..... اور وہ خود عالم..... فقیر کے پاس کیا دھرا ہے“

پھر نرم ہو کر بکمالی لطف فرمایا۔

بلایئے..... تشریف لائیں!!

بعد ملاقات اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس نے مجلس (میلاد) شریف کی نسبت حضرت شیخ علیہ الرحمہ سے استفسار کیا۔ ارشاد فرمایا: تم عالم ہو، پہلے تم بتاؤ۔

اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس نے فرمایا: مستحب جانتا ہوں۔

فرمایا: ”آپ لوگ اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں اور میں سنت جانتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم جو جہاد کو جاتے تھے، تو کیا کہتے تھے؟ یہی نہ کہ..... مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے..... اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اتارا..... انھوں نے یہ معجزے دکھائے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضائل دیئے۔“

اور مجلس میلاد شریف میں کیا ہوتا ہے؟ یہی بیان ہوتے ہیں جو صحابہ اس مجمع میں کرتے تھے! فرق اتنا ہے کہ تم اپنی مجلس میں لڈوا (لڈو) بانٹتے ہو، وہ اپنی مجلس میں موڑ (ینی سر) بانٹتے تھے۔

غرض حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس کو بکمال اعزاز و اکرام باہر اترام تین روز ٹھہرایا۔ ۲۹ ماہ مبارک کو زخصت کیا جب عید سر پر آگئی..... اور وقت رخصت فرشتہ محمد کے کنارے تک تشریف لائے۔

حضرت مولانا فضل الرحمن راجہ مراد آبادی کے نزدیک گستاخان رسول کا حکم۔

اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس نے درخواست کی کہ مجھے کچھ وضاحت کیجئے!

فرمایا: ”تکلیف میں جلدی نہ کرنا۔“

اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس نے دل میں یہ خیال کیا کہ ”میں تو ان کو دل میں کافر کہتا ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان انور میں گستاخی کرتے ہیں۔“

یہ خیال لاتے ہی معاف حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

”ہاں جو ادنیٰ حرف گستاخی کا شان اقدس ﷺ میں کہے، ضرور کافر کہنا، بے شک

(وہ) کافر ہے“

مولانا شاہ فضل الرحمن نقشبندی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا باہم ایک دوسرے سے اکتساب فیض

پھر حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

”ہمارا جی چاہتا ہے کہ اپنے موڑ کی ٹیپا (ٹوپی) تمھارے موڑ پر دھریں اور تمھارے موڑ کی اپنے موڑ پر دھر لیں“

اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس نے برائے ادب سر جھکا لیا۔

حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس کی کلاہ مبارک اپنے سر مقدس پر رکھ لی اور اپنی کلاہ مقدس اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس کے سر مبارک پر رکھ دی۔

جو آج تک بطور تبرک محفوظ کی گئی ہے۔

اس روایت کا نتیجہ ظاہر ہے..... کھلی و صاف بات پر خامہ فرسائی بے کار..... کیا کوئی اس عزت کی نظیر پیش کر سکتا ہے؟

حضرت شیخ علیہ الرحمہ کے لائق و اہل سجادہ نشین، حضرت قبلہ و کعبہ مولانا شاہ احمد میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے مجھے خاص طور سے شرف قدم بوسی حاصل ہے جن کے افضال و کرم کی انتہا نہیں..... اور میں بحمد اللہ اس شیخ الوقت علیہ الرحمہ کے حالات مقدس سے بھی واقف ہوں۔ وہاں تک رسائی مشکل تھی لیکن بمصادیق۔

ہر کجا چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آید

مخلوق خدا آکر اپنی امیدوں کی جھولیاں پھیلاتی تھی اور شیخ علیہ الرحمہ کو در شہوار سے ان کو بھرتا ہوتا تھا۔

مراد یہ ہے کہ مخلوق خدا چار طرف آکر گھیرتی تھی اور انھیں مجبور ہونا پڑتا تھا۔ پھر ان کی زندگی کے کارنامے صد ہا تو اہل قلم نے قلم بند فرمائے..... رہے سب لوگوں کی زبانوں پر ہیں۔

تو کہنا یہ ہے کہ کیا انھوں نے یہ افضال و اکرام کسی دوسرے عالم، فاضل یا درویش، صوفی پر بھی فرمائے یا نہیں؟

بے شک یہ عزت اعلیٰ حضرت مدظلہم الاقدس کو حاصل ہوئی۔



یہ معلوم کر کے ہمارے ہم وطن متعصب افراد اور زائد اپنے ہی پیش کی آگ میں جلے لگیں گے اور شک و تعصب کئی گنا بڑھ جائے گا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ..... الحمد للہ ہمیں ایسی صورت کا گرویدہ اور والدہ شیدائی بنایا ہے جن کی نعلین کو بوسہ دینے کے متقی علماء مکہ معظمہ اور صرف یہی نہیں بلکہ انھیں ایک بے نظیر امام بھی جاننے اور ماننے والے ہیں۔ اور طبقہ ضوفا کے ممتاز و سربراہ اور وہ شیخ ان سے ٹوپیاں بدلنے والے اور انھیں ایک پختی عالم و فاضل سمجھنے والے ہیں۔

۲۔ حضرت شاہ جی محمد شیرمیاں قادری نقشبندی پبلی بھیتی اعلیٰ حضرت و عظیم الدس کی عادت شریف تھی کہ جب پہلی بھیت تشریف لے جاتے تو حضرت جناب تقدس مآب حاجی میاں محمد شیر صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملنا ہوتا۔ وہابیوں کی حقانیت کا وسوسہ پیدا ہو جانے سے فیض کا دروازہ بند ہو گیا۔ ایک روز اعلیٰ حضرت بعد مغرب تشریف لے گئے، حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ایک آہ سرد بھری، جس کی وجہ اعلیٰ حضرت و عظیم الدس نے دریافت فرمائی تو فرمانے لگے کہ ”فیض بند ہو گیا ہے“

اعلیٰ حضرت و عظیم الدس نے فرمایا۔ ”کیا باعث؟“ ارشاد فرمایا کہ..... ”ایک دفعہ دل میں بیٹھے بیٹھے یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ کہیں کوئی بات شاید ان وہابیوں کی بھی حق ہو۔“

یہ خیال آتے ہی فیض کا دروازہ بند فرما دیا گیا ہے۔ آپ ذکر شریف حضور پر نور محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیجئے۔ اس سے فیض جاری ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت نے غوث اعظم کا ذکر کیا اور بند فیض جاری ہو گیا چنانچہ اسی وقت مجلس مبارک غوثیت ترتیب دی گئی..... بعد نماز عشاء نصف شب تک اعلیٰ حضرت و عظیم الدس نے ذکر اقدس سے حاضرین کو بہرہ یاب فرمایا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزاروں دعائیں دے کر رخصت فرمایا۔ اب تو غالباً رشک و حسد کا آسمان کو رباطنوں پر ٹوٹ پڑے گا کہ اعلیٰ حضرت و عظیم الدس نے ایک ایسے پیر کامل کا فیض جاری کر دیا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ معمولی بات ہے اعلیٰ حضرت و عظیم الدس خدا کے محبوب بندے ہیں اور خدا کے محبوب عظیم علیہ الرحمۃ و السلام کی کچھ شان کریمی بھی معلوم ہے؟

پڑھیے کلام قدسی

”كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَانِي اَنَا الطَّلَبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

یعنی سب ہماری رضا چاہتے ہیں اور ہم آپ کی رضا جوئی چاہتے ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

اور پڑھیے قرآن کریم و برہان عظیم میں فرمایا جاتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

یعنی فرمادیجئے کہ اگر تم خدا کی محبت رکھتے ہو، تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے۔

تو گزارش یہ ہے کہ جو ایسے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی ہو اور اس کے اس مقدس نام پر جواہر البشر حضرت سید آدم علیہ السلام کے لیے وسیلہ رستگاری ہو، اپنا تن من شاکر کرے..... تو ظاہر ہے کہ وہ کیا ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت پر ایک الزام اور اس کا جواب

دہی یہ بات کہ بد عقل یہ بہت جلد کہہ بیٹھتے ہیں کہ ”مولانا کو کفر کا فتویٰ خوب یاد ہے اور بہت جلد کافر بنادیتے ہیں“ اب کوئی ان سے یہ پوچھے کہ ”حضرت! شریعت تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئین مقدس ہے“

مولانا کے گھر کی شریعت نہیں..... وہ جو بھی فرماتے ہیں شریعت کی اتباع سے فرماتے ہیں..... تو یہ مولانا پر اعتراض نہیں..... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے (معاذ اللہ) بلکہ عین خدائے جل واپر..... بھلا اس حماقت کی حد بھی ہے۔

خیر مفہوم معرض تحریر میں دم بدم طوالت پذیر ہے

التماس صرف یہ ہے کہ ”اگر اس ملائک صفات بشری قدر نہ کی تو..... تو بہت ہی نادوم و پشیمان ہونا پڑے گا..... اور یاد رکھیے کہ..... ایسی صورت پھر نظر نہ آئے گی۔

خدائے کریم اہل سنت کے سپہ سالار کی عمر مبارک میں بہت سی ترقی عطا فرمائے بعد کو آسمان اہل سنت پر خدا جانے کیسے کیسے غمناک بادل امنڈ آئیں گے اور دنیائے اسلام ان کے رنج و الم میں آٹھ آٹھ آنسو بہائے گی لیکن پھر کچھ نہ ہوگا۔ اللہ کریم ہمیں عقل سلیم دے اور ہم سمجھیں کہ اعلیٰ حضرت کیا ہیں؟ اور ان کا صحیح مصرف کس طرح ہے؟

(بشکریہ مجترم مولانا محمد فاروق صاحب مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور)



## گل ہائے عقیدت

”ذکر رضا“

۱۹۲۱ء

سال وصال

۱۳۴۰ھ

۱۹۲۱ء

قطعہ تاریخ (سال وصال)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان قادری الہریلوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

”قاسم دولت عشق مصطفیٰ (۱۳۴۰ھ)“

صدر بزم اکابرین جہاں عصر حاضر کا عبقری انسان  
با خدا ، عاشق حبیب خدا عبد حق ، عبد مصطفیٰ ذی شان  
ترجمان رسالت و توحید داعی راہ سنت و قرآن  
لانہ گلستان علم و عمل وہ چین زار عشق کا ریحان  
مقصود زیست ، حفظ شان حضور خواہش سود تھی نہ فکر زیاں  
قلب و ذہن اُس کے مخزن اسرار ہیکل فقر و دانش و عرفان  
مستفید اس کے عالمان کبیر مستفیض اُس کے نام ور انسان  
اس کے ہم عصر اُس کے تھے مداح تھا عزیز امثال اور اقراں  
معترف اُس کی بے مثالی کی صاحبان فراسط ایمان  
ایک شخص اور اس قدر اوصاف یہ فقط ہے عنایت رحمان  
کب کہا حسب مرتبہ اُس کے کب لکھا اُس کی شان کے شایان  
کر سکی کم نہ اس کی عظمت کو نسج اغیار و گردش دوراں  
اُس کا سال وصال ”اوب“ سے کہا ”نازش دہر و افتخار جہاں“

۱۹۲۱ء = ۱۳۴۰ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

## جامعہ منظر اسلام کے فیض یافتہ

برہان العارفین حضرت مولانا سید علی اصغر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: صاحبزادہ سید غفران شرف گیلانی

آپ حضرت میر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور میر سید قدسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرزند تھے۔ آپ 1905ء کو علی پور سیدال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے حضرت لاثانی نے بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت مجددین و ملت شاہ احمد رضا خاں بریلوی کی خدمت میں بھیجا۔ حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خان بریلوی کے ہم سبق تھے۔ اعلیٰ حضرت آپ پر بے حد شفقت فرماتے۔ آپ کو اپنے برابر سمجھتے اور تکرار میں آپ کو برا حصہ عطا فرماتے۔ آپ نے اپنے برادر اصغر حضرت سید رضی شیرازی کو اعلیٰ حضرت کے بارے میں خط لکھا جو درج ذیل ہے۔

درویش نواز محترمی

اسلام ٹیکم! جناب کا گرامی نامہ ملا حالات معلوم ہوئے۔

ذرا دہوں آفتاب کی توصیف کیا لکھوں

مفتاح ابواب و ایات مضیاع سب بداعت مرکز دائرہ شرافت اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد مانہ حاضرہ کے حالات بیان کرنا میرا علم قاصر میرا فہم عاجز حقیقتاً اعلیٰ حضرت اپنے وقت کے مجدد تھے دنیا کے بھولے بھٹکے ہزاروں انسان ان کی ہدایت سے راہ راست پر آ گئے آپ حملہ سودا گراں میں علم کا ایک چشمہ جاری کر گئے جو کہ ابد الابد تک دنیا کو سیراب کرتا رہے گا۔ طلباء کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کہ ہم لوگ گھر آتے ہوئے روتے تھے سادات کا احترام جو وہاں دیکھا گیا ہے شام نہی اور جگہ ہو۔ ان کی سخاوت کی مثال بھی بہت کم ملے گی آپ کے حلقے میں بیٹھنے والے بے علم بھی علم و دین سے واقف ہوتے تھے۔ طبیعت میں بے حد استغنا تھا۔ امر اسے بہت کم میل جول رکھتے تھے۔ دنیا کی کوئی بات ہم نے ان کی زبان سے نہیں سنی بروقت فتاویٰ نویسی اور کتب بینی میں مصروف رہتے۔ آپ کی ساری عمر اتباع رسول میں گزری ہر ایک علم میں یگانہ تھے آپ کا سب گھرانہ عالم باعمل ہے۔ دل میں تو بہت کچھ ہے مگر لکھنا نہیں آتا۔ جو کچھ بھی میں نے لکھا ہے آپ خود اسکو اچھی طرح لکھ لیں۔ (مجددیت کے سیلاب کو روکنا بڑا کام ہے) آپ ہر



چیز کو اپنے اپنے ٹھکانے پر لکھ دیں۔

میرے پاس بھی ٹھٹھ سے لٹاؤ آیا تھا اس کا جواب بھی آپ اپنے قلم سے لکھ دیں نظر بہت کم ہو گئی ہے۔

والسلام

فقیر علی اصغر نقوی منہ علی پور

درگاہ لاٹانی

آپ ایک جید عالم دین خن شناس اور محقق ہونے کے علاوہ ایک قادر الکلام شاعر بھی

تھے۔ آپ کی ایک نعت درج ذیل ہے۔

حضور میں چشم غم رہے ہیں عجب کلیتیوں میں ہم رہے ہیں  
عجب اک بارش لطف و عطا تھی کرم سرکار کے پیچم رہے ہیں  
حدیث رستوں کا ہے خزینہ یہاں پر سرور عالم رہے ہیں  
وہ در ہے سید عالم کا جس پر سر سلطان عالم غم رہے ہیں  
دعائیں ہو گئیں مقبول ان کی جو آنسو ترجمان غم رہے ہیں  
میسر تھا ہمیں بھی قرب سرکار مگر اصغر وہ لمحے کم رہے ہیں  
آپ سیرت و صورت میں وجہ اور اپنے والد ماجد کا نمونہ کامل تھے۔ کم سنی کے عالم میں ہر  
اوصاف حمیدہ ہو یا تھے۔ چھوٹی عمر ہی میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے لہذا آپ کی پرورش آپ کے جد  
امجد حضور اچانی کے زیر سایہ ہوئی۔ حضور لاٹانی آپ پر بدرجہ کمال شفقت فرماتے تھے۔ حسن اتفاق سے  
اس زمانے میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت احمد رضا خاں بریلیوی جیسی عظیم علمی شخصیت بریلی کے محلہ  
سودا گراں میں رونق افروز تھی آپ کو انہی کے حلقہ تلامذہ میں شامل کروادیا گیا یہاں آپ نے قرآن مجید، فقہ  
تصوف اور صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی اور ذاتی مطالعہ میں پوری دسترس حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت اپنے آخری  
ایام میں جب کافی ضعیف ہو چکے تھے تو آپ کو اپنے پاس بٹھا کر تعویذات لکھواتے آپ اپنے اساتذہ اور  
تمام بزرگوں کا از حد ادب کرتے تھے۔

حدیث پاک کی رو سے جو مرد اپنا شباب و حسن رضائے الہی کے لیے وقف کر دے اللہ تعالیٰ  
اپنے فرشتوں کے سامنے اس کے بندہ حق ہونے کا اعلان فرماتا ہے۔ حضرت شاہ علی اصغر رحمہ اللہ تعالیٰ

اس کی مثالی تفسیر تھے اس دور میں بھی آپ لڈانڈ و نیوی سے بالکل کنارہ کش رہے۔ راتوں کو بیدار رہ کر یاد  
اسی میں مشغول رہتے۔ دور شباب میں ہی آپ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا۔ آپ کے حلقہ ارادت میں  
اردو کے معروف شاعر یزدانی جالندھری اور خلیق قریشی (فحش روزہ عوام لائپر) خطاط العصر سید مہدائے خلیق  
تاجوری اور معروف نعت خواں حافظ محمد یوسف گیلہ شامل تھے۔

آپ نے 86 سال کی عمر میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 19 جنوری 1991 کو وصال  
فرمایا۔ بہت سے لوگوں نے آپ کے قطعات تاریخ لکھے۔ آپ کے برادر اعظم حضرت سید ثار مقبل رضی  
شیخ الہی رحمہ اللہ نے درج ذیل تاریخیں لکھیں۔

بریلی کے	احمد رضا	خان	کا	شاگرد	ممدوح	۱۹۹۱ء
۲۵۶	۳۰	۵۳	۱۰۰۱	۶۵۱	۲۱	۵۴۵
						۹۸

شاگرد احمد رضا گرامی عالم ۱۹۹۱ء

ہاں مرا آتے رضی! لکھ دے!

نجاہ عالمی دماغ جانتے ۱۹۹۰ء

اس کے علاوہ ایک قصیدہ تاریخ بھی لکھا جو درج ذیل ہے۔

تاریخ وفات صاحبزادہ سید علی اصغر زبیرہ رحمہ اللہ حضرت سید لاٹانی

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلیوی

بے رواں دنیا سے مرویے مثال

واقف تاریخ عالم اور ادیب

خلیق و حلم و فضل کا حامل تھا وہ

واقف شرع ہی تک تھا اور وہ

شعر و حکمت میں بھی تھا عالی مقام

وہ خلیق و صاحب علم و عمل

سال فوت اس کا رضی نے یوں کہا

بے سبب تو نہیں حزان و ملال

تھا وہ افتادہ سخن و رہا کمال

صاحب علم و عمل بے قیل و قال

نافذ شعر و سخن تھا با کمال

صاحب تدبیر اور شیریں مقال

وہ در بر بھی تھا اور صاحب جمال

لکھور و سخن دل علی اصغر ہے سال

اے خلیفہ بے بدل اے شاعر شیریں مقال  
اے تار صورت محبوب زب مولائے کل  
معرفت کے لالہ گل کے مہکتے لالہ زار  
اے شہید جلوہ حق انگلیں، روگماں  
قاصد بر شرک و بدعت تیرا نصب اہمیں تھا  
اے کہ تیری ذات ہے علم و ہنر کا آبشار  
تیری نظریں ہیں ہر دم آسمان کی راز داں  
تو نے پہنا کر نمود اپنی روح کو عشق رسول  
سینہ گیند کو کذب و کبر سے یوں دھو دیا  
ہند کی دھرتی تیری نمون ہے اے ذی وقار  
تو نے لفظوں سے جلائے ہیں وہ مدت کے چراغ  
ہر جہت پہ شخصیت تیری، یہ تیرا مرتبہ  
تجھ سے لڑاں مگر ان عظمت خیر الامام

جس کے ہونٹوں پر ہیں محبوب حق کی مدحیں  
قبر پر نازل حمید اس کی ہوں پیچیم رحمتیں

صاحبزادہ حمید صاحبزادی (ریڈیو پاکستان، لاہور)

شہرہ آفاق مجموعہ نعت "صدائق بخشش" سال طباعت: ۱۴۲۵ھ

۱۴۲۵ھ

بہ الفاظ دیگر:

"نشان اینکار فکر" "چراغ بزم بزدان" "جلوہ کریم سرکار" "حق تعالیٰ عرش

طریق سلطانی پوری

بریں" "فکر، جوش و جذبہ" "فیض الابرار

## امام احمد رضا خاں قدس سرہ مدینے کی گلیوں میں

بیرون زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے۔

کوچہ محبوب خدا میں جانے کی آرزو اہل دل کے لیے ہمیشہ سرمایہ عشق و محبت رہی ہے کوئے  
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کے لیے عشاق نے جو جتن کیے ہیں ان کے نقوش ہمیں شاعروں کے  
شغروں، نعت خوانوں کے نغموں اور مدحت سراؤں کے قصاید میں جا بجا نظر آتے ہیں کوچہ جاناں سے  
آنے والی نسیم جانفزا عشاق کے لیے دم بھٹی سے کم نہیں اور شہر حبیب کو جانے والی ہوا کہیں اہل دل کہ  
جبر و فراق کے پیغام پہنچانے کا بہترین ذریعہ بنتی رہی ہیں۔

نسیم جانب بطحا گذرکن ز احوال محمد را خبر کن

کوچہ جاناں کی حاضری کے لیے دربان کی منت کشی جان گسل باد یہ بیانی تجھے ہوئے صحراؤں میں آبلہ  
پانی غار مغیلاں سے آسانی اہل دل کے محبوب و مرغوب مرا تب شاکہ کیے جاتے ہیں۔ عطار دروہی، سعدی  
و حافظ اور جامی، قدس سرہم جیسے اہل دل نے کوئے جاناں کی آرزو میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ  
اہل ذوق سے پوشیدہ نہیں ان بزرگوں کے اظہار تمنا کا انداز اتنا شیریں اور موثر ہے کہ دل چاہتا ہے کہ  
زندگی کی ساری وسعتیں کوچہ محبوب کی آرزو میں سمٹ جائیں اور کائنات کی ساری رعنائیاں راہ حبیب کی  
آبلہ پانیوں پر ٹار کر دی جائیں اگر چاہیے جذبات برنعت گو شاعر کے کلام میں چھلکتے نظر آتے ہیں جن  
سے آستان حبیب تک پہنچنے کی نشاندہی ہوتی ہے مگر اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ  
کی گلیوں میں جس انداز میں پہنچتے ہیں وہ عشق رسول کی عظمتوں کی تصویر ہے وہ زیر آسمان کی اس "ادب  
گاہ" میں جو عرش سے نازک تر ہے جہاں جنید و بایزید دم بخود ہو کر آتے ہیں قدم نہیں رکھتے بلکہ سر کے بل  
جاتے ہیں۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ارے سرکار موقع ہے اوجانے والے  
کوئے حبیب کے ادب کے پیش نظر وہ قدموں کی بجائے سرویشم بچھاتے چلے جاتے ہیں۔



ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جانشین و سر کی ہے اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے واروں قدم قدم پہ کہ بردم ہے جان نو یہ راہ جانفزا میرے موتی کے در کی ہے جناب عزت بخاری بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش سے نازک تر بیان کر کے جنید و بایزید کو نفس گم کردہ لاتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کو چہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں پھرنے والے کتوں کا پاس ادب کرتے ہوئے اپنی آدھن کو ضبط کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

خوف ہے سمع خراشی سنگ طیبہ کا ورنہ کیا یاد نہیں تالہ و افغان ہر کو وہ کو چہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ کر اپنی بے سرو سامانی اور تہی دمانی پر افسوس کرتے ہیں۔ پارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا ان گان کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ محبت کے تقاضے بھی عجیب و غریب ہوتے ہیں کو چہ یار کے کتوں کی خاطر داری مطلوب ہے اور اپنی بے سرو سامانی پر حسرت آرہی ہے اور حسرت کا اظہار یوں ہوتا ہے کاش ہم گان کوئے حبیب کو پارہ دل ہی تحفے کے طور پر پیش کر سکتے۔

دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں اسے سگان کو چہ دلدار ہم اعلیٰ حضرت کو سب سے پہلے ۱۲۸۶ھ میں دیار حبیب میں حاضری کا شرف نصیب ہوا اس سفر حج میں آپ کے والد مکرم آپ کے ساتھ تھے دوسری بار آپ دیار حبیب میں ۱۲۹۵ھ کو پہنچے اس زمانے میں برصغیر سے جانے والے حجاج سندری راستہ سے بحری جہازوں پر جاتے تھے جدہ پورٹ کی کوئی اہمیت نہ تھی جہاز عدن کی بندرگاہ پر گلتے یا یمن کے ساحل پر عاجیوں کو اتارتے۔ اکثر حجاج مدینہ منورہ کا رخ کرتے اور اونٹنوں کے قافلے صحرائے عرب میں بادیہ پیمائی کرتے ہوئے سیدھے شہر محبت میں پہنچتے۔ یہ سفر عشاق رسول کے لیے بڑا پر لطف ہوتا۔ ریگ بیابان عرب قافلہ والوں کے لیے ”زیر پائے پر نیاں آید ہی“ کا لطف دیتی۔ کئی جگہ گل وریحان عرب کا نظارہ ہوتا پھر خار بیابان عرب اہل محبت کی آبد بانی کا لطف بڑھا دیتے پھر سرسبز وادیاں خلستانوں کے گھیروں میں بلبلوں۔ نیلوروں۔ کبکوں اور پیکوروں کی دنگل آوازوں سے تھکے تھکے زائران حرم کے دل خوش ہو جاتے۔

اعلیٰ حضرت دوسری بار دیار حبیب کو روانہ ہوئے تو صحرائے عرب کی یادیں چٹھ گئیں۔ پھر انھا دلولہ یار مغیلان عرب پھر کھنچا دامن دل سوئے بیابان عرب باغ خردوں کو جاتے ہیں ہزاران عرب ہائے صحرائے عرب ہائے بیابان عرب

جہاز سے اترے تو ایک قافلہ دیار حبیب کو روانہ ہوا عرب کا پھیلا ہوا ریگستان دیار حبیب کا خوبصورت بیابان۔ وادی بھلا کے ٹھنڈے ٹھنڈے نخلستان سامنے تھے۔

کوچہ گیسوئے چانان سے چلی ٹھنڈی نسیم بال و پرافشاں ہوں یارب بلبلان سوختہ مہر حق اسے بحر رحمت اک نگاہ لطف بار تاکے بے آب تڑپیں مایمان سوختہ اعلیٰ حضرت کے ہاں خاک طیبہ خاک صحرائے مدینہ صبح مدینہ شام مدینہ باغ طیبہ ہوائے طیبہ غرسنیک گان کو چہ مدینہ بھی محبوب و مرغوب ہیں وہ ان چیزوں کو جنہیں کو چہ حبیب سے ذرہ ہی بھی نسبت ہے دارا و سکندر کی شہنشاہی اور جام جم کی جہا نکیری سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں انہیں مدینہ کی گلیوں میں جھولی پھیلائے پھرتا اور پھر بھیک لینے کے لیے آواز ملی لگا دنیا کی ساری راحتوں اور عظمتوں سے خوش تر دکھائی دیتا ہے انہیں اس گلی کا گدا ہونا باعث صدا افتخار ہے اور کیوں نہ ہو وہ کہتے ہیں۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں یہاں گھر گھر کر رحمت کا بادل بہت برستا ہے یہاں اغنیاء کو پناہ ملتی ہے یہاں نوری فرشتوں کی نولیاں آتی جاتی دکھائی دیتی ہیں۔

اغنیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا اغنیاء چلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا مدینہ پاک کی گلیوں میں نوری خیرات بنتی ہے جہاں سے چاند اور سورج اپنا اچھا حصہ لے کر ابھرتے ہیں بلکہ خود نور کا ماتھا خاک مدینہ پر جھک کر نورانیت حاصل رہا ہے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بنتا ہے باڑا نور کا صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا بھیک لے سرکار سے لاجلہ کا سہ نور کا مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو چمکے نور کا تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا نور نے پیا تیرے جد سے سے سہما نور کا

اس نورانی بارگاہ کا جہاں جلال کسی بیان میں کب آسکتا ہے وہ الفاظ کہاں سے لائیں جو کو چہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیتوں کو بیان کریں اور وہ بیان کہاں سے ملے جو اس عالی دربار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لائے گھر جہاں جلال اور انتظام و انصرام ملاحظہ ہو۔

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں وریاں بولتے ہیں ہر کارے بہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں



سے دعائیں نکلتی ہیں۔

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے غریبوں کو ٹھہرانے والے  
کعبۃ اللہ کی عظمت و شان سے کس کو انکار ہو سکتا یہ کائنات ارضی کا نقطہ آغاز ہے یہ انسانیت کا  
آخری سہارا ہے یہاں گنہگار بخشے جاتے ہیں اور نیک درجہ کمال کو پہنچتے ہیں یہاں رکن شامی شام غربت  
کی وحشت کو مٹا دیتا ہے آپ زم زم پر ہجوم میزاب کی رفعت رحمت خداوندی کی ضامن ہے مگر اعلیٰ  
حضرت بریلوی کعبۃ اللہ اور مدینہ منورہ کا جس انداز سے موازنہ کرتے ہیں اور وہ آپ کی محبت کا ترجمان  
ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو  
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو  
آب زم زم تو پیا خوب بھائیں پیائیں آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو  
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو  
واں مطہیوں کا جگر خوف سے پانی پایا یاں سید کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو  
عرش اعظم کی عظمت سے کسے انکار ہے مگر جس خطہ زمین پر آسمان کی بلندیوں اور عرش اعظم کی  
عظمتیں سرنگوں ہونا فخر جبین اس خطہ کی خاک ہمارے اعلیٰ حضرت کے لیے سرمہ چشم کیوں نہ ہو۔  
ہے بے تاب جس کے لیے عرش اعظم وہ اس راہرو لامکاں کی گلی ہے  
تیرے در کا درباں ہے جبرئیل اعظم ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے  
جبرئیل علیہ السلام اس دروازے کے درباں کیوں نہ ہوں؟ اور گدایان رحمت کیوں ناز نہ کریں؟  
اسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں ہلکتے ہیں اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے  
تیرے سنگا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اس کی زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے  
یہ سر ہو اور وہ خاک در ہو اور یہ سر 'رضا' وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے  
دریائے رحمت جوش میں ہے سخاوت کے بادل برس رہے ہیں نور کے دھارے بہہ رہے ہیں  
مانگنے والوں کا جھکنا ہے انسان تو انسان آفتاب ماہتاب نور کے کنوڑے بھر کر اٹھتے ہیں نہیں نہیں بلکہ خود  
آسمان کا دامن اسی خاک پاک کے عکس جمیل سے درخشاں ہے۔

میرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن گیا جو کا سہ لے کے شب گدائے فلک  
رہا جو قانع یک نان سوختہ دن بھر ملی حضور سے کان مگر جزائے فلک

پھول کیوں دیکھوں میری آنکھوں میں دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں  
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک کی گلیوں میں کتنی دہمیت کے ساتھ پکارتے ہیں اور  
کس انداز سے گدایان کوئے یار کا نقشہ کھینچتے ہیں۔

لب واپس، آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے  
سنگا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے  
اور پھر اسی دالہا نانداز میں اس عالی وقار گلی کی عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

کیوں تاجدار و خواب میں دیکھی کبھی یہ شے جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے  
چارو کشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے  
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہد و! مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے  
جس بحرِ خفا کے سامنے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جھولی پھیلانے جاتے ہیں ان کے ساتھ  
ساتھ رحمت خداوندی کا پورا کارخانہ چلتا ہے۔

نعتیں بانٹا جس سمت وہ ڈیشان گیا ساتھ ہی خشی رحمت کا قلعہ ان گیا  
رحمت دو عالم کے گداگر، داراؤ جم کی سلطنتوں کی کیا پروا کرتے ہیں۔

تعالیٰ اللہ استغناء ترے در کے گداؤں کا کہ ان کو عارف و شوکت صاحب قرانی ہے  
مدینہ پاک کی گلیاں مایوس انسانیت کی تمناؤں کو برلانے کا مقام ہے یہاں حوادث زمانہ کے  
روندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے انسان ہاتھ پھیلائے پہنچتے ہیں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ  
اللہ علیہ ان بدول لوگوں اور مایوس انسانوں کو امید بخشش دلا دلا کر بلند حوصلہ بنا دیتے ہیں اور انہیں آمادہ  
کرتے ہیں کہ تم جس گلی میں آ پہنچے ہو وہاں نہیں ہاں ہی ہے اس لئے ہمت کر کے دامن رحمت تمام لو۔

ان کے در پر جیسے ہو مٹ جائے ناتوانو کچھ تو ہمت کیجئے  
ان کے در پر بیٹھے بن کر فقیر بینواؤ فکر ثروت کیجئے  
نیم دا طیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ ہلبلو! پاس نزاکت کیجئے  
سر سے گرنا ہے ابھی بارگاہ خم ذرا فرق ارادت کیجئے  
نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا مغسو سامان دولت کیجئے

گدایان کو چہ حبیب خدا یا رسول اللہ کے نعروں سے سرشار سامان دولت جمع کرتے جاتے ہیں  
اور خالی جھولیوں والے دامن مراد بھر کر نکلتے ہیں اور ان کے منہ سے اس پاک شہر کے لیے کس بے تابی



آسمان کو اپنی بلندی پہ تازہ چاند کو اپنی چاندنی پر فخر ہے پھولوں کو اپنی تازگی پر غرور ہے مگر اعلیٰ حضرت ان سب فخر و غرور کو بنوالوں کو یاد دلاتے ہیں کہ اگر تم ابدی فخر و تازہ کے خواہاں ہو تو آستان مصطفیٰ پر جہد سائی کر لو ورنہ۔

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہوتا تھا حضور خاک مدینہ خنیدہ ہوتا تھا  
اگر گلوں کو خزاں نار سیدہ ہوتا تھا کنار خاک مدینہ دمیدہ ہوتا تھا  
نظارہ خاک مدینہ کا اور تیری آنکھ نہ اس قدر بھی قرم شوخ دیدہ ہوتا تھا  
کنار خاک مدینہ میں راحتیں ملتیں دل حزیں تجھے، اشک چکیدہ ہوتا تھا  
نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی کہ صبح گل کو گریباں دیدہ ہوتا تھا  
خاک مدینہ کی عظمت تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا جزو ایمان ہے وہ اس خاک راہ کو بہر صورت قبلہ  
ایمان خیال کرتے ہیں جو پائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار چھوئی ہو اس سلسلہ میں نہ کسی حضرت  
ناصح کی نصیحت کو خاطر میں لاتے ہیں اور نہ کسی فتویٰ سے ڈرتے ہیں۔

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم اس خاک پہ قربان دل شیدا ہے ہمارا  
ختم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمین سے سن ہم یہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا  
ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کوئین معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا  
خاک مدینہ اعلیٰ حضرت کی آنکھوں کا سرمہ ہے خاک مدینہ ان کے چہرہ ایمان کا غارہ ہے خاک  
مدینہ سے گزر کر جب اعلیٰ حضرت بریلوی "خار مدینہ" پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کو دشت طیبہ کے خار دینا بھر  
کے گلزاروں سے ہزار بار خوشتر دکھائی دیتے ہیں۔

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں دشت طیبہ کے خار بھرتے ہیں  
وہ خار طیبہ کو دل میں یوں رکھنا چاہتے ہیں کہ دیدہ تر کو بھی خبر نہ ہونے پائے۔  
خار صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں دشت دل نہ پھر اے سرو سامان ہم کو  
اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے یوں دل میں آکر دیدہ تر کو خبر نہ ہو  
وہ خار مدینہ کی کک کو دل سے جدا کرنا گوارا نہیں کرتے؟

خاک پائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ خار دشت طیبہ، رگن کو چہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم غرضیکہ  
مدینہ پاک کا ذرہ ذرہ اعلیٰ حضرت کے لیے قبلہ مراد ہے انہیں کوئے بار کی ہر چیز سے محبت ہے وہ ہر چیز  
سے عشق رکھتے ہیں وہ مدینہ کی ہر چیز پر دل و جان نفاذ کرتے ہیں در حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاں ظاہر

ہیں آنکھوں سے ہمیشہ اوچھل رہیں ظاہر بین آنکھ نیک و بد کے امتیاز میں کھوئی رہی مگر چشم بصیرت نے  
بلکہ دیدہ محبت نے درجائوں کی وہ عظمتیں دیکھیں جو عرش معظم کے ہاں بھی نہیں ملتیں ان گلیوں میں کرم  
کی مٹائیں چھائی ہوئی ہیں بخشش کے بادل برس رہے ہیں "رحمت کے چشمے" ابل رہے ہیں اور سخاوت  
کے دریا بہہ رہے ہیں یہاں ہر ایک اپنا دامن مراد بھرتا جاتا ہے اور کسی کو نہیں کی آواز نہیں آتی اعلیٰ حضرت  
اپنے قلم سے اس دربار گہر بار کی بخشش کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

واہ کیا جو دو کرم ہے شہ بطحا تیرا نہیں سنا ہی نہیں مانگنے والا تیرا  
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا  
انضیاء ملتے ہیں در سے وہ ہے بازار تیرہ اصفیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا  
آسمان خواں زمین خواں زمانہ مہمان "صاحب خانہ" لقب کس کا ہے تیرا تیرا

## ”رضا“ (تخلص)

”ذکر رضا“

۱۹۲۱ء

اعداد بحساب ابجد: ۱۰۰۱

بہ الفاظ دیگر:

”نشان مستقین“..... ”شمار مصطفیٰ“..... ”حلفنا ز منیر“..... ”شیخ کامل“..... ”ایمن رسول  
”فدا“..... ”جو ہر فقر و عرفان“..... ”الفاصل جہاں“..... ”تجلیات دامن نبی“..... ”ذکر  
”محبوب الافاضل“..... ”بانی حق“..... ”رشاقت“

”چشمہ ابل رہا ہے محمد کے نور کا“ (۱۰۰۱)















فاضل بریلوی کے عنوان سے پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا۔ 1997ء میں کانپور یونیورسٹی (انڈیا) سے ڈاکٹر سراج احمد بستوی نے ”مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری“ کے عنوان سے مقالہ لکھا اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی اس مقالے میں اُن کے نگران یونیورسٹی میں شعبہ اُردو کے صدر پروفیسر ابوالحسنات حقی تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر انور خاں نے 1998ء میں سندھ یونیورسٹی (جام شورو) سے ”مولانا احمد رضا بریلوی کی فقہی خدمات“ کے عنوان سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا اُن کے نگران پروفیسر ڈاکٹر الیس۔ ایم۔ سعید تھے۔ میسور یونیورسٹی (انڈیا) سے مولانا غلام مصطفیٰ نجم القادری نے ”امام احمد رضا کا تصور عشق“ کے عنوان سے ڈاکٹر جہاں آراء بیگم کی زیر نگرانی 2003ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھ کر کامیابی حاصل کی۔

امام احمد رضا خاں پر ایم فل کے مقالات بھی دنیا بھر کے جامعات میں لکھے جا رہے ہیں۔ 1981ء میں سندھ یونیورسٹی سے آنسہ آر۔ بی مظہری نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی ”امام احمد رضا کے حالات اور ادبی خدمات“ کے عنوان سے ایم فل کا مقالہ لکھا اور ڈگری حاصل کی۔ 1990ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (انڈیا) سے پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی نے ”محمد احمد رضا کی عربی زبان و ادب میں خدمات“ کے عنوان سے ڈاکٹر عبدالباری ندوی (شعبہ عربی) کی زیر نگرانی ایم فل کا مقالہ لکھا۔ جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) سے حافظ محمد اکرم نے 1995ء میں الدکتور ثریا دار، عمید القسم اللغۃ العربیہ و آدابہا کی زیر نگرانی ”الامام احمد رضا خاں البریلوی الحنفی و خدماتہ العلمیہ والادبیہ“ کے عنوان سے ایم فل کا مقالہ لکھا۔ 1997ء میں جامعۃ الازہر (مصر) سے مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری نے ”الامام احمد رضا خاں و اثرہ فی الفقہ الحنفی“ کے عنوان سے 1997ء میں ایم فل کیا۔ اُن کے نگران الدکتور عبدالفتاح محمد النجار تھے۔ جامعۃ الازہر ہی سے 1999ء میں جامعہ اسلامیہ لاہور، ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی، ٹھوکر نواز بیگ، لاہور کے شیخ الحدیث اور ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری کے فرزند اکبر مولانا ممتاز احمد سیدی نے ”الشیخ احمد رضا خاں بریلوی الہندی شاعر عربیہ“ کے عنوان سے ایم فل کیا۔ جامعۃ الازہر میں استاد الادب و النقد المساعد کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ العربیۃ الشیخ الدکتور رزق مری ابو العباس علی تھے۔

ایم ایڈ کی سطح پر اعلیٰ حضرت کے نظریہ تعلیم کے حوالے سے کئی مقالات لکھے گئے۔ جن میں ایم

اس سطح کا ایک مقالہ ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے تعلیمی نظریات و افکار“ کے عنوان سے محمد افضل اور عبدالقیوم نے آئی۔ ای۔ آر جامعہ پنجاب لاہور سے لکھا۔ اسی درجہ سے دیگر مقالات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی علمی خدمات“ کے عنوان سے الیس شاہد علی نے ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور مولانا مودودی کے تعلیمی نظریات اور تصورات کا تقابلی جائزہ“ کے عنوان سے پروفیسر محمد یعقوب اور محمد حفیظ کمبوہ نے ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے افکار کی روشنی میں تصور تعلیم و نصاب“ کے عنوان سے محمد اسلم اور اصغر علی نے ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی اصلاحی و تعلیمی خدمات“ کے عنوان سے خادم حسین اور محمد اشرف نے ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے تعلیمی نظریات و افکار“ کے عنوان سے عبدالوحید گل اور رشید احمد نے ”امام احمد رضا خاں بریلوی کے تعلیمی نظریات کا جائزہ“ کے عنوان سے حافظ ذوالفقار علی اور غلام احمد نے مقالات لکھے۔ اور ایم ایڈ کی ڈگریاں حاصل کیں۔

محترمہ خالدہ پروین نے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد سے 1997ء میں ”مولانا احمد رضا بریلوی کے تعلیمی افکار و نظریات کا جائزہ“ کے عنوان سے ایم ایڈ کا کامیاب مقالہ لکھا۔ محترم الیس ایم وارث نے بھی یہیں سے 1999ء میں ”اصلاح معاشرہ کے لیے مولانا احمد رضا خاں کی سعی و کوشش کا جائزہ“ کے عنوان سے ایم ایڈ کا مقالہ لکھا اور ڈگری حاصل کی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ٹیچر ٹریننگ سے محترم سلیم اللہ جندران ”مولانا احمد رضا خاں اور علامہ اقبال کے تعلیمی نظریات کا تقابلی جائزہ“ کے عنوان سے 2002ء میں ایم ایڈ کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔

جامعہ کراچی کے شعبہ تعلیم سے ترک ولی محمد نے ”امام احمد رضا خاں کے تعلیمی نظریات“ کے عنوان سے ایم ایڈ کا مقالہ لکھا۔

اس وقت مختلف جامعات میں پی ایچ ڈی کے کچھ مقالات زیر تکمیل ہیں اس سلسلہ میں فاضل مقالہ نگاروں کی علمی اعانت کی جانی چاہیے۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولانا منظور احمد سعیدی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی ”مولانا احمد رضا خاں کی خدمات علوم حدیث کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ“ کے عنوان سے مقالہ لکھ رہے ہیں۔ اُن کی رجسٹریشن 1997ء میں ہوئی۔ 1997ء ہی میں مگدھ یونیورسٹی بہار، (انڈیا) نے مولانا غلام جابر مصباحی کو ”امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات“ پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنے

کی اجازت دی اور یونیورسٹی میں شعبہ اُردو کے صدر پروفیسر علیم اللہ حالی کو اُن کا نگران مقرر کیا۔ اسی سال کلہار یونیورسٹی کلہار، کرناٹک (انڈیا) نے پروفیسر سعید احمد کو ”امام احمد رضا بریلیوی کی اُردو ادب میں خدمات“ کے عنوان پر مقالہ لکھنے کا اجازت نامہ دیا۔ مولانا امجد رضا خان قادری کو 1997ء ہی میں ویر کنورسٹک یونیورسٹی آراہ، بہار (انڈیا) نے پروفیسر طلحہ برق رضوی کی زیر نگرانی ”امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں“ کے عنوان سے مقالہ لکھنے کی اجازت دی۔ کراچی یونیورسٹی نے 1998ء میں محمد حسن امام کو ”امام احمد رضا اور ان کے خلفاء کا تحریک پاکستان میں کردار“ کے عنوان سے مقالہ لکھنے کی اجازت دی اور پروفیسر ڈاکٹر جمال الدین نوری کو اُن کا نگران مقرر کیا۔ جامعہ اسلامیہ لاہور کے سابق استاذ پروفیسر مولانا محمد اشفاق احمد جلالی کو پنجاب یونیورسٹی لاہور 1997ء میں پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد انظر کی زیر نگرانی ”الزلال الاتقی من بحر سبقت الاتقی“ (شیخ امام احمد رضا خاں قادری) کے عنوان سے مقالہ لکھنے کی اجازت دی۔ کراچی یونیورسٹی کراچی نے آنسہ تنظیم الفردوس کو 1998ء میں ”مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ“ کے عنوان سے پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے زیر نگرانی مقالہ لکھنے کی اجازت دی۔ کراچی یونیورسٹی کراچی 2002ء میں محمد عارف جامی کو پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی نگرانی میں ”جد الممتاز علی رد المحتار کی تحریر اور تحشی“ کے عنوان سے مقالہ لکھنے کی اجازت دی۔

مزید بھی کچھ زیر تکمیل مقالات ہیں جن میں ڈی لیٹ کے زیر تکمیل مقالہ کے لیے جواہر لال یونیورسٹی نیو دہلی (انڈیا) سے مولانا ڈاکٹر محمد کرم احمد ہیں اُن کا عنوان ”امام احمد رضا کی ادبی خدمات“ ہے۔ ایم فل کے لیے پشاور یونیورسٹی سے مولانا فیض الحسن فیضی ہیں اُن کا عنوان ”امام احمد رضا کی عربی خدمات“ ہیں۔ قاہرہ یونیورسٹی (مصر) سے بنگلہ دیشی طالب علم مولانا جلال الدین ہیں جن کا عنوان ”الامام احمد رضا القادری وجہودہ فی مجال العقیدۃ الاسلامیہ فی شبۃ القارة الہندیہ“ یہ ہے۔ یونہی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے مولانا ظفر اقبال کے زیر تکمیل ایم فل کے مقالہ کا عنوان ”اثر الثقافت العربیۃ فی المذاح النبویہ الاودیہ للالامام الشیخ احمد رضا خاں“ ہے۔

علاوہ ازیں بریلیوی علماء کی خدمات کے حوالے سے ہمارے عزیز دوست پروفیسر مجیب احمد نے 1999ء میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنے کی اجازت حاصل کی۔ اُن کے مقالہ کا عنوان ”علمائے اہلسنت کی سیاسی خدمات (۱۹۴۷ء تا حال)“ مقرر کیا گیا ہے۔ قبل ازاں

1992ء میں موصوف نے ..... جمعیت العلماء پاکستان (1948-1979) ..... کے عنوان سے ایم فل کا مقالہ لکھا اور ڈگری حاصل کی۔ اس مقالہ کے لیے فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے ڈین ڈاکٹر ام رفیق افضل اُن کی نگران تھیں۔ اسی طرح ہندو یونیورسٹی بنارس (انڈیا) سے ڈاکٹر غلام بیگی مصباحی نے 1993ء میں شعبہ اُردو کی سربراہ محترمہ ڈاکٹر رفعت جمال کی زیر نگرانی ”علمائے اہلسنت کی علمی اور ادبی خدمات“ کے عنوان سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

علم و تحقیق کا یہ دریا اپنی تمام تر جولانیوں کے ساتھ برابر رواں دواں ہے اور مسلسل کام ہو رہا ہے اہل علم اس موضوع کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کے ساتھ ملحق چاروں صوبوں، آزاد کشمیر، قبائلی علاقہ جات اور شمالی علاقہ جات میں موجود تمام مدارس نظامیہ کے ساتھ وابستہ ہزاروں طلباء ہر سال امام احمد رضا کی حیات و افکار، تعلیمات، خدمات اور کارناموں کے عنوان سے مقالات لکھتے ہیں۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے سربراہ محترم علامہ سید وجاہت رسول قادری کی تجویز کی ہم بھی بھرپور تائید کرتے ہیں کہ اُن مقالات میں سے منتخب اور چنیدہ مقالہ جات کو ہر سال شایان شان طریقہ سے شائع کیا جانا چاہیے۔ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کو بالخصوص اور اہلسنت کے دیگر شاعری اداروں اور مخیر حضرات کو بالعموم اس کام کی طرف خصوصی طور پر متوجہ ہونا چاہیے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت سیدنا الشاہ امام احمد رضا محدث بریلیوی رضی اللہ عنہ کے فیضان سے ملت مرحومہ کو مستفید و مستفیض فرمائے۔ آمین۔

### برطانیہ میں رضا اکیڈمی کی اشاعتی خدمات:

برطانیہ میں ایک دینی کارکن محترم محمد الیاس کشمیری افکار رضا کے فروغ کے لیے مصروف جہد ہیں وہ اپنی ذات میں ایک ادارہ ہیں۔ 1964ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے افکار رضا کے فروغ کے لیے مانچسٹر کو اپنا مستقل مقیم بنایا ہے۔ انہوں نے 1985ء میں ایک ماہنامہ ”دی اسلامک رائٹرز“ جاری کیا جس میں دنیا کے مشہور اور ممتاز دینی کالمز ان کے ساتھ شامل ہیں مشہور نو مسلم دینی کالم ڈاکٹر محمد بارون کے ساتھ محمد الیاس کشمیری کا نہایت مضبوط قلبی و روحانی تعلق رہا اور اُن سے رضویات کے موضوع پر محمد الیاس کشمیری ہی نے بڑے بڑے علمی و تحقیقی کام کروائے۔ ڈاکٹر محمد حنیف فاطمی، پروفیسر غیاث الدین قریشی، ڈاکٹر محمد اسلم جونیجو، ڈاکٹر عبدالنعم عزیز بنی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایسے صاحبان علم سے تحقیقی موضوعات پر مقالہ جات لکھوائے اور شائع کیے۔ جس سے یقینی طور پر یورپ کی فضا



میں مسلک امام احمد رضا کے فروغ میں بڑی مدد ملی۔ اس وقت تک انہوں نے امام احمد رضا کی تصانیف میں سے..... تمہید ایمان..... عقائد العرفاء..... بچوں پر والدین کے حقوق..... والدین پر بچوں کے حقوق..... شفاعت پر چہل حدیث..... ایمان اور اسلام..... بیعت و خلافت..... الدولۃ النبیہ..... کتنا ایمان (ترجمہ قرآن پاک)..... گستاخ رسول کی سزا..... اسلام..... زکوٰۃ کی اہمیت..... صدقات کی اہمیت..... راہ نجات..... اسلام کا تصور تو حید و رسالت..... حجاب النہین..... اسلام اور سائنس..... خدا تعالیٰ بخشش..... ندائے یار رسول اللہ..... میلاد النبی ﷺ..... چند بنیادی اسلامی عقائد..... علم غیب رسول..... قرآن کیسے جمع ہوا..... کاغذ کے کرنی نوٹ اور اسلام..... سفر نامہ حجاز..... دوام العیش فی آخرہ القریش..... نور محمدی ﷺ..... حسام الحرمین..... الحجۃ المومنین..... اور..... تدوین قرآن کے علاوہ چالیس سے زائد کتب کے تراجم انگریزی زبان میں کروائے اور شائع کیے۔ موصوف نے انگریزی زبان میں جو کتب شائع کیں ان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ کی یہ کتابیں شامل ہیں۔

The Supreme Prophet..... Mawlad-un-Nabwīyyah..... Bayat And Khalafah..... Sufism in Prospective..... Parents Obligation to Children..... The Path to Muslim Recovery..... The Essentials of the Islamic Faith..... Forty Hadiths on the Intercession of the Prophet..... Imam And Islam..... The Importance of the Relics in Islam..... Islamic Concept of Knowledge..... Penalty for Insulting the Holy Prophet..... Salam on the Holy Prophet..... The Necessity of Zakat..... The Importance of Muslim Charity (Sadaqat)..... The Qadianis are Kafir..... The Islamic Concept of Tawheed and Risalat..... Childrens Obligation to Parents..... Western Science Defeated by Islam..... Religious Poetry (Hadaiq-e-Bakhshish)..... The Peaceful Way..... Ilm-e-Ghaib of the Prophet..... Hasam-al-Haramain (Sword of Two Holy Places)..... A journey of Faith (to Makkah and Madinah)..... Creation of the Angels..... Divine Vision of the Holy Prophet and Miraj journey..... True Islamic Concept of the Khaliphate..... Hayat-at-Amwat (The Life of the Dead)..... Can We Ask for Help other than Allah..... Islam And the Paper Currency Notes..... The Completion of the Holy Quran..... Basic Islamic Beliefs..... Ya Rasool Allah..... The Noort of the Prophet..... Caliphate of Abu Bakr And Ali..... Refutation of Rawafiz (Shias)..... Does The Souls Return..... Adhan At The Graveside..... Was There Misguided People During the Prophet Time..... جبکہ نو مسلم..... کالمزہ احمد بارون مرحوم کی تصانیف میں سے شائع کیں۔

The World Importance of Imam Ahmad Raza..... Ghautul Azam Shaikh Abdul Qadir Jilani..... Islam And the Rule of Allah Alone..... Islam and Punishment

علاوہ ازیں رضا اکیڈمی (برطانیہ) کا کام رکائیں بلکہ پورے تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ مذکورہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والا افکار رضا سے پوری طرح شناسا ہو جاتا ہے اور دوسری طرف محترم محمد الیاس کشمیری کی خدمت دین کے حسین جذبے کا قدردان بھی ہو جاتا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد الیاس کشمیری کو ان کے کام کی بہت جزا عطا فرمائے اور وہ اسی جوش و جذبے کے ساتھ مشن امام احمد رضا کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ قارئین میں سے اگر کوئی برطانیہ میں رضا اکیڈمی سے رابطہ کرنا چاہے تو اس کے لیے ایڈریس نوٹ کر لیا جائے۔

### RAZA ACADEMY

138- Northgate Road, Edgeley, Stockport, Sk3-9nl Uk

Tel: 0044-161-4771595 Tele/Fax: 0161 291 1390.

Email: islamictimes@aol.com

### پاکستان میں افکار رضا کے فروغ کی کوششیں:

پاکستان میں حضرت حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم نے افکار رضا کے فروغ کے لیے ریکارڈ خدمات سر انجام دیں اور مستقبل کا مؤرخ افکار رضا کے فروغ کے سلسلے میں مرحوم کی خدمات کو ہر گز فراموش نہیں کر سکے گا۔ ان کی رحلت سے پہلے ہی ان کا قائم کردہ دینی ادارہ مرکزی مجلس رضا اختلافات کی بحیثیت چڑھ گیا اور ان کے بعد مختلف لوگوں نے اپنے طور پر چھوٹے بڑے ادارے قائم کر کے اس مشن کو جاری رکھنے کی اپنے تئیں کوششیں کیں۔ رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے حاجی مقبول احمد قادری ضیائی، کنڑا ایمان سوسائٹی کے نام سے محمد نعیم طاہر رضوی، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی/اسلام آباد کے نام سے سید ریاست علی قادری مرحوم نے ادارہ قائم کیا اور اس وقت تک یہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ پیر زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی مرکزی مجلس رضا کے خاتمہ کے بعد جہان رضا کے نام سے ماہانہ بنیادوں پر ایک رسالہ شائع کر رہے ہیں اور محمد نعیم طاہر رضوی نے لاہور چھانونی سے ماہانہ کنڑا ایمان کا اجرا کیا۔ جن کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ بزم انوار رضا جوہر آباد، گزشتہ تیس بائیس سال سے امام احمد رضا کے افکار و نظریات کے فروغ کے لیے مصروف عمل ہے اور اب تک چالیس سے زائد کتابیں اور کتابچے شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں پوری دنیا میں تقسیم کر چکی ہے۔ وقفہ وقت



جلے، مذاکرے، سمینار، کانفرنسیں اور مشاعرے منعقد کروائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف کے نسخے تقسیم کیے جاتے ہیں۔

امام احمد رضا کے لڑ بچہ کو ملک بھر میں پھیلانے کے سلسلہ میں فوری کتب خانہ لاہور کی ٹرانس قدر خدمات کو بھی ہرگز فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یادگار اسلاف حضرت زینت السادات مخدوم اہلسنت پیر سید محمد معصوم شاہ قادری گیلانی چک سادہ شریف (گجرات نے قیام پاکستان کے ساتھ ہی اس ادارہ کی بنیاد رکھی ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف شائع کیا۔ احکام شریعت شائع کی حدائق بخشش کو چھاپنے کا انتظام کیا اور امام احمد رضا کی دیگر کتب کے علاوہ علماء اہلسنت کے لڑ بچہ کو شائع کیا۔ ان کے ساتھ ہی ساتھ ان کے تحت جگر اور نورونظر صاحبزادہ پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی قادری نے ان کا ہاتھ بنایا اور پھر ان کے مشن کے نمائندے اور ترجمان بن گئے۔ پھر ان کے فرزند سید محمد عثمان نوری گیلانی نے ان کے ساتھ اس مشن کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا اور اب حضرت خواجہ سید محمد معصوم شاہ کی چوتھی پشت کے نوجوان صاحبزادہ سید فیصل عثمان نوری گیلانی اسی جوش و جذبے سے کام کو نہایت برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں نوری کتب خانہ نے اب تک بلا مبالغہ یقیناً سینکڑوں کتب ہزاروں کی تعداد میں شائع کی ہیں اور برابر شائع کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مقبول فرمائے۔

ان سب سے بڑھ کر مضبوط علمی بنیادوں پر جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کے مہتمم مولانا مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی نے جو کام شروع کر رکھا ہے۔ وہ قابل رشک، لائق تحسین و تقلید ہے۔ مفتی ہزاروی، اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ رضویہ میں عربی عبارات کے ترجمہ کردہ، اگر اس کو جدید عصری تقاضوں کے مطابق شائع کر رہے ہیں اب تک چوبیس جلدیں چھپ چکی ہیں مزید کام جاری ہے تو قیام ہے کہ یہ سلسلہ تیس جلدوں تک جاری رہے گا۔ ہزاروی صاحب نے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی ایک شاخ شیخوپورہ میں بھی قائم کی ہے مولانا قاری محمد طاہر تبسم اس کے سربراہ ہیں اور یہ ادارہ ملک کی اہم ترین درس گاہوں میں سے ایک ہے۔ خدا مفتی صاحب زید رحمہ کو جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے علاوہ افکار رضا کے فروغ کے لیے ملک بھر میں بے شمار تنظیمیں، ادارے، انجمنیں، مدارس اور لائبریریاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیلات کے لیے ضلع انک کے ایک دور افتادہ چھوٹے سے گاؤں برہان شریف میں بیٹھے ہوئے سادات بخارا کے ایک فقیر منش فرزند صاحبزادہ سید صابر حسین شاہ بخاری کی تحقیق سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ وقت کی قلت اجازت نہیں دیتی کہ ان تمام اداروں کے ناموں کو اس مضمون کا حصہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فکر رضا کے فروغ کے لیے ہمیں ہر خلوص جدوجہد کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

## امام احمد رضا قدس سرہ بارگاہ غوثیت مآب میں

مفتی محمد امین قادری، جامعہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، داناتے حکمت، نائب غوث الوری سیدنا الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ کورب کریم نے علم و عرفان کی حسین و جمیل وادیوں کا ایسا سیاح بنا کر بھیجا کہ آپ کا یہ شعر واقعی آپ کی شخصیت پر صادق آتا ہے کہ۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بارگاہ الوہیت کے گستاخوں کا تعاقب کیا تو گستاخان رسول کا جینا بھی حرام کر دیا۔ آپ نے حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت شان کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ آپ کے عقیدت کے پھولوں سے حضور غوث پاک کی نوازشات کی خوشبو قارئین کے دل و دماغ کو معطر و معطر کر دیتی ہے۔ آئیے بارگاہ غوثیت مآب میں آپ کے گہائے عقیدت کی خوشبو چھنی کریں۔

ہمارا ملک اے الہ عبد القادر اے مالک و بادشاہ عبد القادر  
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں کن خاک مرا براہ عبد القادر

☆☆☆☆

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا  
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے کموا تیرا  
کیا دے جس پہ حمایت کا ہو پنچہ تیرا شیر کو خطرے میں لاتا نہیں سکتا تیرا  
تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو اے خضر جمع بحرین ہے چشمہ تیرا  
مہطفی کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا  
نبوی مینہ علوی فصل بتولی گلشن حسنی پھول حسینی ہے مہکتا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا  
حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا  
تجھ سے درد سے لگ اور لگ سے ہے مجھ کو نسبت میری گردن میں بھی ہے دور کا دورا تیرا  
اس نشانی کے جو لگ ہیں نہیں مارے جاتے حشر تک میرے گلے میں رہے پنا تیرا  
میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا  
بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریم تیرا  
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی کہ وہی نا، وہ رضا بندہ رسوا تیرا  
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا  
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفع چل لکھا لائیں شاخونوں میں چرا تیرا  
☆☆☆☆☆☆☆☆

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا  
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا  
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا  
مرزع چشت و بخارا و عراق و اجیر کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا  
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا  
سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا  
دل اعدا کو رضا حیز نمک کی دھن ہے اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا  
الاماں قہر ہے اے غوث وہ جیکھا تیرا مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا  
بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکستی بجلی ڈھالیں پھٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جوتیا تیرا  
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے یہ گھٹائیں، اے منظور بوحانا تیرا  
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا  
مٹ گئے مٹے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چمچا تیرا

و گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا  
نوع میں، گور میں، میزاں پہ، سر پہل پہ کہیں نہ چھپے ہاتھ سے دامن معطی تیرا  
اے رضا حیات غم ارجملہ جہاں دشمن تست کردہ ام مامن خود قبلہ جا جاتے را  
☆☆☆☆☆☆☆☆

ترازہ مہ کامل ہے یا غوث ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث  
کوئی ساک ہے یا واصل ہے یا غوث وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث  
بخارا و عراق و چشت و اجیر تری لوشع ہر محفل ہے یا غوث  
جو تیرا نام لے ڈاکر ہے پیارے تصور جو کرے شامل ہے یا غوث  
جو سردے کر ترا سودا خریدے خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث  
کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

☆☆☆☆☆☆☆☆  
جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث طفیلی کا لقب و اصل ہے یا غوث  
نوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث  
تری عزت، تری رفعت ترا فضل بفضلہ افضل و فاضل ہے یا غوث  
یہ شرح اسم القادر ترا نام یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث  
رضا کے کام اور رک جائیں حاشا ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

☆☆☆☆☆☆☆☆  
غلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث  
و ہائی یا محی الدین دو ہائی بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث  
حد سے ان کے سینے پاک کر دے کہ بد تردق سے بھی یہ سل ہے یا غوث  
خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث  
بحرن والے ترا جھالا تو جھالا ترا چھینا مرا غاسل ہے یا غوث



## تحریک پاکستان میں اعلیٰ حضرت کا فکری کردار

تحریر: محمد تاج قادری

امام اہل محبت، تاجدار بریلی، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ وہ مردِ رویش ہیں۔ جنہوں نے تاریک راہوں کو علم کے نور کی کرنوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منور کر دیا۔ جن کی جاری کردہ علم کی ندیوں سے تاقیامت علم کے شیدائی اپنی علمی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ اور اپنے لیے ہر قدم کو ذریعہ رہنمائی بناتے رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت وہ مردِ قلندر ہیں۔ جنہوں نے علم کی چنگی کے ساتھ ساتھ علم کو مرکز و محور بنایا۔ جن کی بچپن تا جوانی اور پھر آخری لحات تک ساری زندگی عشقِ رسول ﷺ میں جھلکتی نظر آتی ہے۔ ان کے نظم و نثر سے علم کے موتی پھوٹتے ہیں اور بلاشبہ وہ علم کے بحرِ بیکراں ہیں۔ وہ اپنے خلفاء اور تمام متعلقین کی رہنمائی اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ امام احمد رضا ایک ایسی کان ہیں جس سے تشنگانِ علم ہمیشہ علمی لعل و جواہر حاصل کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اسی طرح ایک عظیم الشان واقعہ ذکر کرنے کی سعادت پارہا ہوں۔ جس سے اعلیٰ حضرت کی دوراندیشی اور سیاسی بصیرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ کے مرید خاص اور خلیفہ حجاز، حضرت علامہ مولانا سید ویدار علی شاہ محدث الوری رحمہ اللہ تعالیٰ جب ہندوستان کے حالات سے بددل ہو گئے اور ارادہ فرمایا کہ کیوں نہ امام الانبیاء، تاجدار مدینہ منورہ علیہ السلام ولس میں پناہ لوں۔ چنانچہ محدث الوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی سوچ کر ہندوستان سے ہجرت کا فیصلہ کیا کیونکہ اس وقت حالات نہایت ہی دگرگوں تھے۔ جہالت و تاریکی عام تھی۔ بڑے ہی پریشان کن حالات تھے۔ چنانچہ آپ نے الور سے سفر کا آغاز فرمایا اور بمبئی پہنچ گئے۔ جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو آپ کے اس فیصلے کا علم ہوا۔ تو فوراً اپنے نمائندہ خاص کے ذریعے پیغام اور تحریری طور پر ایک شرعی فتویٰ بھجوایا۔ جس میں لکھا کہ۔ شریعت مجبور نہیں کرتی۔ ہندوستان میں بکثرت شعائر اسلام اب تک جاری ہیں۔ تو یہ خطہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بدستور ”دارالاسلام“ ہے۔ مابقی علاقہ من علائق دارالاسلام فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ کما فی جامع الفصولین والدر المختار و جلائل الاسفار اور دارالاسلام سے ہجرت فرض نہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا ہجرة بعد الفتح اور یہ ہجرت جائز ہمیشہ تھی اور اب بھی ہے۔ مگر عالمِ دین کہ جس کے علم کی طرف یہاں کے لوگوں کو حاجت ہے۔ اس کے لیے ہجرت ناجائز ہے۔ ہجرت درکنار اسے، علماء سفر طویل کی

شنا مقصود ہے عرض غرض کیا غرض کا آپ تو کامل ہے یا غوثِ رضا کا خاتمہ بالآخر ہو گا تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

☆☆☆☆☆☆

کاملانِ طریقت پہ کامل درود حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام  
غوثِ اعظم امامِ اتق والحق جلوتِ شان قدرت پہ لاکھوں سلام  
قطبِ ابدال وارِ شاد و رشد المرشاد محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام  
☆☆☆☆☆☆

اے رفعت بخش تاج عبد القادر پر نور کن سراج عبد القادر  
آں تاج و سراج باز برکن یارب بستانِ زشہاں خراج عبد القادر  
اے ظل اللہ شیخ عبد القادر اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر  
☆☆☆☆☆☆

بیرجراں میر میراں اے شہ جیلاں تویی انس جانِ قدسیان و غوث انس و جاں تویی  
☆☆☆☆☆☆

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا از اب و جد بندہ و واقف زہر عنوان تویی  
مادر ام باشد کنیز تو پدر باشد غلام خانہ زاد کہنہ ام آقائے خان و ماں تویی  
لذ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو بار آری ابن رحمۃ اللعالمین اے جاں تویی  
قادری بودن رضا را مفت باخ خلد داو من نمی گفتیم کہ آقا مایہ غفران تویی

(جادو، آسیب اور نظر بد سے تحفظ کے لیے)

امام احمد رضا رحمہ اللہ کی کا محجب و طیفہ

ندیدہ اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری الوری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے جادو، آسیب اور نظر بد سے تحفظ کے لیے یہ طریقہ سات مرتبہ روزانہ پڑھے اور عرض پر دم کرے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شفا یاب ہوگا۔  
علیقاً علیقاً طلیقاً خالق مخلوقاً کافیا شافیا ارتضیٰ مرتضیٰ بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح و نزل من القبر آن ما هو شفاء للناس رحمة المومنین ولا یزید الظالمین الا خسارہ بحق آسا تاسا لاسما تواسا لیسما بحر متک یا رحمة الرحمن۔ (بشر یہ صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی۔ امیر حزب الاحناف لاہور)



خانی کے نام کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مکتوب گرامی اپنی اصلی حالت میں شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند و جانشین حضرت صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی امیر حزب الاخوان لاہور کے پاس محفوظ ہے۔ حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری نے لاہور میں مستقل قیام فرمایا۔ علم دین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے کر پورے برصغیر میں ایک عظیم روحانی پیشوا، پیر طریقت، عظیم الشان مدرس اور مبلغ بن کر ابھرے اور چھا گئے۔ لاہور میں انھوں نے جامعہ حزب الاخوان کی بنیاد رکھ کر علمی فیض کو عام کیا۔ افراد تیار کر کے پوری دنیا میں خدمت دین کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کر کے قیام پاکستان کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ گویا اس کا خیر اور خدمت دین، قیام پاکستان اور ملت مسلمہ کی آزادی کے لیے کامیاب کوششیں کرنے کا سہرا بھی اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اور ان کے خلفاء و شاگردوں کے سر پر ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

آپ بھی سونے حجاز

کے معاون بن سکتے ہیں

اگر آپ

☆ عالمائے خدیوہ اور بن جائیں۔  
☆ ذاتی کاروبار کا اشتہار دیوے یا کاروباری احباب سے اشتہارات دوائیں۔  
☆ خود ایجنسی قائم کریں یا کسی اور باصلاحیت فرد کو اس کے لیے تیار کریں۔  
☆ اشاعت کے لیے اپنے رجحانات قسم سے نواریں ☆ اپنی منہج تجارت اور مشورے ارسال کریں۔

ایجنسی حاصل کرنے کا طریقہ

ایجنسی کے خواہش مند حضرات ایجنسی فیس مبلغ 300 روپے مئی آرڈر کو کریں اور مئی آرڈر فارم کے نیچے خانہ کیا  
سے اپنا نام اور پتے کی فون نمبر منسلک دفعہ تحریر لکھیں اور ساتھ ہی اپنی مطلوبہ تعداد بتائیں۔ مئی شمارت آپ ۲۰  
داد، سالہ مئی کی فراہم کیا جائے گا۔ ایجنسی کے لیے رقم الزم کو مئی ہے متبادل سے نہیں۔ اس سے کم تعداد نہیں  
ایجنسی کا اجرا ممکن نہیں ہوگا۔ ملک بھر کے اہم مقام سے نمائندوں کی بھی ضرورت ہے۔

محمد محبوب الرسول قادری (مدیر) ایجنسی سٹاٹس سوسائٹی ٹھکانہ گڑھی ٹکٹ لاہور 7580004  
0300-9429027

اجازت (بھی) نہیں دیتے حتیٰ کہ بزازیہ و تنویر الابصار و درمختار و غیر ہائیں ہے۔ فقیہ فی بلدہ  
لیس فیہا غیرہ افقہ منہ یرید ان یغزو لیس لہ ذالک و لفظ الدر من صدر کتاب  
الجهاد وعمم فی البزازیة السفر ولا یخفی ان التقیید بغید غیرہ بالاولیٰ۔ واللہ اعلم  
فقیر احمد رضا غفرلہ“

یعنی آپ کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہندوستان جہالت و تاریکی میں ڈوبتا جا رہا ہے۔ اور آپ جیسا صاحب بصیرت فقیہ یہاں سے کوچ کر جائے۔ فوراً واپس آؤ۔ آپ کی اس سرزمین کو اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ الوری نے اپنے پیروں و مرشدوں اور دنیاۓ اسلام کے اس عہد میں سب سے بڑے عالم دین اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا حکم نامہ ملتے ی ہندوستان چھوڑنے کا ارادہ ترک فرما دیا اور ہمیشہ کے لیے لاہور کو مسکن بنا کر اور یہیں رہ کر خدمت دین اور فروغِ علم سے ہندوستان کو فیض یاب فرمایا۔ یہ تمام باتیں اعلیٰ حضرت کے نور بصیرت کی آئینہ دار ہیں۔

ابا علی حضرت کے اصل مکتوب گرامی کا عکس جو حضرت سید دیدار علی شاہ محدث الدوری رحمہ اللہ

[illegible]



## فتاویٰ رضویہ کے امتیازات

مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی، سکھر

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء وسيد المرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين واصحابه الهادين المهديين وفقهاء امة الراشدين المرشدين۔  
کتب فتاویٰ کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم فتاویٰ ایسی ہیں جن میں سوال و جواب کی طرف سے ہٹ کر اختصار کے ساتھ بیشتر مسائل فقہ کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسے فتاویٰ عالمگیری۔ فتاویٰ قاضی خان اور خلاصۃ الفتاویٰ وغیرہ۔ اور بعض کتب فقہ ایسی ہیں جن کو سوال و جواب کے بغیر یہ میں مرتب کیا گیا ہے۔ جیسے فتاویٰ خیر۔ فتاویٰ حامد۔ فتاویٰ عزیزی۔ فتاویٰ ہمایونی وغیرہ کتب فتاویٰ کی یہی وہ قسم ہے جس میں عموماً اہل پیش کیے جاتے ہیں فتاویٰ رضویہ کا تعلق بھی کتب فتاویٰ کی اسی قسم سے ہے۔

سامعین کرام! اگر آپ کتب فتاویٰ کے سارے ذخیرے کھنکال کر کسی بھی شاندار سے شاندار کتاب کا انتخاب کریں پھر اسے فتاویٰ رضویہ پر پیش کریں تو آپ محسوس فرمائیں گے کہ یہ کتاب اپنے مخصوص امتیازات و تفردات کی بنا پر ہر عمدہ سے عمدہ ضخیم سے ضخیم اور قدیم سے قدیم کتاب پر اعلیٰ و بالا بلکہ خاتم الفتاویٰ ہے میں اس مختصر سے مقالہ میں اختصار کے ساتھ فتاویٰ رضویہ کے امتیازات آپ حضرات کی نذر کر رہا ہوں۔

پہلا امتیاز:

فتاویٰ رضویہ کا وہ لا جواب خطبہ ہے جس میں صحت بررغہ استہلال کو اختیار کرتے ہوئے فقہ اسلامی کے چھ اماموں اور فقہ حنفی کی ۸۴ معتبر کتابوں کے نام اس انداز سے لائے کہ وہ خطبہ دیکھتے ہی دیکھتے نعت نبی کا گلدستہ بن گیا۔

میں یہ چاہوں گا کہ اس گلدستہ کی خوشبو سے تھوڑی دیر کے لیے آپ بھی فیضیاب

## مجلہ ”انوار رضا“ جوہر آباد کو

دنیاۓ اسلام کی عظیم درسگاہ

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے صد سالہ جشن اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ کی خدمات و تعلیمات، افکار اور کارناموں کے حوالے سے عظیم الشان تاریخی

## تاجدار بریلی نمبر

شائع کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ اس عظیم خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور

اس مجلہ کے چیف ایڈیٹر

## ملک محبوب الرسول قادری

اور ان کے رفقاء کو اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری رضوان مختار رندھاوا

ناظم یونین کونسل 50 ایم بی ضلع خوشاب



ہو جائیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اپنے آقا و مولیٰ کے حضور درود و سلام پیش کرتے ہوئے کہتے

ہیں۔

والصلوة والسلام على الامام الاعظم للرسول الكرام مالكي و شافعي احمد الكرام يقول الحسن بلا توقف محمد بن الحسن ابو يوسف۔

یعنی درود و سلام ان پر جو تمام معزز رسولوں کے امام اعظم ہیں۔ میرے مالک میرے شافعی۔ انتہائی کرم والے احمد۔ حسن بے توقف کہتا ہے کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں حضرت یوسف کے بھی باپ ہیں۔

دوسرا امتیاز:- فتاویٰ رضویہ میں جہاں کہیں کسی مسئلہ کا مفصل جواب لکھایا اور سوال کی اہمیت کے پیش نظر جواب میں مستقل رسالہ تالیف فرمایا۔ تو اس کے آغاز میں ایسا خطبہ لاتے ہیں کہ قاری خطبہ پڑھ کر سارے مضمون کا خلاصہ جان لیتا ہے۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت مولف سے سوال کیا گیا کہ بعض علماء نماز عید کے بعد دعائے گنتے کو بدعت کہتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین سے یہ کسی طرح ثابت نہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے سرور العید فی حل الدعا بعد صلوة العید کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا۔ آپ اس کا خطبہ سنیے اور خود ہی فیصلہ کیجئے کہ جواب دعا کرنے کے جواز میں ہوگا یا عدم جواز میں۔

خطبہ یہ ہے الحمد لله الذی حیانا العید و جعلہ مقرباً بكل بعید و امرنا بالدعا فی الیوم السعید و وعدنا بالاجابة فی الکلام الحمید و الصلوة والسلام علی من وجہہ عید و لقاء عید و مولدہ عید۔

اس کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمارے لیے عید کو محبوب بنایا اور اسے ہر دور کو قریب کرنے والا بنایا اور ہمیں اس یوم سعید میں دعا کا حکم فرمایا اور

قرآن حمید میں اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا اور درود و سلام ہو اس ذات کریم پر جس کا چہرہ عید۔ دیدار عید۔ میاں عید ہے۔

تیسرا امتیاز:

عموماً کتب فتاویٰ میں جواب کی عبارت سوال سے زیادہ مختصر ہوتی ہے۔ اور بعض فتاویٰ تو باں نہیں۔ جائز ہے ناجائز ہے۔ حلال ہے حرام ہے۔ ثواب ہے کا مجموعہ میں جیسے فتاویٰ رشیدیہ اس کے برعکس فتاویٰ رضویہ میں آپ ہر سوال کا شافی۔ مفصل و مدلل اور بعض سوالات کے جواب میں مستقل رسالہ پائیں گے۔

اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی مثال: امام احمد رضا سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اور اس نے بدن یا کپڑے پر تری پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہے یا نہیں۔

یہ محض ایک سطر کا سوال ہے اس کا امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو جواب لکھا وہ فتاویٰ رضویہ کے ۱۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ (ملاحظہ کیجئے فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۸ ص ۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

دوسری مثال:- مولف فتاویٰ رضویہ سے پوچھا گیا کہ غسل و وضو میں شرعاً کیا مقدار معین ہے۔ یہ سوال صرف آدھی سطر کا ہے۔ کوئی اور مفتی ہوتا تو جواب میں دو چار سطر کہہ دیتا۔ اور کوئی صاحب تحقیق کہتا تو دو چار صفحات کافی تھے۔ مگر آسانی ملے گا یہ یہ اعظم جب اس مختصر ترین سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا دامن ۲۱۱ صفحات پر پھیلا دیتا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۷۹ تا ۹۰ ص ۷۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تیسری مثال: امام احمد رضا کو ایک استفسار بھیجا گیا جس میں یتیم سے متعلق تین سوالات تھے جن کا مجموعہ پانچ سطر سے زائد نہیں بنتا۔

امام احمد رضا کا قلم جو انایاں دکھاتا ہے تو عقل محو حیرت ہے کہ ۵۰ صفحات کی مسافت طے کرنے سے پہلے قلم رکھنے کا نام نہیں لیتا۔

حضرات محترم :- میں آپ کو یہ کیوں نہ بتاؤں کہ فتاویٰ رضویہ ج اول جس کی جدید طباعت بعد سارے تین جلدیں بنی ہیں میں کل ۱۱۴ سو ۱۱۳ درج ہیں جنہیں یکجا جمع کرنے سے مشکل ۳۰ صفحات بنیں۔ میں نے جب سارے تین جلدوں کے صفحات کا حساب لگایا تو ۲۵۸۰ صفحات بنے۔

آپ نے سمندر کو کوزے میں بند کرتے تو کسی کو دیکھا ہوگا مگر بند کوزے کو سمندر پر پھیلاتے امام احمد رضا کے سوا کسی اور کو نہ دیکھا ہوگا۔

چوتھا امتیاز: فتاویٰ رضویہ میں تحقیق و تدقیق کے جوہر یا بہائے گئے ہیں دوسری کتب فتاویٰ ان کے تہی دامن ہیں۔ اس کی بھی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

پہلی مثال: مسئلہ یہ ہے کہ اگر آدمی پانی کے استعمال پر قادر ہو تو وضو و غسل فرض ہے اور اگر پانی سے عاجز ہو تو تیمم کرے۔

پانی سے عاجز ہونے کی عموماً کتب فقہ میں ۱۲/۱۰ صورتیں مذکور ہیں مگر فتاویٰ رضویہ میں پانی کے عاجز ہونے کی ۵۷ صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۴۱۱ تا ص ۴۴۰)

دوسری مثال: مسائل فقہ میں سے ایک معروف مسئلہ مسئلہ لعدہ ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص پر غسل فرض ہو اس نے غسل کیا مگر بدن کا کچھ حصہ خشک رہ گیا اور پانی بھی ختم ہو گیا۔ پھر اسے حدث ہوا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اب حدث و جنابت دونوں جمع ہو گئے۔ پھر اسے پانی دستیاب ہوا مگر اتنا نہیں کہ وہ وضو بھی کر سکے اور غسل میں چھوٹے ہوئے حصہ بدن کو بھی دھو سکے۔ بلکہ اس پانی سے ایک ہی کام ممکن ہے یا وضو میں استعمال کر سکتا ہے یا غسل میں چھوٹا ہوا حصہ بدن دھو سکتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہو گیا ہے کہ ایسے میں یہ شخص کیا کرے۔

ہمارے فقہانے مسئلہ لعدہ کی چند صورتیں بیان کی ہیں۔ سب سے زیادہ اس مسئلہ کی تفصیل شرح وقایہ میں ہے جس میں ۱۵ صورتوں کا ذکر ہے۔

مگر فتاویٰ رضویہ میں مسئلہ لعدہ کی ۹۸ صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

تیسری مثال: فتاویٰ رضویہ کے مولف قدس سرہ العزیز سے سوال کیا گیا کہ حلال جانوروں میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں۔

اس کا جامع جواب آپ کو ذخیرہ کتب میں فتاویٰ رضویہ کے علاوہ کہیں نہیں ملے گا تقریباً نصفی ہر کتاب میں خواہ اس کا تعلق مسنون و شرح سے ہو یا کتب فتاویٰ سے ہوسات چیزوں کو مکروہ لکھا ہے۔

بعض نے چار پانچ کا اضافہ کیا ہے مگر مولف فتاویٰ رضویہ نے احادیث و آثار اور فقہاء کی عبارات متفرقہ کو سامنے رکھ کر حلال جانوروں میں اشیاء مکروہ کی تعداد کو ۲۲ تک پہنچایا (ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۲۶ مطبوعہ المجد داماد امام احمد رضا اکیڈمی)

چوتھی مثال: احمد پورشرقیہ ضلع رحیم یار خاں کے ایک عالم مولانا نظام الدین نے فتویٰ جاری کیا تھا کہ ذنب کی قربانی تو جائز ہے مگر بھیڑ کی قربانی جائز نہیں۔

اس عالم نے اپنے مدعی پر بظاہر ایسے زبردست دلائل قائم کیے کہ استاذ المعقولات علامہ احمد حسن کانپوری علیہ الرحمۃ (استاذ گرامی علامہ غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بہاولپور) جیسی شخصیت بھی ان دلائل کے آگے چکر اگئی۔

علامہ احمد حسن کانپوری نے اس مشکل کے حل کے لیے امام احمد رضا کے در فیض پر دستک دی۔ امام احمد رضا نے مولانا نظام الدین کے دلائل کا محاسبہ کیا پھر قرآنی آیات سے اور ۹۷ کتب کے حوالوں سے ثابت کیا کہ ذنب کی طرح بھیڑ کی بھی قربانی جائز ہے۔

پانچواں امتیاز: عموماً کتب فتاویٰ میں آپ کو سوالات کے جوابات بے حوالہ ملیں گے۔ یا ایک دو کتابوں کے حوالے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ۱۵/۱۲ کتب کے حوالے دینا عام بات ہے۔ صرف مسئلہ سماع موتی پر چار سو کتب کے حوالے پیش فرمائے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ بوجہ علالت تبدیلی آب و ہوا کے لیے شاید بقی تال جانا پڑا۔ اس کے باوجود کہ ان کے پاس کتاب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی ایک استفسار کے جواب میں ۱۱ کتب کے حوالے عبارات کے تحریر فرمائے۔ استفسار کے جواب کے آغاز میں امام احمد رضا کے کلمات معذرت ملاحظہ فرمائیے فقیر ۲۹ شعبان سے بوجہ علالت رمضان کرنے اور شدت گرما گزرنے کو پہاڑ پر آیا ہوا ہے وطن سے مجبور کتب سے دور لہذا شرح و سبوط سے معذور مگر حکم مسئلہ بھرا اللہ تعالیٰ واضح میسرور۔

حضرات گرامی۔ اس مختصر وقت میں راقم صرف پانچ امتیازات پیش کر رہا کہ وہ فتاویٰ رضویہ کے امتیازات گنوانے کے لیے دفتر درکار ہے مولف فتاویٰ نے فتاویٰ شریفہ میں تحقیق و تدقیق کے وہ دریا بہرائے جنہیں قاری دیکھ کہ بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں



## امام احمد رضا کا دس نکاتی فارمولہ

فروغ اہلسنت کے لیے

ملک قاری محمد اکرم اعوان۔ علی شریف (خوشاب)

- ۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
  - ۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
  - ۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔
  - ۴۔ طلباء طلبہ کی جانچ ہو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھ جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔
  - ۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریر، تقریر اور وعظاً و منظرۃ اشاعت دین و مذہب کریں۔
  - ۶۔ حمایت مذہب و رد بد مذہبیاں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔
  - ۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔
  - ۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے اعطاء یا منظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی امداد کے لیے اپنی فوجیں، بیگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
  - ۹۔ جو ہم میں قابل کار ہو جو اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
  - ۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کی حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیہ و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق ﷺ کا کلام ہے..... (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

## ساقی حب نبی

سید عارف محمود مجبور رضوی (حجرات)

بچ رہا ہے چار سو اٹھارے افکار کا  
حق تعالیٰ نے تجھے نبی بنا دیا ہے وہ ارفع مقام  
کتے ہی ادوار سے جاری ہے تیرا فیض عام  
انفرادی وصف یہ حق سے تجھے ارزاں ہوا  
خلعت کر لیا، امام نعت گویاں کی ملی  
پھول مہتابے ہیں نعت مصطفیٰ کے واہ وا  
محفل عشق نبی کو تیرے نعروں سے فروغ  
کنز الایمان واقعی ہے کنز الایمان دوستو  
ہیں خزینہ علم کا تیرے فتاویٰ مرجع  
منظر اسلام کی تیرے عقائد سے صو  
ہم ہم شریا ہے ترا رنگیں قلم  
تیری تحریروں نے پایا قول فیصل کا لقب  
منزور تیرا تبحر، معتبر انداز ہے  
نوحیت ہے جہاں تیرا تفنیل دیکھ کر  
چار سو آفاق میں شہرہ ہے تیرا جا بجا  
نام تیرا رہتی دنیا تک نمایاں ہو گیا  
انطق سے تیرے ہیں گویا بوحیثہ مرجع  
تو منبر، تو محدث، تو محقق، تو فقیہ  
آپ ہی اپنا بدل ہے آپ ہی اپنی مثال  
تیرے آگے جمے گا نہ کوئی بھی خود رو فقیہ

کس میں بہت ہے کرے جو ادعا انکار کا  
تذکرہ حشر جاری ہے تیرے آثار کا  
مل گیا اعزاز تجھ کو منفرد گھر بار کا  
نعت گوئی کو تری رتبہ ملا شہکار کا  
تاج، زینب سر بنایا مدحت سرکار کا  
معترف ہر اہل دل ہے و نشیں اشعار کا  
رج گیا ہر ایک دل میں رنگ تیری مہکار کا  
کھل گیا گویا دبستان عظمت سرکار کا  
واہ کیا جوہر کھلا ہے کلک گویا بار کا  
منظر اسلام ہے ہر رخ ترے کردار کا  
مثل بحر نکلاں لہجہ تری ستار کا  
تیری تحقیقات کو درجہ ملا معیار کا  
پھر کوئی تجھ سانہ پایا آج کلام اظہار کا  
ناطقہ سرگرمیاں ہے یہاں انبیاء کا  
جامعات دہر میں موضوع ہے تو تذکار کا  
حق تعالیٰ نے ادا حق کر دیا حق دار کا  
فیض ہے تجھ میں فروزاں غوث کے انوار کا  
سچے کوئی ثانی غلام احمد مختار کا  
ساتھ دے گا کون تیری سرعت رفتار کا  
تیرے آگے چھب سکا نہ طعنے اشعار کا



بدعتیان زمانہ کے تدارک کے لیے  
اس قدر محبت و مساکت طبع، بے دین تین  
تیر کی طرح ترازو کفر کے سینے میں ہے  
آج بھی تیرا حوالہ ہے ہدایت کی سند  
آج بھی پورے جہاں میں لائق عزت ہے تو  
تو کہ خاطر میں نہیں لایا کسی گستاخ کو  
آندھیاں بے شک چلیں تیرے تقابل کیلئے  
ساقی حب نبی! تیرے تعاقب کے سبب  
مرکز عشق نبی ہے آستانہ رضا  
خواہش محبوب تھی مجبور کے پیش نظر

بن گئی جو اک وسیلہ مدح کی ہمنگار کا

ملک محبوب الرسول قادری

### امام احمد رضا کی وصیت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت جن جلال کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے۔ صحابہ سے تابعین روشن ہوئے۔ تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے۔ اُن سے آخر مجتہدین روشن ہوئے۔ اُن سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ ہم سے روشن رہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی سچی محبت اُن کی تعلیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور اُن کے دشمنوں سے بگنی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں کوئی توہین پاؤ۔ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے دودھ سے کھینچی کی طرح نکال کر چھینک دو۔ میں ہمیشہ تمہیں یہی بتاتا رہا اور اس وقت بھی میں عرض کرتا ہوں۔

تاجدار بریلی اور منظر اسلام

### ایک تحریک..... ایک درسگاہ

راجہ محمد طاہر خان رضوی ایڈووکیٹ..... جہلم

دستور خداوندی چلا آ رہا ہے کہ جب جب باطل طاقتیں دین حق کو پامال کرنے کی کوشش کرتی رہیں اور ایوان دین پر شب خون مارتی رہیں۔ تب تب پروردگار عالم کی طرف سے کوئی نہ کوئی مرد مجاہد اس دنیا میں تشریف لا کر باطل طاقتوں کو ریزہ ریزہ کرتا رہا  
امر باطل کی دین چادر کا تانا بانا نکھیرتے رہے اس خدا کی عطا کردہ طاقت کے ذریعہ دین پر کھر کر سامنے آتا رہا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور قیامت تک جاری رہے گا۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد پھر دین اسلام کو صفحات ہستی سے مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لیے ہزار ہا کوششیں کیں لیکن باطل کا کوئی حربہ کام نہ آیا اور اسلام حسب سابق پھلتا پھولتا رہا کبھی حضرت مجدد الف ثانی تشریف لاتے ہیں اور کبھی امام احمد رضا خان بریلوی۔ تاجدار بریلی سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی کی ذات گرامی وہ ذات ہے جس نے دین شین کی حفاظت اور مسئلہ اہل سنت کی اشاعت کے لیے سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

جب دین متین کے نام سے بے دینی پھیلائی جا رہی تھی۔ جب صحرائے نجد سے اٹھنے والا رسول دشمنی کا طوفان برصغیر میں پھیل رہا تھا۔ جب مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی خاندانی روایات سے بغاوت کر کے تقویۃ الایمان، صراط مستقیم جیسی زہریلی، ایمان سوز کتابیں لکھ کر پورے ملک میں آگ کے شعلے بھڑکا دیئے۔

ایسے پر فتن دور میں سرزمین بریلی سے ایک مرد آہن، قافلہ عشق کا سالار، تاجدار بریلی دیو بندیوں و ہابیوں اور فرقہ باطلہ کی سرکوبی کے لیے مجاہدانہ جاہ و جلال کے ساتھ اٹھا جیسے آج دنیا رسول پاک ﷺ کا سچا نائب تصدیق حق میں صدیق اکبر پر تو، حق و باطل میں امتیاز کرنے میں عمر فاروق کا مظہر۔ رحم و کرم میں عثمان ذوالنورین کی تصویر۔ باطل شکنی میں حیدری شمشیر منقولات و



مفتواات میں بجز خازن علوم ظاہری و باطنی میں دریائے تائید اکتار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے نام سے پہچانتی ہے۔ وقت کے ان طوفانوں میں مسلمان بے چارے تنکے کی طرح چٹکے کا رہے تھے۔ اسی سیاسی کشمکش اور مذہبی اضطراب میں بریلی کی دھرتی میں ایک احمد رضا کی شخصیت تھی۔ جو ہندی مسلمانوں کی قیادت کر رہی تھی۔ وہ انگریزی حکومت سے باغیانہ ذہن رکھتے تھے اور دوسری طرف اہل ایمان کی ملی کھٹکھٹ میں حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔ باطل کی سرکوبی اور ایمان و عقیدہ کی صحیح ترجمانی اپنی باطل شکن تحریروں سے کر رہی تھی۔

یادگار اعلیٰ حضرت دارالعلوم منظر اسلام بریلی: ایک تحریک، ایک درس گاہ: دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف ایک تحریک اور درس گاہ ہی نہیں امام احمد رضا کی وہ ایمانی تحریک و تنظیم ہے جس نے مسلمانان عالم اور خصوصاً مسلمانان ہند کے قلوب کو نور عشق مصطفیٰ ﷺ سے منور کر دیا۔ رب العالمین کے حبیب کریم کے نور عشق سے برصغیر کے چپے چپے کو روشن کر دیا ہزاروں علماء، محدثین فقہاء اور صاحبانِ محراب و منبر شب دنیا کے گرد و نواح میں دین مصطفویٰ ﷺ کی تبلیغ و فروغ میں مصروف اور سرگرداں ہیں اس درس گاہ کے مہربان منت میں۔ یہود و بنود نصرانیوں اور دیگر باطل قوتوں کے تعاون سے بے نیاز ہو کر اللہ عزوجل اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے توکل پر فقیرانہ انداز میں دین و مصلحت کی ترویج کے لیے ہمد تن کاوش کر کے اسے عروج و کمال کی انتہا تک پہنچایا۔

مسلمانان ہند کے ایمان کی حفاظت کی۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں شریک ہو کر دو قومی نظریے کا پرچار کیا۔ بنارس کی عظیم سنی کانفرنس اسی کا تسلسل ہے قیام پاکستان کی قرارداد کی منظوری کے بعد قیام پاکستان کے حق میں نہ صرف فتویٰ دیا بلکہ قیام پاکستان کی راہ ہموار کرنے کے لیے اس ادارے کے علماء کرام نے برصغیر پاک و ہند کے چپے چپے کا دورہ کیا۔

منظر اسلام کی عظمت رب العالمین، عظمت رحمۃ اللعالمین ﷺ و مقام رحمۃ اللعالمین ﷺ عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و عظمت اولیاء کرام

اللہ کی مخلصانہ جدوجہد کے نتیجے میں کروڑوں مسلمانان ہند بد مذہب اور لادینیت کی ظلمتوں سے محفوظ ہو گئے۔

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف قرآن و سنت کی تعبیر کا نام ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام اور اولیاء کرام (بزرگان دین) کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔ یہ سیرت و کردار کی فوٹو کا نام ہے جو صحابہ کرام اور بزرگان دین کی سیرتوں سے ہوتی ہے۔

دارالعلوم منظر اسلام کے بزرگوں میں اخلاص، للہیت، تواضع سادگی تقویٰ، طہارت، حق گوئی، بے باکی پائی جاتی ہے۔ جو ہر دور میں علماء و حق کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ جس کا ثبوت تاریخ کے صفحات پر موجود ہے دارالعلوم منظر اسلام نے رسول و شفی کے طوفان کا مقابلہ مردانہ وار کیا۔ جو تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔

دارالعلوم منظر اسلام سے وابستگان، عقیدت مند ان اعلیٰ حضرت علیہ السلام کے لمحہ فکریہ ہے۔ سوچیں کہ بانی منظر اسلام اور اکابرین اہلسنت کا کیا مشن تھا۔ ان بزرگوں کی زندگیاں کیسی تھیں۔ دارالعلوم منظر اسلام کے وابستگان نے قرآن و سنت کا پیغام، عشق رسول ﷺ کا پیغام کہاں کہاں تک پہنچایا، دارالعلوم کن مقاصد کے تحت قائم کیا گیا۔

آج وابستگان منظر اسلام، عقیدت مند ان اعلیٰ حضرت و دیگر اہلسنت سوچیں۔ آج ہم کیا کر رہے ہیں۔ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں۔ اس امت مسلمہ کی اصلاح کرنی ہے۔ آج کے دور کے فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے منظر اسلام تو ایک ایسا چراغ ہے جس نے درجنوں نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں چراغ روشن کیے وہ چراغ مختلف مقامات پر آب و تاب سے روشن ہیں۔ جہاں اندھیرا دیکھا منظر اسلام نے ایک دیا روشن کر دیا۔ آج دنیا کے گوشے گوشے میں منظر اسلام کے چراغ روشن ہیں۔ منظر اسلام کے فیضان کا نور ہے۔

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام زندہ باد

انوار رضا کے عظیم الشان تاجدار بریلی نمبر کی اشاعت پر محترم ملک محبوب الرسول قادری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(محمد احمد شفیق... تاج سنٹر... لاہور)



DARUL ULOOM NAEEMIA

Block # 15, F. B. Area, Karachi,  
Phones : 6324236 - 6314508

دارالعلوم نعیمیہ

ہدایہ اندیشہ بنی اسرائیل کراچی

04/04/2003ء

محترم جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب  
مددِ باطنی سہ ماہی "انوار رضا" لاہور  
السلام تحمید و ثناء اللہ و ربکات۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے توفیقِ عظمیٰ و ادبی جدید سے کے زیرِ اہتمام عظیم الشان "تاجدار بریلی"

نمبر نکال رہے ہیں۔ یہ آپ کیلئے بلاشبہ ایک سعادت ہے اور اہلسنت کے لئے باعثِ افتخار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امامِ اہلسنت، مجددِ مائتہ تہامیہ، حالیہ و آئندہ مفسرِ عہدِ حاضر، محدثِ اکمال، فضیلِ علی الاطلاق، امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ و قدس سرہ العزیز کی شخصیت ایسا جامع و کامل و مالی مرتبت ہے، جسکی ملی سلطنت و شرکت اور خاقانِ اسلام پر نسبت انشاء اللہ اعزیز آئندہ صدیوں تک ترازو بن سکے اپنی پوری آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ آفتابِ کعبہ کی طرف منظرِ علم و حریت پر چھائی رہے گی۔ ان کی پیدائش ہوئی عرصہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چارہواں عالم پھوٹی رہے گی اور ہر آنے والے دن کے ساتھ اس کی فوٹو اور فیضِ رسائی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ و قدس سرہ العزیز جس ایک فرد بن سکے ایک جامع ہیں، آپ کے نام اور کام کی طرف اطرافِ عالم میں بے شمار "جامعات" منسوب ہیں اور انھیں ہر ایک کی ملی شخصیت کی مختلف جہات پر بی ایچ۔ ڈی کی سطح پر کام پور ہے، کئی بے وجہت مکمل ہو چکے اور ان پر بی ایچ۔ ڈی کی شہادت عطا کی جا چکی ہیں اور کئی مکمل کے مراحل میں ہیں، کئی پر کام پور ہے اور کئی تجویز کے مراحل میں ہیں لیکن پھر بھی گنتا بھی ہے کہ "حقِ قویہ ہے کہ حقِ ادا ہے"۔

آپ کا عزمِ لائقِ صدِ حسین ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے جدید سے کے کریمت پر پہنچے بھی کئی مرکزِ انار و مالیشین موجود ہیں جن میں "ختم نبوت" کا شدید سب سے نمایاں و ممتاز ہے، کئی معاصر علمی، ادبی، تحریری اور سیاسی شخصیات کو آپ نے علمی و ادبی خراجِ حسین بخش کر کے تاریخ کا ایک امت اور اصولِ وحدہ بنا دیا ہے جن میں قائدِ اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہم العالی، مجددِ ملت مولانا عبدالستار خان یازہی قدس سرہ العزیز اور ملک العلماء (۱۳۱۰ھ تا ۱۳۸۰ھ) علامہ مظاہر بنیادی قدس سرہ العزیز کی شخصیات نمایاں ہیں۔ میں آپ کے اخلاص، معنی جیم منہ مسئل اور جذب و ذوق کے برآں ارتقا و ترقی دیکھنے والوں کو اللہ رب العزت آپ کو باوجود فرمائے اور آپ کی سیاسی کوششوں کو سراہتا ہے۔

والسلام

مفتی عزیز (رحمہم اللہ)

حیدر میں مرکزی روایت ہلالِ کبلی پاکستان  
مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی

آہ! مولانا ملک غلام مرتضیٰ اعوان مرحوم

## مسکبِ رضا کے بے لوث سپاہی کی رحلت

موت ایک اہل حقیقت ہے جس سے ہر ذی روح کو ہر آنہ ہوتا ہے۔ ضلع سرگودھا کی تحصیل شاہ پور میں مولانا ملک غلام مرتضیٰ اعوان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو مسکبِ امام احمد رضا کے بے لوث سپاہی تھے۔ مرحوم نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول، حبِ رسول ﷺ کے فروغ کے لیے جدوجہد کرنے میں گزاری مرحوم کی ولادت بیسویں صدی عیسوی کے تیسرے عشرے میں ابتدائی ایام میں ہوئی والدِ شہداء حضرت مولانا مفتی غلام قادر اعوان ایک مفتی اور پرہیزگار انسان تھے اور جید و مستند عالم و محقق بھی اس زمانے میں دہلی اور آگرہ سے مفتیانِ عظام ان سے اپنے فتاویٰ کی تائید و توثیق کراتے تھے۔ حضرت مولانا غلام مرتضیٰ مرحوم نے اس ماحول میں آنکھ کھولی ساری زندگی کتابیں پڑھنے، پڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے لئے میں گزاری نعت شریف کا انتہائی شوق تھا۔ تسلسل اور اہتمام سے نعت شریف سنت کتابوں سے اس قدر محبت تھی کہ اپنے ہاں نادر و نایاب کتب جمع کرتے آپ کے کتب خانے میں آج بھی نادر و نایاب نسخے موجود ہیں تحریک ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا اعلیٰ سیاسی بصیرت کے حامل تھے اور آپ کا شمار علاقہ بھر میں باشعور اور دانالوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ نے نماز کو ہمیشہ قائم رکھا۔ اپنے گھر کے ساتھ خود ہی مسجد تعمیر کرائی۔ باقاعدگی سے ہر سال اعتکاف کرتے تھے۔ ساری زندگی میں کبھی بھی سہوئے آفتاب طلوع نہ ہوا۔ باقاعدہ ایصالِ ثواب کرنا اور گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی کا ورد کرنا آپ کا ہمیشہ کا مامول تھا۔ آپ نے 11 اپریل 2003ء بروز جمعہ المبارک تہجد کے وقت (صبح اڑھائی بجے) رحلت فرمائی۔ آپ کے چھ صاحبزادگان مشتاق احمد، میجر مختار احمد، الطاف احمد، اشفاق احمد، محمد بشیر اور محمد نصیر ہیں جبکہ آپ کے تین بھائی تھے غلام مصطفیٰ مرحوم، غلام بیانی اور غلام صدیقی۔ آپ نے سارے شہر اور پورے علاقے کو سو گوار چھوڑا۔ آپ کی بیعت حضرت مولانا قادری فیہ وزغلی رہ۔ اللہ تعالیٰ سے تھی آپ نے مشہور بزرگ حضرت ایرانی شاہ صاحب رحمہ اللہ سے بھی فیض حاصل کیا اور پہلے پبلک کثرت سے میر بل شریف بھی اپنی نسبت رکھی۔ آپ کی وصیت تھی کہ آپ کا جنازہ درگاہِ عالیہ پبلک شریف کے شہادہ نشین حضرت صاحبزادہ پروفسر محبوب حسین چشتی رحمہ اللہ پڑھائیں۔ وقت وصال آپ کا پیرہ ہفت پر سکون تھا اور مسکراہٹ آپ کے لبوں پر کھیل رہی تھی۔ رحمتہ اللہ علیہ و رحمۃ و استعنا



**پیغام.....** علامہ صاحبزادہ حامد رضا..... وزیر اوقاف حکومت آزاد جوں و کشمیر

اس حقیقت سے انکار کیسے کیا جاسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام ابلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ علم و عمل، عشق و محبت، فقر و سخاوت، سادگی و متانت، ذہانت و قابلیت، اخلاص و ولایت، لیاقت و صلاحیت، اور عرفان الہی و ولایت کے بحر و ذخار تھے۔ ان کا فیض جب سے اب تک برابر جاری و ساری ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول و محبوب بندے تھے اور انہیں رحمہ اللہ کی خاص توجہات نصیب تھیں۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ کریم کے دین کی سر بلندی اور ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی یہی وجہ ہے کہ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہوگا جہاں آپ کے فیض یافتگان نے خدمت اسلام کا فریضہ سر انجام نہ دیا ہو۔ انہیں 65 سے زائد علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی اور وہ ہر فن میں صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ صیسی ہستیاں صدیوں کے بعد مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام دی جاتی ہیں۔ امام احمد رضا نے تنہا بدعتیہ اور بدعتی کے سیلاب کے سامنے بند باندھا اور تجدید دین کا فریضہ نہایت آحسن طریقے سے سر انجام دیا فتویٰ رضویہ اور کنز الایمان آپ کے ایسے شاہکار ہیں کہ جن کو کبھی بھی فروغ و شہرت نہیں کیا جاسکے گا۔ میں اس حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی خدمات اور آپ کے یادگار علمی و فکری و علمی و فکری اسلام کی خدمت و اشاعت کی تقریبات کی مناسبت سے انوار رضا جوہر آباد کو "تاجدار بریلی نمبر" شائع کرنا نیک فال خیال مانتا ہوں یقیناً یہ باعث صداقت و اصرار ہے میں حنیف بھائی ملک محبوب الرسول قدس سرہ و شہر گزار ہوں اور انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتے ہوئے فرض کفایہ ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس اہم پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے ان کے لیے داریں میں سعادتوں اور کامیابیوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

**پیغام.....** صاحبزادہ سید ضیاء النور شاہ..... کوآرڈینیٹر..... دی مسلم بینڈز

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ مجلہ "انوار رضا" نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام ابلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ کے حوالے سے عظیم الشان تاجدار بریلی نمبر کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ کا نام برصغیر میں مشفق رسول ﷺ کے حوالے سے استعارہ ہے انہوں نے ساری زندگی رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ وفاداری کا درس دیا۔ ہم نے اپنے بچپن سے ہی اپنے گھروں میں امام ابلسنت کا پیغام سنا ہمارے والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس قدر محبت تھی کہ وہ نومو لو د بچوں کے نام آپ کے اسم گرامی پر ہی احمد رضا رکھا کرتے تھے۔ ہمارے برادر بزرگ اور سجادہ نشین سوہدرو شریف حضرت قبلہ جن پیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ سینکڑوں بچوں کے نام احمد رضا رکھے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ امام احمد رضا کے مشن فروغ و اشاعت رسول ﷺ کے نظریے پر مکمل طور پر کار بند ہونے بغیر نفاذ انعام ﷺ کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔

اہل علم کو امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیقی کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت کی کتب کے دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی اور عربی زبان میں معیاری تراجم کیے جائیں ان کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے کام کو عملی طور پر آگے بڑھایا جائے اور معاشرے سے بدعات کے خاتمے کے لیے امام احمد رضا کی تعلیمات کو پیش نظر رکھا جائے تو معاشرے میں صحت مند انقلاب آسکتا ہے۔

میں برادر و ملک محبوب الرسول قادری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دعاؤں اور نیک تمناؤں اس کار خیر میں ان کے ساتھ ہیں۔

## سپاس خلوص و الفت

بخدمت جناب محترم ملک محبوب الرسول قادری صاحب

صاحب اور راک و دانش نیک طینت با اصول  
دلش شیر خدا کا ہے سہا اہلک قبول  
دین و دنیا میں رہے وہ کامراں فیض الامین  
محسن علم و ادب ہے ملک محبوب رسول

صاحبزادہ فیض الامین سیالوٹی فاروقی



## قطعہ تاریخ

استخراج:- حضرت پیر سید گل حسین شاہ کاظمی ر.و  
چھوکر کلاں..... گجرات

سہ ماہی مجلہ مہر منیر انوار رضا

لکھا جو راقم نے کر کے انتخاب اس کی ہے تاریخ بھی کچھ "جواب  
ظاہر ہو تاریخ اک چیز سے شوق سے سن لو ذرا مجھ سے شباب  
شاہ دول احباب اس تاریخ سے اور پانچ کر زہرہ دشمن ہو آب  
سب سے پہلے عدد مفروضہ کو لکھ جو بھی آئے تیرے دل میں اسے جناب  
پھر اسے بارہ سے جلدی ضرب کر اور پانچ اس میں جمع کر دو شباب  
چھ سے کر تقسیم جو باقی رہے ضرب عدد رفتہ سے کر دو شباب  
اور اس پر کر اضافہ چار کا تاکہ تیرا ہو درستی سے حساب  
سال ہجری شوق خاطر سے سنو ظاہر ہو تاریخ مثل آفتاب

۲۰۰۳

نہیں تھے احباب سارے ہم خیال قادری مسئلہ توحید پر تھی گفتگوایاں ہو رہی  
سورۃ اخلاص پر اس مسئلہ کا اختتام جب ہوا تو خوش ہوئے آقا محمد ﷺ کے غلام  
عابد و مختار سے مسعود نے پھر یہ کہا مادہ تاریخ لکھ دو بہر انوار رضا  
اس کی مطلوب تاریخ ہجری ہو یا عیسوی جس کو پڑھ کر شاد ہوں جو اہل ایمان ہیں سبھی  
سورۃ اخلاص کے اعداد کو دگنا کیا سر اعداء کاٹ کر سن عیسوی ظاہر ہوا

"نمایہ ناز مرکز فیضان" (۱۳۲۲)

## مجلہ "انوار رضا" جوہر آباد کو

دنیا کے اسلام کی عظیم درس گاہ  
دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے صد سالہ جشن اور امام اہلسنت  
اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ  
کی خدمات و تعلیمات، افکار اور کارناموں کے  
حوالے سے عظیم الشان تاریخی

## تاجدار بریلی نمبر

شائع کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں  
اللہ تعالیٰ اس عظیم خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور  
اس مجلہ کے چیف ایڈیٹر

## ملک محبوب الرسول قادری

اور ان کے رفقاء کو اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

## صاحبزادہ محمد مسعود احمد قادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ "اہلسنت" گجرات



## جشن صد سالہ - دارالعلوم منظر اسلام

ذکر روز و شب کریں قدرت کے اس انعام کا  
یادگار اعلیٰ حضرت، منظر اسلام ہے  
مفتی اعظم بنائے منظر اسلام ہیں  
منظر اسلام ہے تحریک عشق مصطفیٰ  
منظر اسلام سے تجدید دین حق ہوئی  
منظر اسلام سے پھیلی ہے خوشبوئے نبی  
منظر اسلام سے پائی عقائد نے جلا  
منظر اسلام نے توڑا ہے بدعت کافروں  
منظر اسلام سے خائف ہے مشرک گروہ  
منظر اسلام ہے فحشاء خپ نہی  
منظر اسلام ہے قبلہ نمائے اہل حق  
منظر اسلام سے روشن ہوئے کوہ و دامن  
منظر اسلام ہے سرخیل یزم عاشقان  
منظر اسلام ہے اہل سنن کی آبرو  
منظر اسلام ہے جملہ سلاسل کا نقیب  
منظر اسلام ہے اک مرکز مہر و وفا  
منظر اسلام کی عظمت کا قائل ہے جہاں  
منظر اسلام ہے سوبان روح گمراہاں  
سر زمین عاشقان ارض بریلی مرجا  
تاجدار اہل سنت ہیں امام احمد رضا  
ساری دنیا کو پلائے جام آداب نبی  
گلستان اعلیٰ حضرت تا ابد مہکا رہے  
شہر مولیٰ سے ملا مجبور کو بھی یہ شرف

جشن صد سالہ مبارک منظر اسلام کا  
منظر اسلام، پیکر جتہ الاسلام کا  
چار سو پھیلا ہوا ہے کیف جن کے جام کا  
منظر اسلام ہے داعی خدا کے نام کا  
منظر اسلام سے احیاء ہوا اسلام کا  
منظر اسلام سے مہکا چمن اسلام کا  
منظر اسلام نے گچھا ہے سر اہام کا  
منظر اسلام نے بدلا ہے رخ ایام کا  
منظر اسلام ہے سرکوب ہر الزام کا  
ترجمن ہوتا ہے یاں ہر ایک تشنہ کام کا  
ہے یہ سر چشمہ خدا کے دین کے پیغام کا  
فخر سے اونچا ہوا سر عالم اسلام کا  
سینوں پر یہ کرم ہے چرخ نیلی قام کا  
تا ابد باعث رہے گا عزت و اکرام کا  
مرفح حسن عقیدت ہے یہ خاص و عام کا  
عشق و مستی تریبہ ہے اس کے پورے نام کا  
پوری دنیا میں ہے شہرہ منظر اسلام کا  
اس سے شمع کھاتا ہے دل باطل کی کل اقسام کا  
مل گیا اعزاز تجھ کو منظر اسلام کا  
سلسلہ اب بھی رواں ہے جن کے فیض عام کا  
جیتے جی اونچا کیا جھنڈا نبی ﷺ کے نام کا  
حشر تک چرچا رہے گا اک صدی کے کام کا  
مدح خواں ہے ایک یہ بھی منظر اسلام کا

سید عارف محمود مجبور رضوی (گجرات)

تاریخ وصال اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ علیہ

پہلے مرتبہ ۱۳۳۰ھ

شیخہ فکرو: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی

اس مرتبہ میں دائیں بائیں داویہ افقی جہاں سے بھی جمع کریں وصال پورا آتا ہے یونہی سن و اہانت کا  
تاریخی مادہ قارئین کو اس خاص نمبر کے لیے صفحہ نمبر 68 پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (محبوب قادری)

صاحب ادراک	۳۲۷	عطر جہاں	۳۲۸	محقق یگانہ	۳۳۳
بادی طریق	۳۳۹	بدر اہل کمال	۳۳۳	عینی نفس	۳۳۰
معز دیار	۳۳۲	زکین ادا	۳۳۶	مرا پاک و حسن	۳۲۹
نافع عالم	۳۳۲	گرمی جہاں	۳۳۰	بدر لقا	۳۳۷

تاریخ وصال مولیٰ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ علیہ

پہلے مرتبہ ۱۹۲۱ء

زین پور	۲۷۲	اہل محبت	۲۸۶	بقری جہاں	۲۸۰
شع جہاں	۲۸۴	وقار العلماء	۲۷۹	صدر بزم غلاماں	۲۸۵
زور کار	۲۷۸	مرد زرنگ	۲۸۱	واللہ بزم گوار	۲۷۴
عشق وفا	۲۸۷	سکندر عالم	۲۷۵	ابر جود و سیر	۲۸۲



## اے امام احمد رضا! اے افتخارِ علم و فن!

امیر البیان میر حسان الحیدری سہروردی (اوبازہ) سندھ

اے امام احمد رضا! اے افتخارِ علم و فن! تیرا ثانی ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ چرچ کہیں تھے میں انوارِ کتاب اور تھے میں اہلِ احادیث تیرا آبادی علوم و فلسفہ کا تو امین آیت اللہ بھی ہے تو اور بیتہ اللہ بھی ہے تو تو امام سارگاہاں تو مرشد اہل سنن تو مجدد، مجتہد، علم و ادب کا شہسوار اے قائدِ تیری ٹھوکریں رہا زورِ فرنگ کاغذ کے بت ہوں یا کہ خاکسارانِ جہاں لرزہ بردارم تجھ سے کاغذ و ایوانِ فرنگ! منبر و منبر اب نازاں تجھ پہ اے شیخِ حرم! تیرا کل سنان و سرمایہ تھا عشقِ مصطفیٰؐ زمزم و کوثر تری گھٹی میں تھا اے پاکباز! ذکرِ تیرا نہ ملو اور تیری باتیں ملو یہ گو فصلِ حق اور کافی و کاکوروی کا جانشین! واہ کیا تھا حافظ کیا پایا تھا ذہن رسا آسمانِ حیرت میں، اور حسان تیرا مدحِ رخ

تیرا ثانی ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ چرچ کہیں فقہ و ستہ تجھ پہ نازاں بو حنیفہ زمین حکمت شاہ ولی اللہ تجھ میں شو قلم تجھ سے لرزاں فرقہ ہائے باطلہ اور اہلِ من مراء حق، مردِ جری، مردِ دانا، باطل شکن تیرا ہر ہر لفظ گوہر، شاعری و زعدن اے فقیر ہے نوا تیرے گدا شاہِ زمین خاک کر ڈالا تھا سب کا دبدبہ اور مردِ و فن تیرا شورِ حریت تھا نعرۂ دار و دین ہمسرا لوح و قلم، حیرے قلم کا بانگین گوشہ دامن میں تیرے بحر و بر، کوہ و دامن مفتیان کا گنگرے تھے عاشقِ سنگ و جن ہے تیری فکر رسا پھیلی چمن اندر چمن مجمعِ خوبی! تو اپنی ذات میں تھا انجمن سینکڑوں صفحات فقہ و سنہ از بر من و عن! اے رضا! حسان کو بھی بہرہٴ ذوقِ سخن

## محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی زیر نگرانی

کنال اراضی پر

دینی و عصری علوم کی مثالی درس گاہ

# جامعہ اسلامیہ لاہور

جس میں جامع مسجد

500 طلبہ کی اقامت گاہیں اور کلاس رومز شامل ہیں

## زیر تعمیر ہے

اہم شعبہ جات

تجوید و قرأت	حفظ	ناظرہ
کمپیوٹر سمیت جدید تعلیم	مڈل تابی اے	درس نظامی

جامعہ کی عطیات اور صدقات سے احاطہ فرما کر خدا شاکر رہیں

دعوتِ دین کے سلسلہ میں آپ بھی دستِ تعاون بڑھائیے

جامعہ اسلامیہ لاہور

ایچی ہاؤسنگ سوسائٹی - ٹھوکر نواز بیگ لاہور  
Tel: 5426342-5431450 Mob: 0300-4270964

## کاروانِ اسلام

205- جامع رحمانیہ شادمان I لاہور Tel: 7663314-7580004



نئے طریقہ امتحان کے عین مطابق

نہم، وہم (سائنس و آرٹس) ایف اے، بی اے، کا داخلہ شروع ہے

### خصوصیات

☆ نئے سلیبس اور نئے امتحانی نظام کے عین مطابق بہترین نوٹس ☆

☆ **ماہ طلبہ کے لیے تمام مہارت کا گنج** ☆ رہائش مفت ☆ ذہین طلبہ کی اعلیٰ

نمبروں کے لیے الگ تیاری ☆ باجماعت نماز لازم ☆ مسلسل 22 امتحانات کے

شاندار نتائج ☆ رزق طلال ہمارا مقصد، محنت ہمارا شعار، کامیابی ہمارا مقصد

انگریزی گرامر کا وہ طریقہ کہ ساری عمر طلبہ کے سینے میں محفوظ

رہے کل درجات کو گھم کر پڑھنے کے فن کی تربیت

تعلیم کے ساتھ تبلیغ کا وہ انداز کہ طلبہ کے اخلاق و کردار میں فوری تبدیلی

### اعزازات

☆ ہمارا میٹرک کا طالب علم سرگودھا بورڈ میں 772 نمبر لے کر دوسری اور ضلع بھر میں اول

پوزیشن حاصل کر چکا ہے۔ ہمارا بی۔ اے کا طالب علم کل 533 اور انگریزی میں

118 نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اول رہا۔

آپ بھی اپنے بچوں کی کمزور تعلیمی حالت کے سبب ان کی تعلیم روک کر مزدور بنانے سے

پہلے ایک بار ہمیں ضرور آزمائیں ہم انہیں دوبارہ تعلیمی دوڑ میں شامل کرنے کی ذمہ داری

چیلنج کے ساتھ قبول کرتے ہیں

کالج روڈ جوہر آباد

فون: 0454-723064

ذیشان اکیڈمی

اردو سیرت نگاری کی تاریخ میں اولیں منظوم تصنیف

اسلامی ادب کی تاریخ میں شاہنامہ اسلام کے بعد منفرد کاش

عالم مغرب کے گہوارہ علم آکسفورڈ اور مغربی تہذیب و تمدن کے مرکز

لندن کی فضاؤں میں فروزاں کی گئی شمع عشق و عقیدت

## سیرت طیبہ منظوم

نامور سکاٹر، محقق و دانشور، صاحب طرز خطیب اور قادر الکلام شاعر

## علامہ جاوید القادری

کے قلم سے تقریباً چوبیس ہزار اشعار پر محیط اس تاریخی مجموعے

میں سرور انبیاء ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف ادوار، فضائل و شمائل،

معجزات و کمالات، خصائص و امتیازات، آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور

تعلیمات کا عدیم النظیر منظوم، روح پرور اور ایمان افروز تذکرہ

ہر معروف کسٹمر کے لیے فراہم کیا جائے گا۔ براہ راست رابطہ کے لیے

Mob: 0300-9429027 محمد محبوب الرحمن قادری

0454-721787 - 042-7594003



7. Abdul Mujtaba Rizvi, Maulana, Tazkira-I-Mashaikh-I-Qadriya Razavia Banaras, India, P. 399.
8. Ahmad Raza, "Al-Ijaza Ar. Razavia li-mabjal-I-Makkatil Bahiya P. 301 (comparing Rasail-e-Radhavia vol. II).
9. As was narrated by Allama Mufti Shariful Haque Amjadi (d.1420/2000) to the undersigned at a gathering in Marahra in October 1999.
10. Mohammad Masud Ahmad Prof. Dr. "Imam Ahmad Raza Reflections and Impressions" (Translated by Professor Ziauddin Siddiqui) P. 40.
11. Abdul Hayee Lakhnowi "Nuzhat Al-Khava'ir wa-Bahjat Al-masane'wa- An-Nawazir Hyderabad Daccen, 1390/1970. P.39-41.
12. Fatawa Radhaviya Vol. IV, P. 149, (Ref: Masud Ahmed, Dr Hayat-e-Maulana Ahmad Raza Khan Bareilvi, (New Edition) 1999, P. 53.
13. Badaruddin Ahmed Qadri, "Imam Ahmad Raza aur unke Mukhalefeen" Gujrat, Pakistan P. 373.

محزون لطف و عطا تھے حضرت احمد رضا  
قلزمِ جود و سخا تھے حضرت احمد رضا  
جس سے تھی عشاق کے قلب و نظر میں تازگی  
وہ بارِ جاں فزا تھے حضرت احمد رضا  
عظمتِ کردار کے اغیار بھی تھے معترف  
پیرو خیر الوری تھے حضرت احمد رضا  
پیار سو ماحول میں تھی تیرگی ہو تیرگی  
ایسے میں دیں کی نیا تھے حضرت احمد رضا  
خالہ جذبی نہ کیوں منزل مرے قدموں میں ہو  
رہبر راہِ ہدی تھے حضرت احمد رضا

(خالد جڈلی۔۔۔۔۔ گو جبر انوال)

# مسلم میمنڈز انٹرنیشنل

دنیا کے 34 ممالک میں فعال اور منظم نیٹ ورک  
کے ساتھ انسانی خدمت کے جذبے سے مصروف عمل

فلسطين، یوگنڈا، موزمبیق، کشمیر اور افغانستان کے لئے اس سال بھی ادویات، خوراک

عقبات

صرف گزشتہ سال میں دو لاکھ تیس ہزار افراد مستفید ہوئے۔

میڈیکل سہولیات

بیسکڑوں، تاداز، یتیم بچوں کے لئے ماہانہ تعلیمی وظائف اور غسل کے لئے ماہانہ امداد

از ان سیانرس

ہر سال سینکڑوں بے روزگار افراد کو مختلف ہنر سکھا کر روزگار کے قابل بنانا

المجلد الثامن

نیت ورک میں شامل تقریباً تمام ممالک میں بنیادی تعلیم کے اداروں اور کمپیوٹر سسٹمز کا قیام

طریقہ

ملا لائے سینکڑوں ہینڈ میٹس کے علاوہ کنوؤں اور پائپ لائن کے ذریعے لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی

آپانی کی سہولیات

رسالہ عید الاضحیٰ کے موقع پر لاکھوں مہاجرین اور غرباء مساکین کے لئے قربانی کا اہتمام

قریبانی

تنگ اور قدرتی آفات کے نتیجے میں تباہ حال خاندانوں کی بھالی کے لئے سینکڑوں مکانات کی تعمیر

قبر مکانات

اس کے علاوہ خدمت کے کئی منصوبہ جات جن میں

ذکرِ احوال، مصروفات اور خیرات کی صورت میں آپ کا مستقل رابطہ کی ضرورت ہے

اپنی رکاوٹ، صدقات اور عطیات درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔



Muslim Hands International

House # 149, Street # 60, Sector I-8/3, Islamabad.

Tel: +92-051-4446363, Fax: +92-051-4446464.

Website : [www.muslimhands.org](http://www.muslimhands.org)



Bangladesh, America, Holland, Britain, South Africa, Egypt, Lebanon and Iraq etc. But if we may single out only one personality without prejudice to any one else, who has single handedly produced research articles and contributed to advance research work by others, especially in international Universities, he will be none than Prof. Dr. Mohamad Masud Ahmed, Ex-principal of postgraduate College Sukkur, Sindh Pakistan, who had at his credit 35 long years of services as an academician. The number of books written by him exceeds 100 which include, research papers, treatise, thesis, monographs. Besides he has written innumerable forewords almost on all important books written with reference to the works of Imam Ahmad Raza and some Islamic books. Out of these at least 20 books and 40 Articles are about the works & achievements of Imam Ahmad Raza.

Dr. Masud Ahmad is one of highly qualified and well-read scholars of the subcontinent. He has vast knowledge of Islamic Literature and indepth study of Quran, Hadith, History, Political Science, Economics, Biography, and Criticism etc. He is well versed in modern research techniques and style in all four languages that is Urdu, Persian, Arabic and English.

His style of writing is simple, systematic, logical, argumentive, appealing. He presents the facts in such a way that without hurting the feelings it goes to the heart of the reader. The greatest beauty and quality of his writing is its readability.

Thus his literature on Imam Ahmad Raza made inroad in the modernly educated circle and teachers and students of colleges/Universities at home and abroad. This has helped greatly in understanding the personality, thoughts and achievements of the Great Genius of the East, Imam Ahmad Raza Khan. That is why Prof. Dr. Mohammad Masud Ahmad is highly admired by the literary circles and he is

reputed as, "Maher-e-Razviat, (Expertise on the personality and writings of Imam Ahmad Raza).

In short Ahmad Raza Khan was such an illuminated versatile personality who has enlightened every aspect of the life of modern Muslims. He has lived a life as a leader and guide of the Muslim world. He guided the Muslims to the path of Allah's beloved ones and tried to restrain them from being astray.

His path was of knowledge, the knowledge that illuminates heart and mind with the love of the beloved prophet of Allah Almighty, Mohammad (blessings and peace be upon him). He was a great leader of the Muslims at times when they were being driven by Hindus, the English and the so-called Muslim leaders/Ulema who collaborated with Hindus and foreign power against the interest of Muslim of the sub-continent during the period after post Independence War and before pre-independence. He guided them to the path of Sunnah condemning all acts which come under the definition of innovation. While upholding the torch of knowledge of Quran and love for the Holy Prophet (grace and peace be upon him) he breathed his last on the 25<sup>th</sup> Safar-al-Muzaffar 1340 Ah (28<sup>th</sup> Oct. 1921), at the time of announcement (Azan) for call of Jumah prayer. May Allah bestow upon him His vast Eternal Blessings. Aameen.

## REFERENCES

1. Zafaruddin Bihari, Maulana. "Hayat-e-Alahazrat" 1938, Vol. 1 Karachi, P.1
2. Ibid.....P (2).
3. a) ibid P. 5 and 6.  
b) Also read "Tazkara-I-Ulama hind" (Persian), 1913 by Maulana Rahman Ali.  
c) Hayat Maulana Ahmad Raza Khan Bareilvi. By Prof. Dr. Mohammad Masud Ahmed, Karachi, 1998.
4. Ahmad Raza Khan, Imam Al-ijazah Ar. Razviah. P. 305.
5. Al-Ijaza Al-Razavia li-mabjal-e-Makkatee Bahiya P. 305.
6. a. Imam Ahmad Raza, Al-Ijazat Al-Matinali-ulama-I-Bakkahtiwal-madina P. 347 (Rasail-e-Rizvia Vol. II).  
b) Maulana Abdul Hayee Lukhnowi, Nuzhat-al-Khowatir Vol.8 P.38



English, Dutch, Turkish, Bengali, Sindhi and Pushto and is being converted into Persian as well. Many writers have written commentaries and explanatory notes on it.

Imam Ahmad Raza's poetical collection "Hadaiq-I-Bakhshish" a testimony of his poetical genius. There is a long list of scholars who paid rich tributes to his 'Natia Poetry'. Dagh Dehelvi, Dr. Ghulam Mustafa Khan, Dr. Mohammad Masud Ahmed, Dr. Iftikhar Azmi Sha-er Lukhnowi, Nazir Ludhyanvi, Allama Shams Bareilvi, Akhtarul Hamed, Hasrat Mohani, Hafeez Jalandhari, Hafeez Taib, Dr. Farman Fatepuri, Dr. Aslam Farrukh Abadi, Dr. Jameel Jalibi, Dr. Riaz Majeed, Dr. Najeebuddin Jamal, Shanul-Haq Haqqi, Iftekhhar Arif, Maulana Kausar Niazi, Niaz Fatehpuri, Ihsan Danish, Ahmed Nadeem, Dr. Inam-ul-Haq Kausar, Rees mrohi, Dr. Hazim Mohammad Al-Mahfooz, Dr. Hussain Mujeeb Misri, Dr. Rizq Mursi Abul Abbas, Dr. Abdul Munim Khafaji and many more renowned scholars and literary personalities from Arab & non-Arab countries are among the admirers of Imam Ahmad Raza's "Natia Poetry". Dr. Abdun Naim Azizi and Dr. Siraj Ahmed Bastavi have written Phd thesis on his poetry. Dr. Hazim Mohammad Almahfooz and Dr. Hussain Mujeeb Misri of Jamiah Azhar have translated "Hadaiq-I-Bakhshish" in to Arabic prose and poetry respectively. Dr. Hazim also compiled his collection of Arabic poetry (Nat) as well, and named Basateen-al-Ghufran.

One may imagine the impact of the versatile personality of Imam Ahmad Raza from the fact that research works at Phd. and M.phil levels are being conducted in 25 different universities the world over. At least 25 scholars have completed their research works out of which 7 obtained Doctorate degrees, whereas the rest got M.A. and M.Phil Degrees. An equal number is in preparation of submitting their Research papers in various Universities. The details of which may be studied in Dr. Mohammad Masud Ahmad's compilation 'Imam Ahmad Raza aur A'lami Jamiat'. Research

work has since started in Egypt and other Arab countries after Asia, Europe and America. Dr. Hazim Mohammad Al-mahfooz, Teacher in Jamia Al-Azhar has written a book 'Al-Imam Al-Akber Al-Majaddid Mohammad Ahmad Raza Khan' which was published by Raza Foundation, Lahore in 1998. Maulana Mushtaq Ahmed Shah Al-Azhari and Maulana Mumtaz Ahmed Sadeedi have obtained their M.phil Digrees from Jamia Al-Azhar on "Imam Ahmad Raza Khan as Islamic Jurist" and "Imam Ahmad Raza Khan as poet of Arabic Literature" respectively. Now Maulana Syed Jalaluddin of Bangladesh is writing his M.phil thesis from the Cairo University on "Imam Ahmad Raza Khan as the Reformer and condemner of Innovation".

Keeping in view of the high stature of the personality of this Genius of the East and his enviable services to the cause of Islam and Muslims, the Chancellor of Muhiuddin Islamic University, Azad Kashmir, Allama Sheikh Allaiddin Siddiqui (may Allah protect him) has announced the establishment of "Imam Ahmad Raza Chair" in his university.

Last, but not the least, Imam Ahmad Raza is the only personality in the Islamic world, nay the world over, regarding whom the research work is being conducted for the last 30 years, not only by individual scholars but by the institutions as well. Among them, Markazi Majlis-e-Raza (Lahore), Idara-I-Tahqueeqat Imam Ahmad Raza International (Karachi/Islamabad), Raza Academy (Mumbai), Majmaul Islami (Mubarakpur U.P. India), International Sunni Razvi Society (Mauritius), Raza Foundation (U.S.A), A'lahazrat Foundation (Chittagong, Bangladesh), Raza Academy (Britain), Raza Academy (South Africa) etc.

As regard the individuals doing research work on the personality and achievements of Imam Ahmad Raza, the list is very long as it contains the names of highly qualified and esteemed personalities of Indo-Pak subcontinent.



knowledge of mathematics, Physics, Astronomy and Astrology etc. In fact he was a man of versatile learning. During his stay at Makkah Sharif and Madina Munawwara (1324/1906) he wrote several treatises and gave verdicts to some questions received from various scholars. They were dumb stricken to see his vast knowledge on the text of books on Muslim Jurisprudence and disputed dogmas, his quick writing and intelligence. (11)

These and such other reflections and impressions of scholars of the sub-continent and Haramain-e-Shareefain (Makkah Moazzamah and Madina Munawwara) is a sufficient proof that Imam Ahmad Raza was equally recognized as an authority in 'fiqh' (Islamic Jurisprudence) even by the ulema and scholars of both above most Holy places of Islam. His reputation as 'Grand Mufti' had reached far and wide. He used to receive questions and problem cases from all over the world pertaining to day-to-day life and even on most modern aspects such as banking, money, currency, Insurance, Political and social aspect, new inventions, etc. At times it piled up to more than 500 in number. (12)

His translation of the Holy Quran is an exemplary one in Urdu literature. The salient features of this translation are:

1. It is perhaps the only translation which was written without consulting related books and prior preparation impromptu;
2. It is in consistence with the most trustworthy commentaries of the predecessors;
3. It reflects the committed path of the doctors of authority;
4. It conforms to the sound principles laid down by the experts of the Quranic interpretations;
5. It is novel in fluency and smoothness of expression;
6. It is free from the use of colloquial and street slang;

7. It helps in getting acquaintance with the style of speech of the Holy Verses;
8. It identifies the distinctive expressions of the Holy Quran; and its most important and Striking feature is that;
9. It upholds the Gloried and Exalted position of Almighty Allah and greatness and holiness of His Prophet (grace and peace be upon him);
10. It, on the one hand, fulfils the needs of common Muslims for better reading and understanding the message of the Holy Quran written-in-between the sacred verses and on the other, it provides keys to savants and saints who ponder in the Holy book, which open vast vistas of knowledge and gnosis. (13)

Because of these qualities the demand for reading "Kanz-ul-Iman" is ever growing. Even those who oppose Imam Ahmad Raza on the basis of faith and fiqh are publishing and supplying the copies of this translation in the market. Up till now at least 50 treatises and booklets have been published on the salient features of Kanz-ul-Iman in Urdu and Arabic. Recently Dr. Syed Jamaluddin Aslam, the visiting professor at Al-Hayt University, MARFQ, Jordan, has written an article on the 'Comparative Study of Kanz-ul-Iman', which has been published by Barakati publishers Karachi in January 2001. The writer also announced that he had converted 'Kanz-ul-Iman' into English, which will be published soon. Prof. Dr. Majeedullah Qadri, Head of the departments of Geology and Petroleum, University of Karachi, has written his doctoral desertion on the comparative study of "Kanz-ul-Iman" with other selected Urdu translations of the sub-continent. This thesis is most comprehensive one and provides indepth study of the qualities and peculiarities of Imam Ahmad Raza's translation of the Holy Quran.

The Urdu version of "Kanz-ul-Iman" has since been translated into many local and foreign languages such as



Following scholars have tried to compile the list of his books at different stages of time after his demise.

1. Allama Zafaruddin Behari (d-1382/1962).
2. Prof. Dr. Mohammad Masud Ahmed.
3. Maulana Syed Reyasat Ali Qadri (d-1413/1992).
4. Maulana Abdus Sattar Hamdani.
5. Allama Abdul Mobeen Noamani.

Allama Abdul Mobeen Noamani and Maulana Abdus Sattar Hamdani are now updating the list (which is expected to be finalized soon).<sup>(9)</sup>

Imam Ahmad Raza Khan had a remarkable quality of fast reading with understanding and spontaneous writing with message and meaning.

But, above all, the most important characteristic of his personality which earned him a distinction among men of letters and scholars of reputation during his time (and perhaps even today) was his resolute faith in Allah Almighty and committed love for His last Prophet Mohammad Mustafa (peace and grace be upon him). It was this "Love for Prophet" which has been reflected from every aspect of his life, every angle of his thoughts and every line of his writings. It was the light of this pure shining love, which illuminated his personality as a beacon of light for the Muslims world over.

However, his fame as scholar of Islamic learning rests on his three distinguished works written in Urdu and partly in Arabic; these are:

1. Urdu Translation of Holy Quran entitled as "Kanz-ul-Iman-fi-Tarjamatil Quran" (Completed in 1910, first published from Muradabad (U.P. India in 1912).
2. His collection of selected religious poetry in the praise of Allah and His Holy Prophet (grace and peace be upon him) entitled as "Hadaiq-I-Bakhshish (published in 1325/1907).

3. His collection of judicial opinions (namely Al-Ataya An-Nabaviya-fi-Fatawa Ar-Radhaviya) divided in to twelve volumes (manuscript) each containing one thousand pages of which 19 volumes have since been published on the modern style by Raza Foundation Lahore, five or six volumes are still expected to come.

In a nut shell Fatawa Radhaviya is a glaring example of his command over all branches of Islamic studies and branches of old and new sciences.

His adroitness in juristic matters is manifested in the compendium of his legal decrees, which won world wide acclaim. The ulema of different denominations have paid rich tribute to the acumen of Imam Ahmad Raza Khan as a great Islamic thinker. Syed Abul Ala Maududi, a renowned scholar of Pakistan, acknowledged his scholarly skill in the following words.

"I have a great regard for the high standard of scholarship of Moulana Ahmad Raza Khan. In fact he possessed in depth knowledge of religious thought. His scholarly talent is acknowledged even by those who do not agree with him on many issues of faith and fiqh."<sup>(10)</sup>

Similarly Moulana Abdul Hayee Lakhnawi (father of Sheikh Abdul Hasan Ali Nadwi) an eminent scholar of his time had all praise for the finest qualities of scholarship manifested in the works of Imam Ahmad Raza. According to him:

"He (Imam Ahmad Raza Khan) was not only a well read well informed great scholar but also a prolific compiler and writer. There is no parallel to his acute insight in the Hanafi jurisprudence. His fatawa (judicial opinions) as collected in 'Kifl-al-faqih Al-fahim-fi-Ahkam-I-Qirtas-I-Dirahem' are a testimony to this effect. He had masterly



**AN OSEAN OF KNOWLEDGE AND WISDOM —**  
**IMAM AHMAD RAZA KHAN BAREILVI**  
 (BY SYED WAJAHAT RASOOL QADRI)

There is no dearth of such versatile personalities who have benefited the world with their knowledge, wisdom, innovative ideas, intelligence and insight. Imam Ahmad Raza Khan was one of such illustrious personalities of Islam. He was born in Bareilly (U.P. India) on 14<sup>th</sup> June, 1856 A.D (10<sup>th</sup> Shawwal-al-Mukarram 1272 A.H.). (1)

His forefathers (Saeedullah Khan) migrated along with king Nadir Shah from Qandhar (Afghanistan) to India and settled in Delhi in the seventeenth Century during the period of Mughal Emperor Sultan Mohammad Shah. They occupied high offices under the Mughal Emperors, but later generations took to religious devotion and spiritual mediation. Traveling from Lahore to Delhi finally they settled in Bareilly a town in North India, in the present State of U.P. (Utter Pardesh). (2)

Both, his grandfather, Molana Raza Ali Khan (d.1282/1866) and father, Maulana Naqi Ali Khan (d.1297/1880) were among renowned and distinguished 'ulema' (Islamic Savant) and 'Wali Allah' (Saint) of their time. Maulana Naqi Ali Khan wrote more than thirty books. One can imagine the magnitude of his knowledge from a single fact that one of his treatise, a commentary of a small Quranic Surah 'Al-Inshirah' (Solace) is spread over more than four hundred pages. (3)

One is surprised and left only to praise Allah Almighty when one learns that Imam Ahmad Raza had completed his academic curriculum when he was of 13 years, 10 months and 5 days of age. A Savant, and omniscient of his caliber is difficult to match. (4)

He acquired his education mostly from his learned father but later also obtained certificate of authority in Islamic

Jurisprudence (fiqh) and Traditions (Hadith) from following renowned Scholars and ulama:

1. Khatim-Al-akabir Syed Shah Aley Rasool of Marahra (U.P. India) (d.1296/1879).
2. Sheikh As-syed Ahmad Zaini Dahlan Ash-Shafai Al-makki (d.1299/1881).
3. Sheikh Abdul-Rahman Siraj, Mufti-al-Ahnaf, Makki. (d.1301/1883).
4. Sheikh Hussain bin Sualeh Jamal-al-lail Makki (d.1302/1884).
5. Syed Shah Abul Hassan Ahmad-an-Noori (d.1324/1906). (5)

His certification of authority in the field of Tradition (Hadith) contains the names of great scholars such as: (6)

1. Shah Waliullah Mohaddith Dehlvi (d.1174/1762).
2. Shah Abdul Aziz Dehlvi (d. 1239/1824).
3. Maulana Abdul Ali 'Bahrul Uloom' (d. 1235/1820).
4. Sheikh Abid al-sindhi Al-madani (d.1257/1841).

On the counseling of Maulana Abdul Qadir Badayuni he along with his father visited Maulana Syed Shah Aley Rasool (1209/1794-1296/1879) of "Khanqah-e-Barkatiyah" Marehra (District Etah, U.P. India). He was initiated into Sufi 'Tariqah Qadiriya' (Qadiriya order of Sufism) by Syed Shah Aley Rasool and was also immediately appointed as one of the deputies of his spiritual guide (Sheikh-ul-Tariqat); he was also authorized to initiate the seekers of Spirituality in thirteen various other 'Sufi Tariqahs'. (7)

Imam Ahmad Raza Khan wrote on variety of subjects, which have been classified under more than fifty distinct branches of Science and Art. (8) The number of his books, treatises, notations and explanatory commentaries have been estimated to be over one thousand, many of which (about more than one third) still remain unpublished.



as well. However he had the unique privilege of specialising in Naatia Poetry (i.e. composition of poems in praise of the Holy Prophet- peace be upon him) altogether neglecting the traditional romantic poetry of Urdu Literature.

His brother Maulana Hassan Raza was a romantic poet and, as his pupil sought guidance from the renowned romantic poet of the time Dagh Dehlvi. Once he recited the following couplet of Ala Hazrat before Dagh.

دوسے الازار پجرتے ہیں  
ترے دن اسے بہار پجرتے ہیں

Dagh was overwhelmed and remarked, "A Moulvi (deeply religious man) writes such a romantic couplet?"

(Faran, Karachi, Sep. 1973, P.44-45)

*Hakim Muhammad Saeed*, (Chairman Hamdard Foundation, Pakistan)

During the last century, the place of Maulana Ahmad Raza Khan (may Allah be pleased with him) is distinctively remarkable among the creed of scholars (tabqa-e-Ulama) and the great personalities who appeared on the scene. The canvas of his academic, religious and pan- Islamic (milli) services is very vast. Fazil Bareillyvi has cyclopaedic knowledge and skill in the condition of the Islamic Laws (fiqh) and the faculties of religious knowledge (deen)

uloom). His unique insight represents the mind and thoughts of the scholars of the past (Ulema-e-Sulf) in the fields of science and medicine, and had no distinction between the religious and temporal branches of knowledge.

The facts of his personality invite both the scholars of the present age and the students of the universities, to read and think about the problems of life and the universe. His accomplished works are a valuable academic heritage for us, and through a resourceful study of his life and works, we may bring many new vistas of knowledge (sciences and arts) into light.

(Imam Ahmad Raza Conference Souvenir, Karachi, 1988,

P.15)

*Mir Khalil- ur-Rehman*, (Editor Daily Jang (Urdu), Karachi, Lahore, Rawalpindi, Quetta and London - U.K.)

Ala Hazrat Imam Raza Khan possessed flamboyant characteristics Allah the Almighty had bestowed upon him a mind powerful and apprehensive. He had completed the study of all the customary prescribed books at a tender age. Ala Hazrat had no parallel in knowledge, both religious and temporal, and he was a unique writer of countless books and treatise. Millions of people belong to his school of thought in the Indo-Pak. Sub continent.

(Imam Ahmad Raza Conference Souvenir, Karachi, 1987,

P.28)

great religious orator but his prominent characteristic is the complete wholehearted devotion to the Holy Prophet (peace be upon him). His Natia poetry (in praise of the Holy Prophet- peace be upon him) amply reflects his deep seated, all embracing love and affection for the Holy Prophet (peace be upon him).

His Natia Poetry verses in praise of the Holy Prophet (peace be upon him) are extensively and popularly recited in religious gatherings with great fervour and affection.

(Kausar Niazi: Andaz-i-Bayan, P.89-90)

*Dr Ishtiaque Hussain Qureshi,*

(ex-Minister of Education, Government of Pakistan and Vice Chancellor, University of Karachi Sindh-Pakistan)

The book and treatise written by Imam Ahmad Raza are nearly one thousand in number. The impact of his personality and work upon his followers is so immense that any other contemporary metaphysician could not attract his followers. In the beginning of the Khilafat Movement, the Ali Brothers visited him to seek his signature on the Fatwa regarding the Non-cooperation Movement. Imam Ahmad Raza said: "Maulana there is a difference between your and my politics. You are a

supporter of the Hindu- Muslim Unity, but I am an opponent." When the Imam Sahib saw that the Ali Brothers had become dejected, he said, "Maulana I am not against the political freedom of the Muslims, but I oppose the Hindu-Muslim Unity."

For this opposition, the great reason was that the supporters of the Hindu-Muslim unity, with their arguments good or bad, had flown away so far that a religious scholar (Alim- e - Deen) could not support this unity. Maulana Ahmad Raza Khan Bareillyvi raised objections on some writings and actions of Maulana Abdul Bari Farangi Mahali, who himself says. "I committed many sins, knowingly and unknowingly, and I am ashamed of them. Verbally, practically and in writing, I committed such matters for which I never thought were sins. Maulana Ahmad Raza Khan maintain them as a divergence or betrayal of Islam and hence accountability is unavoidable, and as there is no decision or example left by the forefathers so I recant and affirm my full confidence in the decision and thinking of Maulana Ahmad Raza Khan."

*Mahir- Ul- Qadri,* (Indo- pak. famous journalist and poet)

Maulana Ahmad Raza Khan was an all round scholar of religious thought and philosophy.

He enjoyed commanding knowledge of mathematics



Islamology, University of Leiden Holland)

"indeed a great scholar" I must confess when reading his Fatwas, I am deeply impressed by the immensely wide reading he demonstrates in his argumentations. Above it, his views appear much more balanced than I expected. He deserves to be better known and more appreciated in the west than is the case at present.

(Extracted from the letter dated 21-11-1986, addressed to Prof. Dr. Muhammad Masud Ahmed)

### Judges

*Justice Naeemuddin*, (Judge Supreme Court of Pakistan)

Imam Ahmad Raza's grand personality, a representation of our most esteemed ancestry, is history making and a history uncentral in his self.

You may estimate his high status from the fact that he spent all his lifetime in expressing the praise of the great and auspicious Holy Prophet (peace be upon him) in defending his veneration, in delivering speeches regarding his good conduct, and in promoting and spreading the law of Shariah which was revealed upon him for the entire humanity for all times. His renowned

name is Muhammad (peace be upon him) the Holy Prophet of Allah the Almighty.

These valuable books written by a cyclopaedic scholar like Imam Ahmad Raza are the lamps of light in my view, which will keep enlightened and radiant the hearts and minds of the men of knowledge and insight for a long time.

(Imam Ahmad Raza Conference Souvenir, Karachi, 1988, P 11)

### Writers and Journalists

*Maulana Kausar Niazi*, (Minister of Religious Affairs, Government of Pakistan, Islamabad Pakistan)

Ahmad Raza Khan Bareillyvi is an acknowledged leading personality as regards Na'at Go-i- (i.e. composition of poetry in praise of the Holy Prophet peace be upon him). Some people may not agree with him in some aspects, may differ in interpretation of details of some aspects of faith, but the fact can not be denied that complete devotion to the Holy Prophet's (peace be upon him) personality is the basic theme of his poetry. Imam Ahmad Raza Khan of the Bareillyvi school of thought was

*Prof. Dr. Mukhtaruddin Arzoo,*

(Dean/Head of the department of Arabic, Muslim University Aligarh India)

His affection and hate was for the sake of Allah. Believers in Allah Almighty were his friends and non-believers his enemies.

Followers of Allah and His Last Prophet (peace be upon him) were close and dear to him. He was no unkind to his personal opponents. He was never harsh to them but he never spared the enemies of Islam.

The whole life of Ala Hazrat was illuminated with the glorious observance of Sunnat-i- Nabvi (peace be upon him).

(Ma'arif-Raza, Karachi, 1981, P.78)

### Professors abroad

*Prof. Dr. Mohiyydin Alwai,* (Al-Azhar University, Cairo Egypt)

Renowned scholar Ahmad Raza Khan visited Arabia twice to perform Hajj at Makkah and pay homage to the Holy Prophet (peace be upon him) at Madina. During his stay there he visited various centres of learning and had

extensive exchange of views with the scholars covering various branches of learning and religious issues. He secured permission from some authentics to quote them in reference to particular Ahadith and in return he allowed them to mention his authority in respect of some other Ahadith.

It is an old saying that scholarly talent and poetic exuberance rarely combine in one person, but Ahmad Raza Khan was an exception. His achievements contradict this diction. He was not only an acknowledged research scholar but also a renowned poet as well.

(Sawt-ul-Sharq, Cair, Feb. 1970, P.16-17)

*Dr. Barbara D. Metcalf,* (Department of History, Barkely University America)

He was outstanding from the very beginning on account of his extra ordinary intelligence. He enjoyed a divine gift to deep insight in mathematics. It is siad that he solved a mathematical problem for Dr. Ziauddin for which the learned mathematician was intending to visit Germany.

(Ma'arif-e-Raza, Vol XI, international Edition, 1991, P.(8)

*Prof. Dr. J.M.S. Balion,* (Department of



Maulana Ahmed Raza Khan was an unassuming man of pleasant manners and morals. had deep insight in mathematics although he was not formally educated by any teacher. It was an inner divine gifted inherent knowledge. My Query pertained to a theory or knotting problems of mathematics but his manner and explanation was spontaneous as if he had already carried out a research in it. Now there is none so well-versed in India.

Such a great scholar I think there is none. Allah has bestowed upon him such a knowledge that is amazing. His insight in the fields of mathematics, euclid, algebra and timings is astonishing. A mathematical problem that I could not solve despite my best efforts, this learned genius explained in a few moments.

(Muhammad Burhanul Haque Ikram-i-Imam Ahmad Raza, Lahore 1981, P.59-60)

*Dr. Jamil Jalibi*, (Vice Chancellor, Karachi University, Karachi)

Maulana Ahmad Raza Khan Bareilvi was eminent Jurist, leading scholar, scientist, Na'tia poet, a keen observer of Shariah and a Saint. His crowning Scholarship can be imagined by the fact that he had

commanding knowledge of about 54 branches of various sciences and humanities. He has contributed valuable works in almost all of them. He left behind more than a thousand treatise.

(Ma'arif-i-Raza, Karachi, 1986, P.87)

### Professors in Pakistan/India

*Prof. Dr. Farman Fatehpuri*

(Department of Urdu, Karachi University, Karachi Pakistan)

Maulana Ahmad Raza Khan tops the list of the religious scholars who conferred Naatia poetry (poems in praise of the Holy Prophet - peace be upon him). He was born in 1856 and died in 1921. Maulana Hali, Shibli, Amir Minai and Akbar Allahabadi were his contemporaries. He specialised in composing poetry on the pious life and conduct of the Holy Prophet (peace be upon him).

Maulana was a staunch follower of Shariah in thought and action. His Naats, Salam and Manqabat, reflect passionate affection and heartfelt devotion. Simple spontaneous and refined expressions are the main characteristics of his poetry.

(Dr. Farman Fateh Puri, Urdu ki Naatiyya Shairi Lahore, P86)

long life. Allah is aware of his unparelled depth of knowledge both visible and invisible and lot the masses of Ummah avail the benefits of his thought and acumen. (1912/1330)

(Ma'arif-i Raza, Karachi, 1986 P. 102)

*Allama Mufti Muhammad Mazharullah,*

(Shahi Imam Masjid Fdtehpuri, Delhi, India)

Once I enquired about the holy sacrifice offered by the muslims, from Ala Hazrat Ahmed Raza Khan. He in a written reply described innumerable kinds of sheep which was a matter of surprise for me. I kept this letter with me. It so happened that Maulana Kifayatullah came to see me and by chance he saw that letter. He was astounded and said "No doubt his learning and knowledge knows no boundaries."

(Weekly Hujum, Delhi, Imam Ahmad Raza Special Issue, Dec. 1968, P.6, Col. 3-4)

*Mawlvi Ashraf Ali Thanwi,* (Thana Bhawan India)

I have great respect for Ahmad Raza Khan. Although he calls me a non-believer and heathen (kafir), because I am fully aware that it is not due to any other reason but on account of his immense and passionate love and affection for the Holy Prophet's (peace be upon him) personality.

(weekly chatan, Lahore, 23rd April 1962)

*Sayyid Abul Hassan Ali Nadvi*

(Nazim-i Nudwa al- Ulema, Lucknow)

He was a believer in forbidding prostration for respect which is evident from his book entitled Sujud al-Tahayya etc. This comprehensive work amply demonstrates the depth of learning and strength of skillful logic.

He was not only a well-read, well-informed, great scholar but also a prolific compiler and writer. There is no parallel to his acute insight in the Hanafi Jurisprudence. His Fatawa (Judicial opinions) as collected in Kifl al-Faqih al-fahim fi Ahkam-ilqirtas-e-WaDDarahim is one testimony to this effect. He had masterly knowledge of mathematics, physics, astronomy, astrology, etc. In fact he was a man of versatile learning.

During his stay at Makka and Madina (1324/1906) he wrote several treatise and gave verdicts to some questions received from the scholars. They were dumb stricken to see his vast knowledge on the text of books on Muslim Jurisprudence and disputed dogmas: his rapid writing and intelligence.

(Nuzha al-Khawatr etc. Hyderabad (A.P)) 1971, Vol VIII, p 39

### Vice Chancellors

*Dr. Sir Ziauddin,* (Vice Chancellor,

Muslim University, Aligarh, India)



While Prophet's Knowledge is limited,  
 Allah's knowledge is Dhuruuriy-ul-Baqaa  
 While Prophet's Knowledge is Jaaz-ul-fanua,  
 Allah's Knowledge is Mumkin-ul-Taghayyur  
 While Prophet's Knowledge is Mumkin-ul-Tabaddul

(Anbaa-ul-Mustafaa)

We do not believe in any equality with Almighty Allah's Knowledge. In furtherance we do not believe in 'Ilm Bizzaat' for other than Allah.

However, it is part of Aqiidah that some knowledge can be gifted from Allah. But, it is not a part of the Aqiidah of Ahl-us Sunna for all the knowledge of Allah to be gifted. **Ahmad Raza Khan** (Rahimullahi ta'ala) has affirmed:

"Whosoever attributed this belief (that the knowledge of The Holy Prophet is equal to the knowledge of Almighty Allah) to me, 'he is certainly dishonest and liar, and would be calculated on the day of calculation'."

According to logic and Shari'ah it is incomprehensible that any creative being can fathom the information and knowledge of Almighty Allah, even if one was to gather the entire information of all mankind that came before us and will come after us.

The magnitude of difference between the Knowledge of Allah and Man cannot be comprehended, but to give the reader an awareness of the ratio, it is not even like the difference between one particle of sand and a thousand deserts, or one drop of water against the oceans of water in the heavens and the Earth". (Addawlat-ul-Makkiyyah)

## TRIBUTES PAID TO IMAM AHMED RAZA KHAN

Saints and Savants

*Allama Hidayatullah Sindhi*

*Muhajir Madani*

A versatile genius, leading scholar, eminent jurist of his time and staunch upholder of the Holy Prophet's (peace be upon him) traditions; Revivalist of the Present Century who devoted himself with all the energy at his command to the cause of Deen mateen to safeguard, protect and promote the time spirit of Shariha. He cared least for the scoldings and sarcasms of those who do not agree with him in the interpretation of the ways of Allah. He did not run after the paraphernalia of worldly life, preferred to spend his capabilities in composing the poetry in praise of the Holy Prophet (peace be upon him). He appears to be absorbed all the time in the ecstasy of the Holy Prophet's (peace be upon him) love and affection. It is quite impossible to assess the time worth of his Natia Poetry which overflows with love and affection and excels in literary beauty. His reward in this world and the hereafter can not be imagined. Maulana Abdul Mustapha Shaikh Ahmad Raza Khan Hanafi Quadri deserves the highest title of scholarship. May Allah bless him with a



"I have heard about 'Im-e-ladunni' in the past but today I have seen and observed the manifestation of this science. My intention had been to travel to Germany for the solution but by the will of Allah, Allama Nayyid Sulaimaan Ashraf, (Professor of Islamic Studies) guided me here. It seems as if you were observing the problem from the book.

When the Vice chancellor returned home, due to the impact of this experience he subsequently grew and kept a beard and became punctual in performing prayers and keeping the fast.

### Misconceptions

Dear readers! The opponents of **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) have attempted to advocate that **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) was an innovator of various deeds in Shariah. However this assertion is a complete fabrication. **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) is distant from this blame and was strictly against any unlawful acts and deeds.

Some examples of misconceptions falsely associated **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) will be examined below.

### Grave Worship

Very commonly it is said, that **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) was a grave worshipper and called the people to worship the graves. In contrast, it is in fact **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) who wrote a book against this issue. The Imam compiled an authoritative book on this topic named '*Az-Zubdat-uz-Zakiyyah fii Tahriim-sujuud-il-tahiyiyah*', and clearly stated:

"O Muslim, O obedient of Islamic Shari'ah! Behold, Sajdah is never permissible except for Almighty Allah. The 'Sajda-e-ibadat' for other than almighty Allah is clear Polytheism and evident disbelief and Sajdah for respect and reverence is unlawful thus a major sin and is strictly forbidden. However there are different statements from the scholars in this context, specifically, the difference of 'Ulmaa-E-Diin' in its being Kufr. Disbelief is reported from a significant group of Islamic jurists, with the research indicating that it is Kufr 'apparently' (Yes Sajdah for idol, cross, sun and moon is absolutely Kufr). Except, that the sajdah for a saint or shrine is not permissible and lawful but it is strictly forbidden, a major sin and obscene".

(*Az-Zubdat-Uz-Zakiyyah*).

### FEAST IN THE HOME OF A DEAD PERSON

Someone asked about the feast at the house of dead person for the friends and

relatives. The Imam assertively replied:

"O Muslim! Do you ask? Whether it is permissible or not? You should ask how many ugly and disgraceful acts it consists of? How many major sins are in this deed?"

To further compound clarify the above position, the Imam wrote in same regard.

"It is strictly forbidden to prepare food from the dead person. Shariah has permitted the feast at the occasion of joy and happiness not at the occasion of sorrow and sadness".

With regard to the preparation of food from the dead person of care,

"If the food is made for the needy and poor people, then there is nothing wrong, but it is better for any adult and sane to arrange this from his own money. If they arrange food from the estate of a deceased person then all successes should be agreed".

(Jaliy-Yus-Sowt linahy-id-da'wati amam-al-Mowt).

### The Holy Prophet's Knowledge

Dear reader! There is an unsubstantiated blame on the Imam that he asserted that the knowledge of **The Holy Prophet** is equal to the knowledge of **Almighty Allah**. The main reason behind this blame is the belief of '**Ilm-E-Ghaib**' for the Holy Prophet.

Indeed this blame has no written or verbal standpoint, and as such is a complete fabrication. **The Imam** never believed this nor said or established that the knowledge of **the Holy prophet** is equal to the knowledge of **Almighty Allah** in any form.

We make a plea to the reader! Please read the statement of **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaai) and then judge the dishonesty of the opponents that asserted the fabrications. Incidentally **the Imam** stated very clearly,

Allah's Knowledge is Zaati  
While Prophet's Knowledge is gifted and bestowed.  
Allah's Knowledge is Wajib  
While Prophet's Knowledge is Mumkin.  
Allah's Knowledge is Qadim  
While Prophet's Knowledge is Haadith.  
Allah's Knowledge is non-makhluuq  
While Prophet's Knowledge is makhluuq.  
Allah's Knowledge is unlimited



words in such a way, that he saved the holy Qur'an from negative criticism and objection by the non-Muslims. (Al-Itisam v.220 September 1989)

### Islamic jurisprudence

**Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) also had authority in Islamic jurisprudence. Within this perspective his study was very deep, ordered and comprehensive. There is unchallengeable evidence on this claim and this is widely acknowledged within the great encyclopaedia of Islamic doctrines named "**Fataawaa Ridhwiyyah**". Currently, a group of distinguished scholars are working over it, with over half of the work already complete. It consists of 19 volumes, with each volume comprising around 900 pages. Below, the reader is able to absorb one reference in this context.

Islamic jurists have different statements about using extra water while making Wudhu (ablution). It is apparent that there is substantial contradiction in their statements.

Allama Halbi in Ghunyah and Allama Tahaavii in Durr-E-Mukhtar stated,

"It is Haraam".

Mudaqqiq 'Alaa'ii stated in Durr-E-Mukhtar,

"It is Makruuh-E-Tahrimi".

It is stated in **Kanz-Ud-Daqaaiq**,

"It is Makruu-E-Tanzihii".

Allama Ibn-E-Hammaam stated in "**Fath-Ul-Qadiir**".

"It is Khilaaf-E-Aowlaa".

In short, there are four statements of Islamic jurists in spending extra water while making 'wudhu'.

Haraam,  
Makruuh-I-Tahrimi,  
Makruuh-I-Tanzihii  
Khilaaf-I-Aowlaa.

Now, look how **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) has mentioned the different situations of using extra water and raised the contradiction among the different statements. The brief summary of his research is below:

Using extra water while making wudhu with reference to Sunnah is "Haraam".  
Using extra water while making wudhu when not referring Sunnah is Makruuh-e-Tahrimi.  
Using extra water while making wudhu and not referring to Sunnah, and without the intention of wasting water just as a habit is "Makruuh-E-Tanzihii".  
Using extra water while making wudhu accidentally is "Khilaaf-E-Aowlaa".

After this research, in addition, he further mentioned, if some one used extra water for any proper purpose and reasoning then, undoubtedly, it is permissible and lawful. For this, he mentions four situations:

Washing any part more than three times to clean the filth from the body.

Washing any part more than three time to save the body from hot and to provide coolness.

Washing the body more than three times to abstain from the doubt in counting Doing wudhu on wudhu just for sake of Thawaab.

**Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) has also commented on Mathematics. Once upon the time, vice chancellor of **Ali Gharh University** came to **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu). He was an expert Mathematician, and had studied in many countries. After greeting, **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) he asked him the purpose of coming.

He answered,

"I have come to you to seek help in solving a problem of mathematics".

**Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) asked,

"What is the problem?"

The Vice chancellor explained.

"Sir! It is not such an easy and ordinary problem that I can state it in such a way".

However, again **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) asked,

"What is the problem?"

The Vice-chancellor hesitantly presented the full complexity of problem, but to his astonishment **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) solved the problem immediately. In a state of awe and shock at the speed of the solution that **Ahmad Raza Khan** (Rahimahullaahu ta'alaahu) had provided, he exclaimed,



*weakness of mind because of old age). They said, "By Allah! Certainly, you are in your old love"*

Allama Zūbaidi says in Taaj-ul-Uruus, in this verse,

*"There is clear indication of deep devoted love of Yaquub for Yousaf"*

The major reasoning behind these insulting translations is that the translators were careless about the dignity, and greatness of our beloved prophet. If they would be aware of the esteemed dignity and reverence of our **Beloved Prophet** (Peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family) They could think and they should think.

If the 'Crown of the Universe' is pathless, unaware, misled, misguided, then who is aware of shariah?

Who is aware of guidance?

Who is the leader of caravan of the straight path?

Who is the crown of allegiance of the prophets?

Is there anyone who can prove that the **Beloved Prophet** (Peace and blessings be upon him and his family) ever committed any act that was unlawful in **shariah** from his birth to the demise, before or after the announcement of Prophethood. As this was not the case, no true devotee of the **Beloved Prophet** (Peace and blessings be upon him and his family) can say that he was unaware of **Shariah**.

Suppose, if He (Peace and blessings be upon him and his family) was unaware of **Shariah** before the announcement of his prophethood then where would go his deeds and actions before the announcement of the prophethood?

Was he not truthful and trustworthy since his childhood?

Did he ever commit any act of disbelief or polytheism?

Did he ever commit any minor or major sin?

Did he ever possess any quality that was against morality?

The history is a clear testimony that even a wicked shameless enemy is silent in this context.

Did these translators not read the truthful incidents of the history?

The **Holy Prophet** called all the tribes of Arabia and invited them to worship and believe in one God. They asked for evidence on the oneness of God

The **Holy Quran** stated that the manifest proof and strong evidence on the monotheism that the **Holy Prophet** offered was his innocent, sinless, holy and blessed life that He (Peace and blessings be upon him and his family) spent amongst them.

Those unfortunate unaware translators did not think about this particular chapter of the **Holy Quran**.

They did not even think that by whose brightness of face and darkness of hair, and fragrance of body, **Almighty Allah** has given us clear testimony.

Whom **Almighty Allah** never left alone, whose greatness is increasing second by second. To whom **Almighty Allah** will bless so much that he will please him.

Is it possible that such a holy person may be misled or misguided? Never! Such disrespectful thinking about **Allah's** beloved is itself misguidance.

Having provided an exposition of the disrespectful Urdu translations of the **Holy Quran**, one must now reflect upon the Urdu translation of the **Holy Quran** by **Ahmad Raza Kharr** (Rahmatullahi ta'ala). This will endeavour to

prove to the reader what constitutes true love and devotion for our **Beloved Prophet Muhammad** (Peace and blessings be upon him and his family).

*"And he found you drown in his love, so he diverted you to himself"*

Such translations that were careless, away from the esteemed dignity of our beloved prophet gave destructive upon to the enemies of Islam and prophet of Islam. They attacked on the Holy personality in the shelter of these disrespectful, insulting, rude translations. A rude Christian Priest used the disrespectful translations of the Holy Quran against the Muslims and blamed the blessed personality of our beloved prophet (Peace and blessings be upon him and his family).

*"The Quran has mentioned the sins of all of the prophets and he especially ordered (The holy prophet) Muhammad (Peace and blessings be upon him and his family), to seek forgiveness for his sins. This is mentioned in the Holy Quran, And he found you misled, so he guided you"*

In contrast to this not even a single error is mentioned concerning Hadhrat Isa, nor is he asked to seek forgiveness.

But about whom does the Glorious Quran state the following verse in respect to:

*"Held in favour in this world and the hereafter" (Haqaaiq-ul-Quran by the Christian Literature Society for India).*

This is the reason that even a **Ghair Muqallad** reviewer of the weekly magazine "Al I'tisaam" and presenter of the Ismaili sect, Anwar Tahir, attributed.

*Fazal-E-Barailvi has adopted the middle way of translation and interpretation. He took full care while translating those words that have different senses in the Urdu and Arabic language. He translated such*



However, many translators did not take due care for the dignity and reverence of **Almighty Allah** and His beloved prophet *(Peace and blessing be upon him and his family)* while translating the **Holy Quran**. There are various examples in this regard, one of which will be explained below.

Chapter 93 **Sura Dhuha** is a very famous part of the **Glorious Quran**. Throughout the entire chapter, **Almighty Allah** has praised his beloved prophet *(Peace and blessing be upon him and his family)*.

Within **Sura Dhuha**, Urdu translations of Ayah 7 shows the reader the degrees of respect/disrespect, which *ulama* within the **Indian** subcontinent have demonstrated.

Please carefully read the **Urdu** translations below:

He found you wandering so He showed the path. *Maulvi Mahmoodul Hasan Deobandi*

And he saw you roaming in search of the right path so He showed you the right path of religion (**Islam**).  
Depty Nazir Ahmad Dehl

He found you unaware of Shariah so He took you to the destination.  
Ahmad Saeed Dehlvi.

He found you unaware of the path so He guided you.  
Maulana Abu Al Ala Maududi

He found you unaware from the path of Shariah so He told you the path of shariah.  
Ahmad Ali Lahori

Almighty Allah found you unaware so He told you the way (Old) - Ashraf Ali Thanvi

Almighty Allah found you unaware of Shari'ah so He told you the way of Shariah(New) - Ashraf Ali Thanvi

And He found you unaware so He told you the way - *Abdul Majid Daryabadi*.

And He found you unaware of the path so He told you the way - *Fatih Muhammed Jalandri*

And He found you lost roaming so He put you on the path. - *Wahed ul Zamam*

And He found you unaware of the commandments so He led you to the destination. *Farman Ali*

And He found you misled so He led you to the destination. - *M. and Ahmad*

Did they not contemplate or reflect upon the consequences of selecting the word 'misled' (Protection of **Allah**) in connection with the **Beloved of Allah**, our **Holy Prophet** *(Peace and blessing be upon him and his family)*. It is apparent to any layman that the translator did not think to whom he is saying 'misled'. **The holy prophet** who was sent with 'divinely guide' to all the misled and misguided people to guide them to the right path from the moment he *(Peace and blessing be upon him and his family)* entered this world.

Another Urdu translator said shamelessly, 'Unaware of the way'. Again he did not think that the only purpose for **The Holy Prophet** *(Peace and blessing be upon him and his family)* is to 'guide' the people to the straight path.

One of them told 'unaware of Shariah'. He did not realise that how could **The Holy Prophet** *(Peace and blessing be upon him and his family)* have informed the people of shariah if he was unaware of it by himself. Some one called him *(Peace and blessing be upon him and his family)* 'unaware of commandment', but he did not think who explained the mysteries of the divine commandments.

In fact, there are several fundamental reasons for using such disgraceful and insulting words and phrases against our beloved prophet *(Peace and blessing be upon him and his family)*:

1. Ignorance from the sciences of literature. "**Dhaal**" is used literally in different meanings - Lost, misguided, unaware, roaming, Drown in love, devoted in love, mixed with something deeply.
2. Incapability of selecting certain meanings from ambiguous words.
3. Unawareness from other similar statements within the **Holy Quran**. **Quran Al Karim**, very clearly negated all these negative meanings from **The Holy Prophet** *(Peace and blessing be upon him and his family)*.

If these translators had compassionately considered these very clear statements of **The Holy Quran** they would not have used disrespectful meanings for the beloved prophet *(Peace and blessing be upon him and his family)*. Their translations in relation to **The Holy Prophet** *(Peace and blessing be upon him and his family)* asserted a particular meaning in one place that is negated from him *(Peace and blessing be upon him and his family)* at another place. In this way, they established contradiction in the meanings of **The Holy Quran**. In addition "**Ad-Dhalaah**" is used in the meanings of "Devoted Love" in **The Holy Quran**. The Quran Stated,

*"And when the caravan departed, their father said, I do indeed feel the smell of Yousaf. If only you think me not a dotard (a person who has*



Then he cried out of joy and said,

*"On the day of judgement, if my Lord asked me, what did you bring from your world? Then I would present Ahmad Raza Khan".*

In 1295AH, when at the age of 23 Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) accompanied with his parents travelled for the first time to Harmain-e-Tayyibain to perform pilgrimage. During those sweet days, one day he was sitting after the performance of Maghrib prayer, and Hussain Bin Salih, a well known scholar of the Shafi school held his hand without any pre-introduction. He took Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) to his home, yet kept on gazing at his forehead for a long time and was repeating,

*"Certainly, I am observing light of Almighty Allah on his blessed forehead".*

Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) performed his second pilgrimage in 1323. However on this occasion he spent much of his time at the holy site of the Green Dome of the Holy Beloved Prophet (Peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family).

He longed the physical visions of Allah's beloved Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and so kept invoking Durood Sharif for long periods in front of the Gold wire mesh. On the first night, his desire was not fulfilled, and he became drowned in sadness. He felt loneliness and wrote a lyric in love of The Holy Prophet (Peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family). This lyric begins,

*"My beloved is walking towards the garden  
Because of his holy presence, spring is coming back".*

In the last stanza he showed his extreme love, devotion, affection and humility for the crown of the universe.

*"Why the crown of the universe ask about you.  
So many dogs like you are roaming around".*

Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) recited this lyric in front of the Golden wire mesh. Suddenly he was blessed with the Holy vision of Allah's beloved (Peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family).

It was the Friday the 25<sup>th</sup> of Safar-ul-Muzaffar, during 1340AH at exactly 2:38pm when the Muazzin was calling for prayer. When Muazzin recited Hayya Alal falah, a flame of powerful light came out of his face and Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) transferred from this world to the presence of his Creator.

As he was blessed with the glad tidings of the holy vision of his beloved before his demise, there was no sign of pain or torture over his face. It was glittering like gold. There was beauty and a light of happiness and joy over his face.

*I tell you the evident signs of true believer. When he will die, there will be pleasing smile on his face.*

As it is mentioned earlier, Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) was master of Ilm-e-Jafar. He himself professed his own death year four months and twenty-two days before his demise. He derived his demise year from the following verse of the Holy Quran.

*Wa yutaafu 'alaihim bi'aaniyatim min fadhlitinn wa akwaab  
And going round before them will be the silver vessels and goblets.v (15  
Ad-Dahr76)*

In India, as Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) was passing away, at precisely the same time, a pious man from Syria was dreaming in Bait-ul-Maqadas.

He related that the beloved prophet (Peace and blessing be upon him and his family) was sitting among his companions and it apparent as if all of them were in anticipation of someone. There was quiet silence in the gathering. Curious about this, the Syrian pious man moved forward and asked the beloved prophet (Peace and blessing be upon him and his family) with full honour, respect and reverence,

*"For whom you are waiting?"*

The beloved prophet (Peace and blessing be upon him and his family) replied,

*"We are waiting for Ahmed Raza"*

The person questioned again,

*"Who is he?"*

The beloved prophet (Peace and blessing be upon him and his family) replied,

*"He is an inhabitant of Baraifi".*

As it was mentioned earlier Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu) received authority on all the sciences of knowledge of his time, both religious and non-religious. Now I try to present a few evidences on this reality.

### Tafsir

There are many translations of the meanings of the glorious Quran in the Urdu language. There is consensus among the scholars of Ahl-Ul-Sunna that the most beautiful Urdu translation of the Holy Quran is Kanz-ul-Iman, that is dictated by Ahmad Raza Khan (Rahimahullaahu ta'alaahu).



The quiet young boy was Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu). The stranger went and presented the issued fatwa to him for confirmation. Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) studied it carefully and deeply and found that the fatwa was wrong and wrote the true reply to the question. The stranger showed Ahmad Raza Khan's (Rahimullahu ta'alaahu) reply to Shah Naqi Ali Khan. Shah Naqi Ali Khan confirmed Ahmad Raza Khan's (Rahimullahu ta'alaahu) reply.

The person returned to Rampur and showed Ahmad Raza Khan's (Rahimullahu ta'alaahu) reply to Nawab. He studied the reply of Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) very deeply from the beginning to the end and subsequently called upon Allamah Irshaad Husain Mujaddadi who had initially wrote the answer, to observe the reply. Being an honest, just and sincere devotee for Allah's Deen, Allama stated without any hesitation and reluctance,

*"This reply is quite true that has come from (Hafiz)"*

The Nawab of Rampur was astonished and asked,

*"How so many scholars testified it while it was not correct, It is amazing"*

Allamah Irshaad Husain Mujaddadi answered,

*"Maybe they did not study it deeply. Just trusting my knowledge and research they verified it. Otherwise truth and accuracy is that which is written by Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu)."*

When Nawab of Rampur came to know that Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) was only 22 years old, he was overwhelmed in an ocean of surprise and was particularly impressed by the research capability and authority of Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) on Islamic Sciences at this very early age. Consequently, he invited Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) to his house. Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) accepted his invitation and came to him. As Nawab had acknowledged his intelligence and authority in Islamic Sciences, he showed to him his sincere reverence and respect. He offered Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) a chair of silver to sit down. Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) refused to sit down on the chair stating that such excessive quantity of silver is unlawful for men. Already impressed by his knowledge and wisdom, he was now further shaken by his righteousness, piety and bravery. The Nawab profusely offered the Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) his own bed to sit down and from herewith behaved to the Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) with affection, love and respect.

Meanwhile, Nawab expressed his desire,

*"Certainly, you have authority in Islamic Studies, Arabic and jurisprudence and Islamic Law. It is best for you to study the advanced books of Manfiq from Allama Abd-ul-Haq Khairi-badi"*

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) replied,

*"I would fulfil your desire if my father allows me"*

By chance Allama Abd-ul-Haq Khairi Abadi appeared at the same time. Nawab introduced Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) to the Allama and expressed his desire for Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu). Allama questioned Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu),

*"What have you studied in Mantiq"*

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) replied,

*"I have studied upto Qazi Mubarak"*

In those days 'Qazi Mubarak' was the final book in the syllabus of 'Mantiq'. When pondering over the age of Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu), the Allama initially concluded that the reply was a guess. Consequently, he questioned Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) again,

*"Have you studied Tahzib? (Tahzib is 3rd book while Qazi Mubarak is the seventh and final book)."*

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) replied,

*"Do you teach Tahzib after Qazi Mubarak?"*

The Allama was so astonished to hear the quick answer of Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu), he immediately concluded that this man was indeed blessed by Almighty Allah.

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'alaahu) was subsequently honoured with the oath of allegiance in the hand of Sayyid Aal-e-Rasool Marhavi. The Shaykh gave him permission of 'hail' in all spiritual chains. He also permitted him for special wara'at.

Observing this, the present people became positively envious. Sayid Aal-e-Rasool told this and explained,

*"O People, you do not know what is Ahmad Raza"*



Once, while he was following his teacher in the recitation of the Holy Quran, the teacher was saying 'zabar' on a letter while Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was reading 'Zair'. It was happening again and again. His grandfather checked the Holy Quran and he was astonished to see that the pronunciation of Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was accurate and perfect.

His grandfather enquired,

"Ahmad Raza Khan! Why were you not following your teacher?"

Imam replied,

"I tried my best to follow the pronunciation of my teacher but I lost control over my tongue."

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was brought up in a pure and perfect Islamic atmosphere. The signs of Islamic training were very obvious in his personality since his innocent childhood.

Once upon a time, Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was learning from his teacher. A boy passed and greeted the teacher, "Assalam-o-Alaikum."

The teacher was pleased and prayed, "May you live long!"

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) said to his teacher with respect,

"Sir! That is not the true answer of Islamic greetings. It should be Wa Alaikum-us-Salaam."

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was only 6 years old, when he attended a celebration of the birthday of our prophet. He delivered an authentic lecture on a particular topic for three hours. He mentioned a few very delicate and sensitive doctrines. The audience was extremely surprised.

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was able to read one quarter of book from his teacher, and the rest he would always solve by himself.

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was only 8 years old when he wrote explanatory notes on an Arabic Grammar in the book "Hidaayat Un Nahv."

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was only 10 years old when he completed *Musallam-us-Subuut*, the final book of Usul-ul-Fiqh. During the lesson of this book, one day, he came across an objection from his father, Naqi Ali Khan. He wrote the text of the book in such a way, that the objection solved itself.

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) came to his father (Shah Naqi Ali Khan) for the lesson on the same book. Whilst teaching, his father observed the text explanation that Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) had given and was very pleased. He embraced his son and said,

"O my son, Ahmad Raza Khan! you do not learn from me but you teach me."

## ISSUING FATWAS

Ahmad Raza Khan (Rahimullahu ta'ala) was 13 years old when he was handed authority over all sciences, religious and non-religious. He issued his first fatwa on the same day, concerning the subject of 'suckling'.

People from all over the world used to seek religious guidance from him.

Shah Naqi Ali Khan, Ahmad Raza Khan's (Rahimullahu ta'ala) father was one of the prominent religious scholars of that time. Once, a person from Rampur came to him and presented a fatwa to him for confirmation. An eminent religious scholar, Allamah Irshaad Husain Mujaddadi, issued this fatwa. Many scholars had signed and stamped it to confirm its accuracy.

Observing the fatwa, Shah Naqi Ali Khan advised the person,

"Go to that room. There will be a scholar, show him and he will testify it."

The stranger requested,

"Sir! I have come to you because of your fame. Please, observe it."

Shah Naqi Ali Khan repeated,

"Go to him, now he has adopted the responsibility of issuing fatwaas."

The person entered the room. He found there a quite young boy and returned to Shah Naqi Ali Khan hopelessly.

"Sir! There is no scholar there but just a young Boy."

Shah Naqi Ali Khan smiled,

"That is the person who has taken the duty of issuing any fatwaas now."

Hap Inshaadullah Muhaqqir Makki said:

*As The Holy Prophet (peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family) is blessed with divine unity, so it is permissible to say "slaves of the messenger" to "the slaves of Almighty Allah". The return place of the 1<sup>st</sup> person pronoun is our beloved Prophet MUHAMMAD (peace and blessings of Almighty Allah be upon him and his family)*  
(Shamaa'im-E-Imdaadiyah p136)

Asraf Ali Thanwi wrote:

*"My servants" means Prophet's servants. If it means servants of Allah then next should be "Do not be hopeless from my mercy" instead of Allah's mercy."*  
(Shamaa'im-E-Imdaadiyah p136)

In the same way *Abd* is used in this meaning of servant and slave very often in *Ahaadith*.

Hadirat Abu Hurayrah narrated:

*"We went to Khaibar in the company of the dignified Prophet. Almighty Allah made us victorious. There was no gold or silver, but we acclaimed a lot of food stuff while we were returning".*

*"Qaama 'abdu Rasoolillaahi yuhallu rihlahah"*  
(Muslim 1:74)

The slave of Allah's messenger stood up and started untying his luggage.

A great Philosopher Dr Alaamah Muhammad Iqbal says:

*Khudai ke bandey to ham hazaaroun  
Banoon main phirtey ham maarey maarey  
Main us ke bandahi banoon gaa jis ke  
Khudai key bandon se pyaar ho gaa.*

There are a lot of Allah's servants wondering in the deserts. I will become the servant of the person who loves Allah's servants.

So from all of these pieces of evidences, it is clear that there is nothing wrong with *Abd-ul-Mustafa* because literally, it means servant of *Mustafa*.

Yes, we are proud of being the servants of Allah's messenger. This servitude is base of Imaan.

## CHILDHOOD AND EDUCATION

**Ahmad Raza Khan** (Rahimullahu ta'alaah) was extremely intelligent. He was only 4 years old when he memorised the whole of **The Holy Qur'an**.

An amazing event took place in the ceremony of **Bismillaah**. It became obvious from this event, that this child has a matchless treasure of understanding and wisdom. You may feel difficulty in understanding this point now. This will show you his intensive intelligence even at such an early age.

As usual, the teacher taught him *Alif, Baa, Tan*... after reciting **Bismillaahirrahmaanirrahiim**. **Ahmed Raza Khan** is following his teacher. When his teacher said *Laa*, **Ahmed Raza** became silent.

The teacher repeated,

*"Laam Alif Laa."*

**Ahmed Raza** said,

*"I have read them before".*

The teacher explained,

*"My son! The first letter that you have read it was Hamzah not Alif. Alif is always motionless. As it is impossible to start with a motionless letter. So Laam is prefixed in the beginning."*

**Ahmad Raza Khan** (Rahimullahu ta'alaah) amazed his teacher by asking,

*"What is the specific character of Laam ... beginning rather than any other letter".*

**Raza Ali Khan**, his grandfather was pleased to observe the intelligence of his grandson and replied,

*"YES! Laam has individuality, that Laam and Alif are similar to each other internally and externally. Laam and Alif are both vertical lines. We can distinguish between them in this way that if a vertical line is at the beginning or middle, it is Laam and if the vertical line is at the end of the word, then it is Alif".*  
*They are also similar to each other internally. Because if we write them in detail, the centre of Laam is Alif and the centre of Alif is Laam.*

From this event, we can clearly realize his immense intelligence.

## DIVINE SAFETY

**Ahmad Raza Khan** (Rahimullahu ta'alaah) remained in the protection of Almighty Allah throughout his life from both physical and spiritual attack.



"But all of the people having this name would stand up. So because of the reverence of the name (Muhammad), they will not be stopped. All of the people having this name would enter in to paradise without any calculation of deeds".

(As-Seerat-ul-Halbiyyah)

Out of love, his mother used to call him 'Amman Miyan', whilst out of affection his relatives used to call him 'Ahmad Miyan'. However it was his grandfather who named him 'Ahmad Raza'. To reflect the esteemed rank that **Ahmad Raza Khan** *(rahmatullahi alayhi)* held, he was also known by the 'historical name', 'Al-Mukhtaar'. The 'Historical name' is taken from the sum of the values of all the letters of this word, which derives the year 1272 (the year of the blessed birth of **Ahmad Raza Khan** *(rahmatullahi alayhi)*).

Alif+Laam+Meem+Khaa+Taa+Raa 1+30+40+600+400+1+200 = 1272

Alif = 1,	Baa = 2,	Jim = 3,	Daal = 4,
Haa = 5,	Waa = 6,	Zaa = 7,	Haa = 8,
Taa = 9,	Yaa = 10,	Kaaf = 20,	Laam = 30,
Meem = 40,	Noon = 50,	Seen = 60,	Ain = 70,
Faa = 80,	Sawd = 90,	Qaaf = 100,	Raw = 200,
Shiin = 300,	Taa = 400,	Thaa = 500,	Khaa = 600,
Zaaf = 700,	Dhaaf = 800,	Zaw = 900,	Ghain = 1000

He himself derived this historical name from the following verse:

"*Ulaa'ika kataballahu fu qulubihim ul-imaana wa ayyaduhum biraahim minhu.*"

*These are the people in whose hearts Allah has impressed faith and has strengthened them with a special favour from Him.*  
(22 Al-Mujadilah 58)

Coincidentally, the sum of the values of the letters of the above-mentioned verse is also 1272

He himself proclaimed:

"By the grace of Almighty Allah, if my heart split up in to two parts, By the name of God, you would see on one of them "Laa ilaaha illallah" and on the second one "Muhammad ur-Rasoolullah".

*He made me successful against all false ideology always and everywhere. He always supported me with the Holy Spirit (Archangel Jibraail).*"

## ABD-UL-MUSTAFAA

Ahmed Raza Khan always used 'Abid-ul-Mustafaa' before his name.

*Abid* has two meanings literally:

Worshipper

Servant

Whenever *Abid* is used with **Allah's** names it means 'worshipper'. Whenever *Abid* is used with a noun other than **Allah's** name it means servant and slave.

So **Abd-ul-Mustafaa** means "Servant of Mustafaa". Certainly this humble link with the Messenger of Allah *(peace and blessings of Allah be upon him)* is the base of every success and victory in this world and in the world hereafter.

Some people nowadays reject these types of names. They proclaim that such names are polytheism and disbelief. This rejection is either due to ignorance or wickedness. Nowadays some people claim that **Ahmed Raza** claimed that he is the worshipper of Mustafa. This is falsehood and ignorance.

*Abid* is very commonly used in the meaning of servant and slave in **Quran** and **Ahaadith**.

Almighty Allah says in His Glorious Book:

"*Wanqih-ul-ayyaama minkum wa-as-salhiina min Ibaadikum wa imaa'ikum.*"

*And marry those among you, who are unmarried and those who are pious among your male and female slaves.*

(32 An-Nuur 24)

In the above-mentioned verse of the **Holy Quran**, **Ibaad** is used in the meaning of slaves and servants. **Ibaad** is the plural of **Abid**.

It is surprising and amazing that Almighty **Allah** himself used **Abid** in connection with **The Holy Prophet**.

Almighty Allah said:

"*Qul yaa ibadiyullaziina asrafu alaa anfusihim laa taqnatun min rahimatillaah.*"

*"Say (o my beloved Prophet)! O my servants who did wrong to them selves! Don't be hopeless from Allah's mercy."*

(53 Az-Zumar 39)

taken for granted that the arrow would hit the target. It shows that the theory of movement of Earth is wrong.

5. If a bird is sitting on a pillar near its nest just at a distance of one yards, even then it can never reach the nest, because in order to reach the nest, the bird shall have to fly may it be for second or part thereof. The fact is that, the bird can never surpass the speed of 1036 miles per hour, which is said to be the speed of movement of earth. It shows that the theory of Movement of the Earth is wrong.

Need you go yet for further arguments? Go on thinking over plane, gun, cannon, missile squad and so forth.

Thus, we can come to the conclusion that a person who challenged the great scientists like Copernicus, Kepler, Galileo, Newton etc, must have been a great scientist himself. I would like to add that what is required to disprove the theories of these scientists, Aa'lahazrat has done ahead of it but sooner or later its credit will be bagged by someone else who will win the fight in the name of a scientist for, A'lahazrat is better known as a Muslim theologian rather than a scientist.

بارگاہِ غوثیت مآب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا نذر عقیدت

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا  
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا  
مرزع چشت و بخارا و عراق و اجیر کون سی کشت پہ برسا نہیں حجالا تیرا

## IMAM AHMAD RAZA KHAN

(rahimahullaahu ta'aalaa)

By: Sajid-Ul-Hashemi

Ahmad Raza Khan (rahimahullaahu ta'aalaa) was undoubtedly the most revered and esteemed personality of his time. There was a unanimous consensus among the learned scholars that he was unrivalled in knowledge and practices. He was a great interpreter of **The Holy Quran**, and was a splendid narrator of **Hadith**. Furthermore he possessed well-respected accolades as a jurist, philosopher, historian, logician, mathematician, research scholar, and politician as well as a great thinker. Above all of these qualities, he was the perfect devoted lover of Allah's Beloved (peace and blessing be upon him and his family).

Almighty Allah bestowed upon him the authority over all sciences, religious and non-religious. He not only studied and taught all these sciences but he also practised them and compounded his knowledge with new discoveries.

For thousand years, the time longs for a unique personality, then such a matchless person appears)

### BIRTH

Ahmad Raza Khan (rahimahullaahu ta'aalaa) was born on the 10<sup>th</sup> of Shawwal-ul-Mukarram 1272 AH (14<sup>th</sup> June 1856 AD) in Braili. Braili is a famous town in India. His father's name was Shah Naqi Ali Khan (rahimahullaahu ta'aalaa).

Shah Naqi Ali Khan (rahimahullaahu ta'aalaa) was a well-known religious scholar of his time. Shah Raza Ali Khan (rahimahullaahu ta'aalaa) was the grandfather of

Ahmad Raza Khan (rahimahullaahu ta'aalaa), who was also a very famous religious and spiritual leader of his era.

His birth name was "MUHAMMAD". This name was chosen because of those virtues that are mentioned in **Ahaadith**. I have quoted just one **Hadith** out of them below:

On the day of judgement, a caller will call,

"O Muhammad! Stand up and enter into Paradise without any calculation of deeds".

This announcement would be exclusively aimed at our beloved Prophet Muhammad (peace and blessing of Allah is upon him).



of that place (place of throwing up the stone) at a distance of about one and a half miles but actually it would fall on the same place from where it was thrown up. It shows that the said theory of movement of Earth is wrong.

2. If two stones are thrown away at the same time and with the same power-one towards east and the other towards west, then what should happen according stones were thrown, would slip away towards has 519 yds. ( $506.4 \times 3$ ) to the said theory of movement of earth, is that the stone going towards west must appear to be going very fast and tat the stone going towards east very lazy. Suppose the power of throwing the stone is 19 yards within three seconds, then the respective stones would fall in the east and west at a distance of 19 yards only, but according to the said theory by the time the west ward stone would cover the distance in three seconds, the place from where the distance in three seconds, the place from where the stones were thrown, would slip away into the east by 1519 yards ( $506.4 \times 3$ ) in this way, it must fall at a distance of  $1519 + 19$  i.e. 1538 yards whereas it would actually fall only at a distance of 19 yards. similarly, the other stone going towards east, must fall in the west at a distance of  $1519 - 19$  i. e. 1500 yards whereas actually it would fall in the very east at a distance of 19 yards only. It shows that the said theory of Movement of Earth is wrong.

3. Suppose, from a tree, two birds fly with equal speed and for equal period, one of them goes towards east and the other towards west. Now if their flying speed

is equal to the speed of movement of eath, that is, if they fly at a speed of 1036 miles per hour, then according to the said theory, bird going towards west must fly at a speed of  $1036 + 1036$  i. e. 2072 miles per hour (being its own speed added by the speed of movement of earth). While the bird going towards east would not be able to move even an inch as its speed after adjusting the speed of movement of earth (both being equal) would become zero. On the contrary, what would actually happen is that the bird going eastward would go in the east to a distance of 1036 miles during an hour and the bird going westward would go in the west at a distance of 1036 miles. It shows that the said theory of movement of Earth is wrong.

For a bird, the abnormal speed of flight of 1036 miles per hour has been assumed only to bring it parallel to the speed of movement of earth and simply to prove that according to the said theory, the bird flying towards east would not be able to cover any distance even if it comes abreast of a plane in the matter of speed and flies at a rate of 1036 miles per hour.

4. If it is intended to kill a bird appeaing at a distance of 10 yards in the air from a particular place and suppose it takes two seconds in stringing the bow and shooting the arrow, then by the time the arrow is shot. That particular place would slip away within these two seconds at a distance of 1013 yards at a speed of 506.4 yards per second being the speed of movement of earth and thus the arrow can never reach the target, whereas it may be



## **A'LA HAZRAT AS A PHYSICIST**

*By: Zahoor Afsar (India)*

The earth moves constantly about its own axis and also round the sun which is stationary. This theory supposed by Copernicus, Kepler and Galileo, gained popularity all over the world. The theory says that the speed of rotation of earth is 1036 miles per hour i.e 17 26 miles per minute i.e. 30389 yards per minute i.e. 506.4 yards per second. Against this theory, nobody could speak. It was A'la hazrat who challenged it and declared:-

The Islamic principle is that the sky and earth are stationary and the planets rotate. It is sun that moves round the earth; it is not earth that moves round the sun."

In order to substantiate it, A 'al hazrat put forward two tier arguments. First, he quoted a number of verses from Holy Qur'an and Hadith, the translation of some of which is given below:

1. The movement of Sun and Moon is according to a course.
2. The sun and the moon are sailing within a circle.
3. The moon and the sun were besieged for you which are constantly moving.

(For detailed study, please see "Nuzool-i-Ayat-i-Furan Besukoon-i-Zameen-o-Aasman of A'la hazrat written in 1339 A.H, published from Raza Academy, Bombay").

It is thus, quite clear that the sun moves and it is

obligatory upon every Muslim to believe it because it is what Allah ordains us to believe. In light of Holy Qur'an and Hadith, the theory of rotation of earth is absolutely wrong. Such arguments were more than enough for Muslims but for Muslims only. For others, A'la hazrat presented a number of arguments based on scientific understanding technical and otherwise. A'lahazrat wrote several books on this subject. In 1920, he presented his book "Fauz-i-Mubin Dar Radd-i-Harkat-i-Zamin," Published from Idara Sunni Dunia, Saudagran, Bareilly. This book contains 105 arguments, dozens of diagrams and lots of calculations in refuting the said theory. Out of 105, I am giving below list of only five logical and axiomatic arguments which are quite easy and which can be understood by a man of average intelligence.

1. If a heavy stone is thrown up straight, it would fall on the same place from where it was thrown whereas according to the theory of movement of earth, it must not happen. According to it, if the earth were moving towards east, the stone would fall in west because during the time it went up and came down, that place of earth from where the stone was thrown up, due to movement of earth, would slip away towards east. Suppose, the process of stone going up and coming down took a time of 5 seconds, then according to the said speed of movement of earth, that is, 506.4 yards per second, the earth would slip away towards east by 2532 yards i.e. about one and a half miles. In other words, the stone must fall in the west



learned Scholars, advocates, jurists, professors, teachers and Government Ministers and high officials. An International Conference was also held in 1991 to convey the message and mission of Great Imam on international level and to introduce his brilliant works and illuminated writings on the World Forum.

Allama Shams Bareilly of Pakistan is currently writing a voluminous article on the salient features of Fatawa-e-Ridawiyya.

With regard to the research work of A'ala Hazrat, in India, the All India Tableeg Seerat and Raza Academy of Bombay too are doing tremendous work. However, relatively, in view of the immense number of qualified and learned Aalims in India, the volume of publication work with regards to the mission of A'ala Hazrat should have been much larger.

### نعت شریف

امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی رحمہ اللہ

سگریزے پاتے ہیں شیریں متالی ہاتھ میں  
رہ گئیں جو پاکے جود لا یسوالی ہاتھ میں  
راہ یوں اس راز کھتے کی نکلی ہاتھ میں  
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں  
جب لواء الحمد لے امت کا وہاں ہاتھ میں  
اے میں قرباں جان جاں انگشت کیاں ہاتھ میں  
لوٹ بھاؤں پا کے وہ دامن عالی ہاتھ میں  
بے لب عیسیٰ سے جاں بخشی زانی ہاتھ میں  
بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست  
کیا لکیروں میں یہ بید اللہ خط سرو سا لکھا  
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
سایہ اقلن سر پہ ہو پرچم الہی هجوم کر  
دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو  
حشر میں کیا کیا مہرے وارنگی کے لوں رضا

## AHLE SUNNAT BOOKS

1. The Supreme Prophet
2. Al-Nawazid-un-Nabawiyyah
3. Bayan-e-Khalafah
4. Subhan in Prospective
5. Parents Obligation to Children
6. The Path to Muslim Recovery
7. The Essentials of the Islamic Faith
8. Forty Hadiths on the Importance of the Prophet
9. Imam And Islam
10. The Importance of the Relics in Islam
11. Islamic Concept of Knowledge
12. Personality for Insulting the Holy Prophet
13. Salim on the Holy Prophet
14. The Necessity of Zakat
15. The Importance of Muslim Charity (Sadaqat)
16. The Qadims are Kafir
17. The Islamic Concept of Lawful and Rishat
18. Childrens Obligation to Parents
19. Western Science Defeated by Islam
20. Religious Poetry (Kadane-e-Hakshush)
21. The Peaceful Way
22. Ilm-e-Ghaib of the Prophet
23. Hasan-al-Haramam (Sword of Two Holy Places)
24. A Journey of Faith (to Makkah and Madinah)
25. Creation of the Angels
26. Divine Vision of the Holy Prophet and Miraj Journey
27. True Islamic Concept of the Khalifah
28. Hayat-ul-Ahwal (The Life of the Dead)
29. Can We Ask for Help other than Allah
30. Islam And the Paper Currency Notes
31. The Compilation of the Holy Quran
32. Basic Islamic Beliefs
33. Ya Rasool Allah
34. The Noor of the Prophet
35. Biography of Abu Bakr And Ali
36. Retribution of Kawatir (Slaves)
37. Does The Souls Return
38. Adam At The Graveside
39. Was There Misguided People During The Prophet Time
40. The World Importance of Imam Ahmad Raza
41. Ghousul Azam Shah Khalidul Qadr Jilani
42. Islam And the Rule of Allah Alone
43. Islam and Punishment
44. Imam Ahmad Raza Jilani
45. Imam Ahmad Raza Jilani
46. Imam Ahmad Raza Jilani
47. Imam Ahmad Raza Jilani
48. Imam Ahmad Raza Jilani
49. Imam Ahmad Raza Jilani
50. Imam Ahmad Raza Jilani
51. Imam Ahmad Raza Jilani
52. Imam Ahmad Raza Jilani
53. Imam Ahmad Raza Jilani
54. Imam Ahmad Raza Jilani
55. Imam Ahmad Raza Jilani
56. Imam Ahmad Raza Jilani
57. Imam Ahmad Raza Jilani
58. Imam Ahmad Raza Jilani
59. Imam Ahmad Raza Jilani
60. Imam Ahmad Raza Jilani
61. Imam Ahmad Raza Jilani
62. Imam Ahmad Raza Jilani
63. Imam Ahmad Raza Jilani
64. Imam Ahmad Raza Jilani
65. Imam Ahmad Raza Jilani
66. Imam Ahmad Raza Jilani
67. Imam Ahmad Raza Jilani
68. Imam Ahmad Raza Jilani
69. Imam Ahmad Raza Jilani
70. Imam Ahmad Raza Jilani
71. Imam Ahmad Raza Jilani
72. Imam Ahmad Raza Jilani
73. Imam Ahmad Raza Jilani
74. Imam Ahmad Raza Jilani
75. Imam Ahmad Raza Jilani
76. Imam Ahmad Raza Jilani
77. Imam Ahmad Raza Jilani
78. Imam Ahmad Raza Jilani
79. Imam Ahmad Raza Jilani
80. Imam Ahmad Raza Jilani
81. Imam Ahmad Raza Jilani
82. Imam Ahmad Raza Jilani
83. Imam Ahmad Raza Jilani
84. Imam Ahmad Raza Jilani
85. Imam Ahmad Raza Jilani
86. Imam Ahmad Raza Jilani
87. Imam Ahmad Raza Jilani
88. Imam Ahmad Raza Jilani
89. Imam Ahmad Raza Jilani
90. Imam Ahmad Raza Jilani
91. Imam Ahmad Raza Jilani
92. Imam Ahmad Raza Jilani
93. Imam Ahmad Raza Jilani
94. Imam Ahmad Raza Jilani
95. Imam Ahmad Raza Jilani
96. Imam Ahmad Raza Jilani
97. Imam Ahmad Raza Jilani
98. Imam Ahmad Raza Jilani
99. Imam Ahmad Raza Jilani
100. Imam Ahmad Raza Jilani

Not available or out of print but will be available soon

All payments should be Made Payable to : Islamic Educational Trust

**RAZA ACADEMY**

138- Northgate Road, Edgeley, Stockport, Sk3-9nl UK

Tel: 0161-4771595 Tele/Fax: 0161 291 1390. Email : islamictimes@aol.com



stigmatic clouds of him being only a Mufti fighting the Najdis and Wahabis. A'ala Hazrat was a scholar who reached great heights in many different spheres of knowledge resulting in the writing of over 1000 Articles, Treaties, Commentaries and Short-Notes, which are unique in their material compilation and whose precedence is difficult to be traced out in the recent past of Islamic history.

Apart from these compositions, he wrote critical commentaries on 70 different faculties of knowledge. Amongst his writings Fatawa-Al-Ridhawiyya is more than worthy of being mentioned. Its full name is "Al-ataya-Al-Nabawiyya Fill Fatawa-Al-Ridhawiyya" which has been compiled in 12 volumes. Every volume has approximately 1000 pages and many Fatwas are not just Islamic decrees but a comprehensive works of research.

A'ala Hazrat was not only an expert in the old faculties of knowledge, but the current as well. His works on Western Philosophy, Science, Geography, Astronomy, Chemistry, Astrology and Physics to mention a few, shocked the world, and his research opinions and results baffle the mind which cannot comprehend that a Mufti sitting at his desk could reach such great heights and accomplishments in these new faculties of knowledge. The depth of his insight and the opinions developed by his exploring mind in these new faculties went beyond those of scholars like Capler, Vascoda Gama, Newton and Aristotle. The highest point of understanding of these scholars marked the beginning of the circle of research of A'ala Hazrat.

Allah in his infinite Grace and Mercy has created

certain personalities who maintain in their hearts concern for the education of the Muslim Youngsters.

Once again from the rocky ground drops of water have emerged.

Today, internationally, the literature and research of A'ala Hazrat is being studied all over the world. Recently SUNNI RAZVI SOCIETY INTERNATIONAL, of which I too am an humble servant, under the guidance of the Founder Patron of the Society, Muballige Islam Hazrat Allamah Muhammad Ibrahim Khushtar Siddiqui Qadri Razvi have publised many works of A'ala Hazrat in English amongst which are:

The Revolving Sun and Static Earth, Tamheede Iman, Economic Guidelines for Muslims, The Birth and Death of Angels and a collection of Naats from A'ala Hazrat's anthology of Naats Haddiq-e- Bakhshish, with English version are worthy of mention. These have been distributed throughout the world including Europe, America, Africa, India, Pakistan, Australia and Mauritius. Currently volume 2 of the anthology of A'ala Hazrat's Naats from Hadaaiq-e-Hakshish with the English version has been compiled and is under print.

In Pakistan, Professor Dr. Masu'd Ahmed has written many research articles regarding Educational Philosophical and religious achievements of A'ala Hazrat, the study of which creates a warm glow of happiness in the hearts of the readers and captures the curiosity of the readers mind.

Idara-e- Tahqeeqat-e-Imam Ahmad Raza of Karachi are holding Imam Ahmad Raza Conference each year since 1980 which is being participated and attended by



## Imam Ahmed Raza As a Scholar

By: *Maulana Muhammad Faroghul Qaudri (M.A)*

When the people of the world forget Divine Law and Guidance and become obsessed with worldly affairs, and when the world forgets spirituality and becomes a place of exploitation and trouble, then in accordance with the prophecy of our beloved Prophet (Allah's Grace and Peace be upon him )

Allah sends a Mujaddid at the end of every century who performs the very important task of reforming Islam and reviving the Sunnat of the Holy Prophet (Allah's Grace and Peace be upon him)(Abu Da'ud Sharief). First one has to understand the meaning of "Tajdeed" (Reform) in order to understand and appreciate the work of a Mujaddid. In the Kitaab SIRAAJ-E-MUNEER appears:

The meaning of Tajdeed-e-Deen is the reviving of the laws of the Holy Quran and the Sunnat of the Holy Prohpet (Allah's Grace and Peace be upon him)

The reformer therefore reviews the love and respect for the Holy Quran and Sunnat, attempts of wiping out which are being made.

Allamah Manawai says:

A Mujaddid differentiates the Sunnat from the Bid'at and disgraces the Bida'tees.

In accordance with proven old sayings this has become as visible and bright as the day that in the black night of darkness and oppression, exploitation and misleading, innovations and oppositions, ignorance and naiveness, the illuminations and the brightness of Mujaddid like the advent of glowing star guided by Divine

brightness, allows the traveller to see his destination clearly, and gives him the visibility to allow him to avoid his obstacles in the dark roads leading to his destination.

At the end of the thirteenth Century the insight and powerful pen of the uncrowned king of "Quilt and Scorn" created a revolution in the fort of Falsehood and the effects of the explosion of that revolution are felt till today.

In the heart of the India's commercial city, Bareilly Shareef, that Mujaddid and Great Islamic Scholar of the fourteenth century was born and his name was AHMAD RAZA KHAN, son of Naqi Ali Khan (May Allah be pleased with them).

It was the flood of great destruction of the time the spreading of which was confined by the Imam Ahmad Raza who stood before this swelling sea like a powerful dike. In the face of Kufr and Shirk, Imam Ahmad Raza lit the lamp of Love and Spiritually, the light of which still illuminating not only India and Pakistan but every nook and corner of the world.

The learned scholars most certainly must have come across the writings of Imam Ahmad Raza. These are the answer to the abusive assault on Iman (Faith) and Aqueedah (Belief) of the Muslims in general and Ahle-Sunnah wa-al-Jama't in particular. But at this point I am surprised that many learned scholars have only associated this Great Mujaddid of the fourteenth century and universal scholar with the answering of false claims of the Najdis and Wahabis.

As a result of this short-sightedness, the other comprehensive spheres of knowledge and education of this great scholar have become hidden in the dark



58. Tributes by the Justice D.F. Mullah of Bombay High Court. 1349 1930

59. Tributes by Shair-e-Mashriq Allama Dr. Muhammad Iqbal. 1351 1932

### Notes.

(1) In Muslims, as a tradition, the child is first taught to read Quran as the first book in his educational Career. Usually a child when is of age of 4 years 4 months 4 days, he is given the first lesson the ceremony is called "Bismillah".

(2) When a person completes a prescribed final course which includes Tafseer, Hadith, Fiqh, Logic, Philosophy etc. in Arabic, he is conferred qualification of his accomplishment which is called "Dastar-e-Fazilat".

(3) A person unless confirmed by authorities (in the form of Dastar-e-Fazilat) cannot give the verdicts.

(4) When his verdicts were to be taken as final word of authority on religious matters.

(5) "Ba'yat and Khilafat" as they are called. When a person submits himself to a religious Scholarly and Pious Person- takes Oath or ba'yat and when he is permitted to take Oath from others- Khilafat.

(6) "Ilm-e-Hadees" - knowledge Prophet's (SALLALLAHO- ALLAH-E WASALAM) sayings. AS these sayings (Ahadees) are the great source, after Quran of

commentments. A person has to prove his ability of memorising the Ahadees and narrating with all the sources. It is examined tallied and certified by the authorities having such authorities in Ahadees. Sheikh Ahmad bin Zain Dahlan Makki and Sheikh Abdur Rehman Siraj and Imam Kaaba Sheikh Hussain bin Swaleh Jamalull Lail Makki were three sources of Ilme-Hadees at that time.

(7) Through meditation God Almighty revealed the acceptance of submission devotion and prayers of Ahmad Raza.

(8) These two were great scholars of Islam at that time and were most reverend and respected amongst Scholars. They were impressed by the Fatwa of Ahmad Raza and his approach to the problems. Once Imam Ahmad Raza called on Sheikh Mirdad at Makka and on departure touched his knees, sheikh said in Arabic, "We should be in your feet and shoes."

(9) Ahmad Raza had reached the apex of authority and his certification was an honour for those scholars.

(10) Sheikh Hidayatullah himself was recognised as the greatest Scholars of his time. In terms of Hadees-i-Rasool "SALLALA- HO- ALAIH-E- WASALLAM" in every century there would be a virgin honour as Mujaddid, the Revivscient, who will correct the people in religious matters who have gone astray and guide them to the correct path of Islam in the light of Quran and Sunnah.

(11) Dr. Sir Ziauddeen was himself a global renowned authority on the Mathematics and its branches.



- Arabic. 1325 1907
34. Acknowledgement of revivisence of Ahmed Raza by Sheikh Hideyatullah Bin Muhammad Bin Muhammad Saeed Al-Sindhi Muhajir Makki (10) 1330 1912
35. Translation of Quran in Urdu, Called Kanzul Iman Fi Tarjumatil Quran 1330 1912
36. Title "Imam-Al-Aimma al-Mujaddid Li Hind al-umma by sheikh Musa Ali Shamsi Alazhari. 1330 1912
37. Title of "Khatim-at-Fuqah wa al- Muhadethin by Hafiz Kutbul Haram Syed Ismail Khalil Makki." 1330 1912
38. Scholarly reply to the published question on Isosceles by Dr. sir Ziauddeen. (11) 1331 1913
39. Announcement of a Revolutionary Reformativ Programme for the Islamic Nation. 1331 1913
40. Scholarly reply to the question of Mr. Justice Muhammad Din of Bhawalpur Estate High Court. 1331 1913
41. Critical review on Agreement with British Government on the matters of Kanpur Mosque. 1331 1913
42. Dr. Sir Ziauddeen arrived at Bareilly to discuss the scholarly matters with Imam Raza 1332 1914
43. Refusal to attend the British Court and absence accepted by the court 1334 1916
44. Letter to the Cheif Justice of Deccan State. 1334 1916

45. Foundation of Jamaat-e-Raza-i- Mustafa Bareilly 1336 1917
46. Research on prohibition of prostration respect 1337 1918
47. Flouting of prophesies of American Professor Albert. F.Porta 1338 1919
48. Scholarly Research against the theories profounded by Isaic Newton and Einstein 1338 1920
49. Research against theory of rotation of earth 1338 1920
50. Research against theories of Philosophy of Old School of thoughts 1338 1920
- 51 Last word on two- nation theory 1339 1921
52. Disclosure of secret planning in Tahreek-e- Khilafat 1339 1921
53. Disclosure of secret mind behind Tahreek-e-Tark -e- Mawalat 1339 1921
54. Historical declaration against the blame of aiding and assisting of Britishers. 1339 1921
55. Death (at the age of 68 years) 25 Safar 1340 AH 28th October 1921.
56. Condolence note by Editor Paisa Akhbar Lahore 1340 1921
57. Condolence Article by the Great Scholar of Sindh Sarshar Aqili Thatvi . 1341 1922



12. Maiden book in Urdu 1294 1877
13. First Haj pilgrimage and visit to sacred placed in Makka and Madinatul Munawwara 1295 1878
14. Permission for authentic quoting and explanation of Ahadees 1295 1878
  - (i) from Sheikh Ahmad bin Zian Bin Dahlan Makki, and
  - (ii) from Mufti-e-Makka Sheikh Abdur Rehman Siraj Makki and
  - (iii) from Sheikh Abid al Sindhi, pupil Imam Kaaba Sheikh Hussian Bin Swaleh Jamalull Lail Makki (6)
15. Imam Kaaba Sheikh Hussain bin Swaleh Jamalull Lail Makki Observed Hallow (divine) light on the face of Ahmad Raza. 1295 1878
16. Revelation of absolution at Masjid Haneef, Makka(7) 1295 1878
17. Verdict on prohibition of marriage with the women folk of present days Jews and Christians. 1298 1881
18. Check on Movement of Prohibition of Cow Slaughtering 1298 1881
19. Maiden Persian book. 1299 1882
20. Glorious poem in Urdu "Qaseeda-e- Mairagia" 1303 1885
21. Birth of second son Muhammad Mustafa Raza Khan, the great Mufti 1310 1892

22. Participating in foundering Ceremony of Nadawatul Ulema 1311 1893
23. Disassociation from the movement of Nadawatul Ulema 1315 1897
24. Scholarly research on prohibition of ladies going to graveyards 1316 1898
25. Writing of Qaseeda in Arabic "Amal-ul-Abrar wa Alam-al- Ashrar 1318 1900"
26. Participation in 7 days congregation on Anti Nadawatul Ulema, at Patna 1318 1900
27. Title of "Mujaddid of present century" from religious scholars of India 1318 1900
28. Foundations of Darul- Uloom Manzar-e- Islam, Bareilly 1322 1904
29. Second Haj Pilgrimage 1323 1905
30. Joint enquiry from Imam Kaaba Sheikh Abdullah Mirdad and his teacher Sheikh Hamid Muhmmad Ahmed Jadawi Makki and Scholarly reply by Imam Ahmed Raza(8) 1324 1906
31. Conferment of authority by Imam Ahmad Raza on the Scholars of Makka Mukarrama and Madinatul Munawwara. (9) 1324 1906
32. Arrival at Karachi and meeting with Maulana Abdul Karim Dars Sindhi. 1324 1906
33. Glowing tributes paid by Hafizul Kutbul Haram Syed Ismail Khalil Makki on a verdict by Imam Raza in



- And to your will I am fully sub-servient  
 18. Your word is law; your pen is sword, O guide!  
 your spiritual kingdom ranges far and wide  
 19. An angry look drives the enemy away  
 Your kind word can make a friend's day  
 20. Control over hearts is yours from above  
 Please make my heart a treasure of love  
 21. The Rejected-thief will run away with a start  
 Your name when he sees it engraved on my heart  
 22. In life, death and hereafter, my guide!  
 Under your spiritual cover I want to alide  
 23. On dooms day the sun's heat will be hell-bent  
 Luckily I shall have the advantage of your tent  
 24. In "BAHJAT-UL-ASRAR" all my secrets lie  
 You protect your disciples like the sky  
 25. For the world's opposition I (Raza) do not care  
 I know my guide will surely grant my prayer  
 (Translated by Professor G.D. Qureshi)

وہ کیا جو و کرم ہے شہ بطحا تیرا نہیں سنتا ہی نہیں مانگتے والا تیرا  
 ہمارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا  
 فز و لے تری شوکت کا علو کیا جانیں؟ خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا  
 تیرے نکلنے سے پہلے غیر کی شوکر پہ نہ ڈال جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا  
 تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا  
 تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع جو مرا غوث ہے اور لاؤلا بیٹا تیرا

اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ

## CHRONICLE OF IMAM AHMAD RAZA BY

PROF. DR. MUHAMMAD MASSOD AHMAD

TRANSLATED AND ANNOTED BY

RASHID HASAN QADRI

SENIOR VICE PRESIDENT HABIB BANK KARACHI

1. Birth 10th Shawwal  
14th June 1272 AH 1856 AD
2. Completion of Holy Quran(1) 1276 1860
3. Maiden Speech 1278 1861
4. Maiden Literary work in Arabic 1285 1868
5. Conferment Certificate for meritorious learning (2)  
1286 1869
6. Incipience of giving verdict on religious matters  
conferred . (3) 1286 1869
7. Introduction of teaching and guidance 1286 1869
8. Marriage 1291 1874
9. Birth of first Son, Maulana Muhammad Hamid  
Raza Khan 1292 1875
10. Final permission for awarding religious verdicts  
(4) 1293 1876
- 11 Oath of religious allegiance and permission to take  
Oath (5) 1294 1877



Before my imminent death please wash me clean

16. Your holy water I need in right earnest

It purifies more than a handful of dust

17. When time comes, the bird of my soul will fly

Hard luck! I cannot see you until I die

18. At your door there are dogs, young and old

living a far I am still in your fold

19. Dogs with this insignia are never killed, never!

Please leave your collar on my neck for ever

20. Baghdadi dogs know my name and stamp

Though in India, I am spiritually in the Baghdadi camp

21. O master! for the sake of your dignity

Upon your servant's plight please take pity

22. A thief, a criminal, a man so base

O Kind master! I am yours in any case

23. I shall still be after you named

O Ghaus! if I stand somewhere blamed

24. Raza! do not crawl, you may be small

But your renowned master is the best of all

25. Yet one more poem in praise of the master?

Come on, Raza, inscribe your name in register

### *O Ghaws the brave!*

English version of *الاماں قہر ہے اے نوٹ وہ نیکیا تیرا*

1. How terrible is your anger, O Ghaws the brave!

Your victim continues suffering even in his grave

2. Clouds cannot stop the furious lightening

Shields drop on seeing your sword frightening

3. Your spear moves fast in every direction

Strikes harder when it sees its own reflection

4. While attacking you never miss your aim

Just one stroke puts the worst enemy to shame

5. How ironical! some foes mean by nature

Want to bring lower down your most high stature

6. Had they sense, against God they would not fight

Almighty Allah has raised you to this height

7. The last Prophet of Allah is your protector and guide

Your fame has and will spread far and wide

8. How hard ill-fated enemies may try it to undermine

your name is destined for ever to shine

9. Your foes will fail, even if they try

When Allah has promised to keep you most high

10. Present denial O foe! your is here for you a curse

Your fate in the hereafter will be worse

11. Pretend outwardly that you are not afraid

inwardly Your heart sinks to see my master's blade

12. About Ibne Zehra your thoughts are dangerous

How dare you hold views so blasphemous

13. If you refuse to follow the falcon's path

You will lose your bird of faith by divine wrath

14. Do not cut the branch you are seated on

Or the roots of your family, for the tree will be gone

15. Disobeying God to please men, near and far

Oh! I know how low your intentions are

16. O fox! inspite of your greed and cunning

An angry look from the watch-dog will set you running

17. O worthy master! I am willingly obedient



- When your compassion can grant the weak relief  
 13. Who am I with all my sins insignificant  
 When your word saves millions in my predicament  
 14. O master! Your kindness made me lazy  
 Now fear of accountability drives me crazy  
 15. Do not send your servants to others O master!  
 Peace is near you, elsewhere is disaster.  
 16. I am a lowly, sinful and neglected being  
 You are a righteous forgiving and elevated being  
 17. Your decisions are final in every matter  
 Please change my fate for the better  
 18. Allah has given you such an authority  
 Please, return my sinful heart to purity  
 19. No one else in the world I wish to meet  
 My cherished desire is to die at your feet  
 20. You gave us Islam, and as muslims gave honour  
 Who ever heard that you withdrew your favour  
 21. I understand the Scars of painful death remain  
 But your post ablution water can cleanse this stain  
 22. Who knows what might be the fate of the sinner  
 Dying at your feet can make him a winner  
 23. For me, a tiny droplet will suffice  
 When the virtuous get in plenty and nice  
 24. Kaabah, Medinah, Baghdad look where you may  
 The Radiance of your light is always at play  
 25. As my supporter, before you I (Raza) bring  
 My spiritual guide, who is your off-spring

### *O Ghaus! you had a place of prominence*

وہ کیا مرتبہ اسے غوث ہے بالاتیرا  
 English version of

1. O Ghaus! you hold a place, of prominence  
 Your feet are above other heads in eminence
2. Whose eyes can towards your head rise?  
 Mystics at best kiss your feet with their eyes
3. Very brave are your protected men  
 your dog frightnes a lion in the den
4. Your ancestors are Hussain and Hassan  
 Both traditions in your person have become one
5. With oaths Allah persuades you to eat  
 To him you are so dear, so sweet!
6. He who sees your personality's halo  
 Actually sees our Prophet's spiritual shadow
7. Zehra's son is blessed in your birth  
 Qadris enjoy your blessings on this earth
8. The art of giving is yours by inheritance  
 The Prophet bequeathed to you his pittance
9. Prophetic rain, Alvi crop, Battoli bower  
 Hussain's fragrance in Hassan's flower
11. Prophetic beauty, Alvi mountain, batooli quarry  
 Hussain's dazzle in Hassan's ruby
12. Ocean or land, garden or desert, city or village  
 Which place does not hear your message
13. With purity of intent, one cannot commit vice  
 I have tested your grace, not once but twice
14. Your thirsty are too weak to stand and explain  
 Thier eyes long however for your generous rain
15. O Ghaws! how sinful and dirty I have been



# CONTENTS

1- Holy Quran	2
2- Editorial	3
3- Religious poetry of Imam Ahmad Raza <i>Translated by: G.D. Qureshi</i>	5
4- Chronicle of Imam Ahmad Raza <i>Translated by: Rashid Hasan Qadri</i>	11
5- Imam Ahmad Raza As a Scholar <i>Allama F. Qadri</i>	18
6- Ahle Sunnat Books	23
7- A'la Hazrat As a physicist <i>Zahoor Afsar</i>	24
8- Imam Ahmad Raza Khan <i>Sajid-ul-Husmini</i>	29
9- Tributes paid to Imam Ahmad Raza	49
10- An Ocean of Knowledge and Wisdom <i>Syed Wajahat Rasool Qadri</i>	62

## *Religious poetry of Imam Ahmad Raza*

### *Your generosity is boundless....*

English version of *واہ کیا جو دو کرم ہے شہرِ بلحا تیرا*

1. Your generosity is boundless, O Allah's Messenger  
For your always grant every wish of your seeker.
2. From your drop flow waves of magnanimity  
From you particle emerge stars of rare luminosity
3. O master of the heavenly river! you are so kind  
Needs of the thirsty are dear to your mind
4. People learn the art of generosity at your door  
The most virtuous walk humbly on your floor
5. How can Earthly beings understand your grandeur  
When heavenly beings are dazzled by your splendour
6. Heaven, earth and world You feed  
Who then is the host? you are, indeed.
7. Since you are Allah's beloved, yours is everything  
In love mine and thine does not apply to any thing
8. Those Your feet hold a very distinguished place  
They find your feet brighter than anybody's face
9. Not a well, but an ocean I want for a start  
But from your hand a mere splash contents my heart
10. Thives always hide away from their chief  
But under your cloak takes refuge your thief
11. Grant our eyes, minds and bodies contentment  
O true Sun! lead our hearts to enlightenment
12. Why then does my heart trembled like an, autumn-leaf



(Allah in the name of The Most Affectionate, The Merciful)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. All praise unto Allah, Lord of all the worlds.

2. The most Affectionate, the Merciful.

3. Master of the Day of Requittal.

4. We worship You alone, and beg You alone for help.

5. Guide us in the straight path.

6. The path of those whom You have favoured.

7. Not of those who have earned Your anger and nor of those who have gone astray.

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ①

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ②

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ③

إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نَسْتَعِينُ ④

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ⑤

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ⑥ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّينَ ⑦

## Editorial

Imam Ahmad Raza was a versatile scholar of Islamic learning and was also a saint of high order who was born in Bareilly (U-P) India on 10th Shawal 1272 A.H (14th June, 1856). As he was extraordinarily gifted, he completed his studies at very early age. He was an author of more than 1000 books and master of more than 70 faculties of knowledge. He wrote on theology, sufism, mathematics, physics, chemistry, algebra, economics etc. His writings were however focussed on the love and respect of Allah and his beloved prophet (Peace and blessings of Allah be upon him)

On the occasion of 84th death anniversary of great Imam, we are proudly presenting as special issue of "Anware-e-Raza" to introduce the life and works of Imam Ahmad Raza named "Tajdar-e-Bareilly Number".

The aim and objective of this english section of "Anware-e-Raza" is to convey the message and thoughts of great Imam to those people who do not understand Arabic, Urdu or Persian but can be communicated through english medium.

Every possible effort has been made on our parts to make this publication an memorable one, however any mistake is regrettable and comments and suggestions of our valued readers will be most welcome.

Lastly we pray to Almighty God whose blessing and grace helped us to complete this work, to accept this humble effort. (Ameen)

Editors

# ANWAR-E-RAZA

2003

JAUHAR ABAD

## TAJDAR-E-BAREILLY NUMBER

Chief Editor

*M. Mahboob-ur-Rasool Qadri*

Editor

*Muhammad Ata-ur-Rahman Qadri*

**International Ghausia Forum**

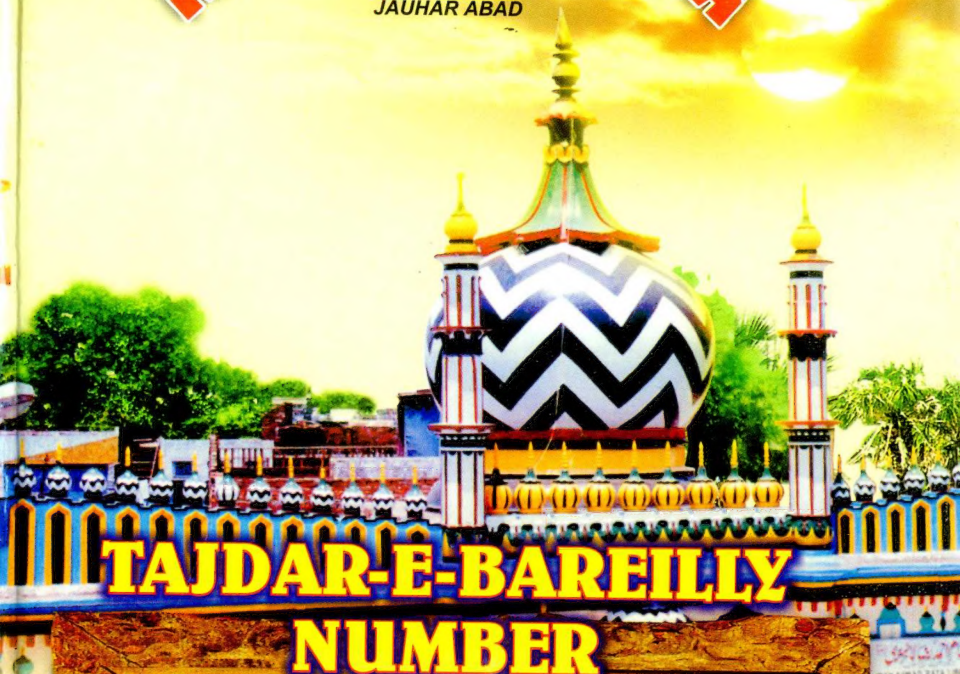
**ANWAR-E-RAZA LIBRARY**

Block No. 4 Jauhar Abad, Post Code 41200 Pakistan.

Ph: 92--454-721787 - Mobile: 0300-9429027



**ANWAR-E-RAZA**  
2003  
JAUHAR ABAD



**TAJDAR-E-BAREILLY**  
**NUMBER**



*Chief Editor*

**M. Mahboob-ur-Rasool Qadri**